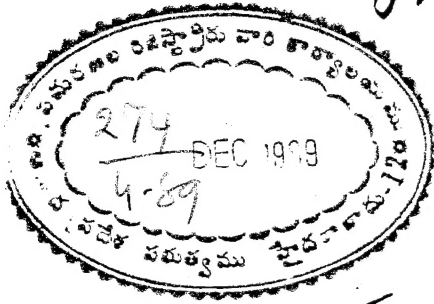


256/ROP

إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ لِحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِجْلَ



رَشَاحَاتِ قَدِ سَيِّدِ يَعْنِي

کلام فصاحت التیام محبوب سجانی غوث صمدانی سید عبدالقادر جیلانی

جامع مترجم رشاج

ابوالفضل سید محمود قادری خلیفہ حاکم گوشہ نقشبندی نقیب الشرف پیر ابراہیم سیف الدین گیلانی

Acc. No.
305

بحسن معانی

سید شاہ نصیر الدین سیل ابوالعلا
مفت عمومی ٹرسٹ

محمد ولایت حسین صدیقی (بی بی سی) و
ٹرسٹی معارف اسلامیہ ٹرسٹ

سلسلہ مطبوعات معارف اسلامیہ ٹرسٹ بمبئی (۱۳)

کاتب -	حبیب ہادی رفاعی
تعداد اشاعت	(۵۰۰)
سن اشاعت	۱۹۸۶ء
مطبع	اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدر آباد
ہدیہ	پنٹیس (۳۵) روپے مکہ ہند

مسلنے کے پتے

ایسٹوڈنٹ بکڈپو چارمینار حیدر آباد

۲۔ مینار بکڈپو " "

۳۔ حسامی بکڈپو " "

۴۔ بک سائنٹ " " ایڈروڈ

۵۔ الکتاب پبلشرز " "

۶۔ دفتر معارف اسلامیہ ٹرسٹ - ڈیوڈھی مولوی سید محمود فتح دروازہ

500265 حیدر آباد 7-20-175

نوٹ :- اصلاح ادب بیرون ہند کو نصف ہدیہ کی روانہ کرنے پر کتاب پارسل ہوگی۔

مُذَرِّجَات

ہے بس ان کی تعریف یہ مختصر
کلام الملوک ملوک الکلام

ہیں اشعار یہ شاء بقدر کے
رکھیں کیوں نہ سر یہ نہیں خاص عام

نمبر صفحہ	مراحت اشعار	نمبر صفحہ	مراحت اشعار
۳	۲	۳	۲
۳۳	فَلَيْتَ تَحَلُّوا وَالْحَيَاةُ مَرِيرَةٌ	۱۶	تصريحات
۳۴	اِذَا انْظَرْتُ عَيْنِي وَجْوهَ حَبَائِي	۱۷	الف تاس
۳۵	هَنِيئًا لِيَصْبِي اِنْتِي قَائِدُ الرُّكْبِ	۱۸	(۴)
۳۶-۳۷	طَابَ شُرْبِي الْمُدَامُ فِي الْخَلَوَاتِ (د)	۱۹	۱۰-۱۱
۳۸	عَلَى بَابِهَا قِفْتُ عِنْدَ ضَيْقِ الْمَتَاهِجِ	۲۰	۱۳
۳۸-۳۹	يَا مَنْ تَحِلُّ بِذِكْرِ عَقْدِ النَوَائِبِ وَالشَّدَائِدِ (د)	۲۱	۱۴
۴۱	يَا حَبِيبَ الْاَلِهْ خُذْ بِيَدِي	۲۲	۱۵
۴۲-۴۳	اِذَا صَاقَ اَمْرِي اِسْتَكَيْتُ لِحَاظِي	۲۳	۱۶-۱۷
۴۳	اِنَّ الْبِلَادَ وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّيْءِ	۲۴	
۴۴	حُتَيْنَ قُلُوبُ الْعَارِقِينَ اِلَى الذِّكْرِ	۲۵	
۴۵-۴۶	عَلَى كُلِّ الْخَالِثِ يَنْشُرُ	۲۶	۱۷
۴۷-۴۸	اَيَا لَحْمَةَ الْاَلَطَاةِ مِنْ لُطْفِ رَبِّنَا	۲۷	۱۸-۱۹
۴۹	وَيَا مُرْعَةَ الْيُسْرِ الْمَشْقُوتِ لِلْخُسْرِ	۲۸	۲۰-۲۱
۵۰	اَنَا اِيَّةُ اللهِ الْعَظِيمِ وَتُورَةُ	۲۹	۲۲-۲۳
۵۰	اَنَا رَحْمَةً فِي كُلِّ اَرْضٍ تَنْشُرُ	۳۰	۲۴
۵۱	لَا تَسْقِنِي وَحْدِي فَبِأَعُودُ نَتْنِي	۳۱	۲۵-۲۶
۵۲	اِنِّي اَشْبَعُ بِهَا عَلَى جِلَّاسِي	۳۲	۲۷-۲۸
	الْحُبُّ سَكْرٌ خَمَارُهُ التَّلَفُ (ف)		
	هَذَا جَمَالُ اللهِ قَائِمِ الْعَاشِقِ (ق)		
	ذَاقْ خَلْقِي مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ		

٤٨٦٤٣	(د)	٢٦	٣٣	إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْخَلْقِ حَسْبُ قَوَائِدِ
٤٩٦٤٨	سَقَانِي الْحُبَّ كَمَا سَأَتِ الْوَصَالَ	٢٠	٥٦	وَلَا أَفْدِجَالُ يَقُودُ إِلَى الْجَهْلِ
٨١ - ٨٠	دَعَا نِي لِلْمُدَامِ وَمَا حَفَانِي	٢٨	٥٨ - ٥٧	قُلْ لِمَنْ ظَافَتْ بِكَ سَاتِ الْهَوْلِ
٨٢	فَقَرِي إِلَيْكُمْ عَنِ الْكَوَانِ أَغْنَانِي	٢٩		وَسَقَى الْعَشَاقَ وَمَا قَدْ تَهَلَّ
٨٢	سَأَشْرُبُهَا فِي كُلِّ ذِرْوَةٍ وَبَيْعَةٍ	٥٠	٥٩٦٥٨	رُفِعَ الْحُبُّ عَنْ بَدْوِ الْكَمَالِ
٦٨٣	نَظَرْتُ إِلَى الْعَرْشِ الْمَجِيدِ مَجْزُوتِي	٥١		(ص)
٨٤	أَنَا الْقُرْآنُ وَالسَّيِّعُ الْمَثَانِي	٥٢	٦٢٦٥٩	كُفَّتْ بِلَانِي فِي سَبْعَاءُ وَلَدَيْدِ مَا مَيَّ
٥٨٨	أَصْبَحْتُ الطَّفَّ مِنْ سَوَا السَّيِّمِ سَرِي	٥٣	٦٢٦٦٢	لِي هِمَّةٌ تَبْضُهَا لَعْلُوا عَلَى الْهَمِّ
	الَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا لِيَالِيَا	٥٤	٦٢	رُوحِي أَلْقَتْ بِجَبِّكُمْ فِي الْقَدَمِ
٨٩	تَمَرُّ بِلَا نَفْعٍ فَتَحْسِبُ عَنْ عُمْرِي		٦٢	وَمَا يَنْفَعُ الْأَعْرَابَ إِنْ لَمْ يَكُنْ تَهَيَّ
٨٩	سَأَشْرُبُهَا فِي كُلِّ ذِرْوَةٍ وَبَيْعَةٍ	٥٥		(ن)
٩٠	وَأَهْلُ الدِّشَاقِ دِينِي وَمَذْهَبِي			فَقَبَّلَنِي لِي غَيْرِ مُتَحَبِّبِ
	سَادَاتِي سَادَاتِي بِجَعِّي عَلَيْكُمْ	٥٦	٦٥ - ٦٤	وَأَنْجَلَتْ بِالْثَوْبِ أَذْهَانَ
٩١ - ٩٠	أَنْتَ عِنْدَكُمْ عَزِيزٌ وَغَالِ			(هـ)
٩٢ - ٩١	أَلَسْكَرًا رَاحِي وَذَكَرًا الْحَقِّ مُطْلُوبِي	٥٤	٦٥	أَنَا رَاغِبٌ فِيمَنْ تَقَرَّبَ وَصَفَةٍ
٩٣ - ٩٢	قَلْبِي قَطْبِي وَقَالَ بِي لِبَنَانِي	٥٨	٦٦	قَاءَ الْفَقِيرُ فَنَاءَةً فِي ذَاتِهِ
٩٤ - ٩٣	نَظَرْتُ بَعِينَ الْفَكْرِ فِي خَانَ حَصْرَتِي	٥٩		إِنْ أَبْطَأْتُ غَارَةَ الْأَرْحَامُ وَابْتَعَدْتُ
١٠٣٦٩٨	وَلَمَّا صَفَا قَلْبِي وَطَابَتْ سِرِّي	٦٠	٤٠٦٦٦	فَاسْرِعِ الشَّيْءَ مِنَّا غَارَةَ اللَّهِ
	تَمَّتْ			(٤)
		٤١		يَا دَارَ اسْمَاءِ يَا نَتَّ عَنْكَ اسْمَاءُ
		٤٢ - ٤١		يَا رَبِّ اطْفِئْ فِي بَيْتِي مَطْلَبِي
				مِنْ قَبْلِ جُودِكَ أَرْحَمَ الرَّحْمَاءِ

تصنیف کا

شاعری کیا ہے ؟ وارداتِ قلبی کا اظہار یا دلی جذبات کی ترجمانی۔ لیکن جس طرح طبقاتِ انسانی کے مدارج ہیں اور سب انسان اپنی فطری صلاحیتوں اور کمالات میں یکساں نہیں بلکہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ کے تحت اپنے انبائے جنس پر فضیلت جزوی یا کلی رکھتے ہیں اسی طرح تمام شعراء کو ایک ہی صف میں کھڑا نہیں کیا جاسکتا۔ ایک شاعر بنتا ہے دوسرا شاعر پیدا ہوتا ہے۔ دونوں شعر کہتے ہیں لیکن ایک فطری شاعر کا کلام خود بخود نکلا اٹھتا ہے۔ اس کا کلام نوازمِ شاعری سے برتر و بالا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ فاعلات فاعلات سے بھی نا آشنا ہو لیکن اس کا کلام "بہ از آبِ حیات" ہوتا ہے جو دلوں کو نئی زندگی بخشتا اور مردہ تنوں میں روح پھونکتا ہے کیونکہ

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پرنہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض شاعری "گلِ دلیل" کے انسانے تک محدود ہوتی ہے اور بعض "شمع و پروانہ" کی حکایت پس ختم ہو جاتی ہے۔ بعض شاعر مناظرِ قدرت کی دل فریبیوں میں گم ہو جاتا ہے اور بعض "باد و پیمانہ" کی سرستیوں سے بے خود ہو کر جھومنے لگتا ہے۔ بعض کی آواز "چنگ و ریاب" کے نعشوں میں گھل مل جاتی ہے اور بعض

"شمشیر و سناںِ اول"۔ طاؤس و ریابِ آخر" کا پیام دیتا ہے اور قوموں کے عروج و زوال کا نقشہ پیش کر کے اپنی قوم کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہے اور کبھی اس صف سے ایک ایسا شاعر بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس کی زبانِ زبانِ قدرت" اور جس کا کلام "کلامِ فطرت" ہوتا ہے۔ وہ مناظرِ قدرت کی عکاسی یا بہار و خزاں کے انقلابات یا تاریخِ نویسی یا افسانہ نگاری کی بجائے خزانہِ غیب کے ان زرد و جاہر کو سمیٹ کر لاتا ہے جو دوسروں کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں وہ جب بولتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہیں بول رہا ہے بلکہ اس کی زبان سے کوئی اور بول رہا ہے "اسرارِ ازل" کے خزانے اس کے لئے کھول دیے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر اس کو نیا انکشاف اور تازہ الہام ہوتا ہے اس قسم کی شاعری کو "جزوِ سیست از پیغمبری" کہا گیا ہے اور یہی وہ شعراء ہیں جنہیں "تلامیذ السرحلین" کا لقب دیا گیا ہے ایسا شاعر "اسرارِ ازل رانہ تو دانی و نہ سن" کہنے کی بجائے "وَ اطلعنی علیٰ سِرِّ قَدِیْمٍ وَ قَلَدَیْ وَ اَعْطانی سُوْالی" کا نعرہ لگاتا ہے اس کا کلام "پیامِ محبت" ہوتا ہے جو ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتا اور دلوں کے ناسوروں کو مندل کرتا ہے بادۂ محبت سے سرشار ہو کر وہ خود جھومنے نہیں لگتا بلکہ

وَ هِیْئُوا وَ اَشْرَبُوا اَنْتُمْ جُنُودِی فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی صَلَای

کی عام دعوت دے کر دوسروں کو بھی ساغرِ محبت پلانا اور اپنے ساتی کے قدموں پر ڈالنا چاہتا ہے۔ اس کے نغموں پر دل کی دھڑکنوں کی آواز صاف سُنائی دیتی ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے دل سے کہتا ہے اس لئے دلوں پر چوٹ لگتی ہے اور آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب بہنے لگتا ہے۔ سننے والا بعض اوقات یہ سمجھنے لگتا ہے کہ جو کہا جا رہا ہے وہ حدیثِ دیگران نہیں بلکہ یہ اسی کے وارداتِ قلب ہیں بمصدق سے

دیکھنا تقصیر کی لذت کہ جو اس نے کہا

میں نے یہ سمجھا کہ گو یا یہ بھی میرے دل میں ہے

اس کی شاعری فطرتِ انسانی کے ان سوالات کا حل پیش کرتی ہے جو ماورائے عالم سے متعلق ہیں اور جن کا تعلق مشاہدات سے نہیں بلکہ محسوسات سے ہوتا ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کا کلام عام فہم و ادراک سے بالاتر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جس مقام سے جو کہتا ہے وہاں تک عام فکرِ انسانی کی رسائی نہیں ہوتی اس لئے سننے والا متحیر اور سراسیمہ ہو جاتا ہے۔ اک عقل و دانش ان اصطلاحات سے نامانوس ہوتی ہے لیکن جن کا حاشیہ قلبی لطیف، جن کی عقل رسا اور جن کی نظر تیز ہوتی ہے وہ تاجدارِ اپنی استعداد کے بہرہ اندوز ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ محسوساتِ باطنی کے اظہار کے لئے الفاظ اپنی بے بسی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اس وقت کہنے والے کو عجیب و غریب قیود اور تعینات سے بے پروا ہو کر اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں اس کا اصل منشور اپنے محسوسات اور واردات کی ترجمانی سے زائد نہیں ہوتا۔ شاعرانہ فن کاری کا اظہار اس کا مقصود نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود اس کے کلام میں زندگی ہوتی ہے۔

وہ کلام جو صرف فنی ترکیبوں، مصنوعی بدشعور اور لفظی آرائشوں کا حامل ہوتا ہے فنی نقطہ نظر سے وہ کتنا ہی بلند سمجھا جائے اس کی مثال اسی خوبصورت مجسمہ کی ہوتی ہے جو آرٹ کا ایک انمول شاہکار سمجھا جاسکتا ہے لیکن جس میں روح نہیں ہوتی لفظی صنّاعی اور ظاہری محاسن کے ساتھ حسنِ معنی بھی موجود ہو، خوب صورت شکل و صورت اور مناسب اعضاء کے ساتھ ہر رنگ و پتے میں آثارِ حیات بھی پائے جائیں تو پھر یہ

کرشمہ دامنِ دل نمی کشد کہ جا اینجاست

کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

جہاں فصاحت و بلاغت کا گلشن ہلہلہا رہا ہو اور روشِ روش پر عروسِ معنی بھی مصروفِ خرام ہو۔ جہاں کی فضا طرِ سیرہ کے مسحور کن اور دل آویز نغموں سے گونج رہی ہو اور قدم قدم پر زندگی کے چستے بھی اُبل رہے ہوں جہاں زندانِ سبکدوش بھی جمع ہوں، بادہٴ گلّقام بھی ساتی سر و شش بھی ہو، گم دیش جام بھی، جہاں خزاں کا نام و نشان نہ ہو اور ہمیشہ بہار کا دور دورہ ہو تو اس چمن کی لطافت اور دلقریبی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اسے دیکھ کر زبان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے۔

اگر فردوسِ بر و تے زمین است

ہمیں ست و ہمیں ست و ہمیں ست

عمرہ دراز قبل مجھے ایسے ہی "فردوسِ بریں" کا پتہ چلا جسکے پھولوں میں گلہائے جنت کی خوشبو اور جس کی فضا مشک و عنبر سے زیادہ معطر ہو۔ جہاں محبت کے نغمے گونج رہے تھے اور زندگی اپنی بہار بتا رہی تھی۔ جہاں شرابِ طہور کی

نہیں بہہ رہی تھیں اور معرفت کے چشمے اُبل رہے تھے۔ دل و دماغ اسی "جنتِ نگاہ و فردوسِ گوش" کو دیکھ کر مسحور ہو گئے۔

جس نے دین کے قالبِ مُردہ میں نئی رُوح پھونکی ہو اور "مُحی الدین" کے لقب سے پکارا گیا ہو اگر اس کے گلستانِ

سخن میں یہ کیفیت نہ پائی جائے تو اور کہاں پائی جائے۔

خیال ہوا کہ اپنے دامن میں ان پھولوں کو جو مختلف کیاریوں میں پھیلے ہوئے بہار دکھا رہے تھے سمیٹوں اور ان کا گلہ تیار کر کے بزم کی رونق بڑھاؤں۔

اس عزم سے جب آگے بڑھا تو دیکھا کہ چینی اور گلاب کے پھولوں میں بعض اور پھول بھی شامل ہو گئے ہیں یعنی دوسرے شعراء کا کلام بھی شریک ہو گیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ اس قسم کی آمیزش بیشتر شعراء کے کلام میں ہوئی ہے اس کے مختلف اسباب ہیں مثلاً۔

(۱) مستقین نے اپنی بیاضوں میں اپنے حسب مذاق اشعار جمع کیا لیکن شاعر کا نام تحریر نہیں کیا۔ بعد آنے والوں نے ان سب اشعار کو کسی خاص شاعر کا کلام سمجھ لیا۔ یا یہ ہوا کہ

(۲) قلمی بیاضوں میں بعض شاعر کا نام بھی لکھا گیا لیکن کرم خوردگی کے باعث بعض کلام کے ساتھ شاعر کا نام باقی نہ رہ سکا۔ نتیجتاً وہ کلام بھی اس شاعر کا سمجھ لیا گیا جس کا نام دوسرے اشعار کے تحت تحریر کیا گیا تھا ہے یا یہ ہوا کہ

(۳) اشعار کا رنگ یکساں نظر آیا اور ان کو اسی رنگ اور اسلوب بیان کے کسی اور شاعر سے منسوب کر دیا گیا

(۴) بعض دفعہ الحاق بھی ہو گیا۔

چنانچہ میری ناقص رائے ہے حضور غوثیہ میں آپ کے کلام میں الحاق بہت کم ہوا ہے بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ نہیں ہوا۔ البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ بعض دوسرے شعراء کے کلام کو آپ کی ذات گرامی سے منسوب کر دیا گیا ہے یا نقل در نقل کی وجہ سے کلام میں نقلی رد و بدل ہو گیا جس سے مرنی و مٹوی غلطیاں رونما ہو گئیں۔ ان کی اصلاح اور اصل کلام کی تلخیص آسان نہ تھی۔

ابتداءً متعدد مطبوعہ اور قلمی نسخے جمع کئے گئے اور پھر ان میں تطبیق کی سعی کی گئی۔ یا یہی تطبیق سے اکثر نقلی تبدیلیاں خود بخود رفع ہو گئیں۔ کتب و سیر متناقب اور دواوین کے سیر حاصل ملاحظہ سے دوسرے شعراء کا کلام بھی علیحدہ ہو گیا۔ مثلاً ہیئت الاسرار کے حاشیہ پر علی بنیہ قصیدہ طبع ہوا ہے جو (۳۹۱) اشعار پر مشتمل ہے اسکو حضرت غوث جیلانی کے اسم گرامی سے منسوب کیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ مطلع ذیل سے شروع ہوتا ہے۔

خوَادِ بِلِمْ شَمْسِ الْمَحَبَّةِ طَالِعُ

وَلَيْسَ لِحُجْمِ الْعَدْلِ فِيهِ مَوَاقِحُ

جب یہ قصیدہ میری نظر سے گذرا تو اس کا اسلوب بیان مختلف معلوم ہوا اور شبہ ہوا کہ یہ قصیدہ حضور کا نہیں ہے۔ یہ شبہ یقین کی صورت میں بدل گیا جب حضرت عبدالکریم جیلی کی تصنیف "انسانِ کامل" مطالعہ میں آئی اس میں آپ نے جا بجا اس قصیدے کے اشعار نقل کئے ہیں اور اس کے ساتھ یہ تحریر فرمایا ہے کہ "وَلَقَدْ قُلْتُ فِي قَصِيدِ نِي" یعنی میں نے اپنے قصیدے میں یہ شعر بنایا ہے فوراً نتیجہ نکل آیا کہ دراصل پورا قصیدہ حضرت عبدالکریم جیلی کا طبع زاد ہے قیاس نے یہ رائے قائم کرنے پر مائل کیا کہ قلمی نسخے میں "عبدال" الحبلی کے الفاظ تو موجود تھے لیکن درمیان لفظ "کریم" کرم خوردگی کے باعث غائب تھا پڑھنے والوں نے لفظ "عبد" اور پھر "جیلی" سے یہ رائے قائم کی

کہ درمیانی لفظ "قادم" تھا اب جو طباعت کا موقع آیا تو یہ قصیدہ بجائے عبدالکریم الجلی کے آپ کے اسم گرامی سے منسوب کر کے شائع کر دیا گیا۔ چنانچہ در الدارین میں بھی حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی نے اسکو حضرت غوثیت مآب سے منسوب کیا ہے۔

اسی طرح وہ قصیدہ جو اَتَلَبُّ اِنَّ تَكُوْنُ كَثِيْرَ مَالٍ

وَيُسَبِّحُ مِنْكَ دَوْمًا كَلِّ مَالٍ

کے مطلع سے شروع ہوتا ہے بہجتہ الاسرار میں آپ کے نام سے شائع ہوا ہے لیکن مرتع لکیمی مولفہ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کے صفحہ (۳۷) پر حضرت امام غزالی کے نام سے طبع ہوا ہے اسلوب بیان میں حضور کا کلام تسلیم کرنے میں مانع ہے اسی طرح سلطان العاشقین ابی الفارض البکری کا مشہور قصیدہ

اِكْشِفْ حِجَابَ الْجَلِّيِّ وَ اَحْيِيْنِي بِالْتَمَلِّي

وَ اِنِّ بَدَلْتُ قَسْلِيْ فَ اَنْتَ فِي الْفِ حَلِي

عَالِي سِوَى الرُّوحِ خُذْهَا وَالسُّرُوحَ جَهْدَ الْمُقَلِّ

اَخَذْتُ مِنْ بَعْضِي فَلِيْهِ كَاتُ كُتْلِي

وَ قَفْتُ بِالْبَابِ دَهْرًا عَسَى اَفَوْزُ فَلِيْبِكَ

مَا نِيْ بِغِيْبِكَ شَغْلًا وَ اَنْتَ غَايَةُ شَغْلِي

آپ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن دیوان ابی الفارض میں یہ موجود ہے اور اُستاذی بحر العلوم مولانا عبدالقدیر صدیقی نے بھی رُوح الادب فی کلام العرب میں حضرت ابی الفارض کے نام سے شائع فرمایا ہے۔
الغرض مطلع کی ایجاد سے قبل اسی قسم کی صورتیں اکثر پیش آئی ہیں۔

"فیوضات و بانیہ" میں

خُذْ بِلَطْفِكَ يَا اِلٰهِيْ مِنْ لَهْ نَرَادُ قَلِيْلٌ

مُقْلِسٌ بِالْصَدَقِ يَا بِيْ عِنْدَ يَا بَكَ يَا حَلِيْلٌ

کے مطلع سے جو قصیدہ شروع ہوتا ہے وہ بھی حضرت غوث پاکؒ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن عام طور پر یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے منسوب و مشہور ہے۔ آخری شعر کی آخری بیت

اَنْتَ يَا صَدِيْقُ عَامٍ تَبَّ اَلْهَ مَوْلٰى الْجَلِيْلِ

سے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے

اب فارسی زبان کی بعض رباعیات ملاحظہ فرمائیں جس سے معلوم ہوگا کہ کس طرح ایک ہی رباعی مختلف شعراء کے نام سے منسوب کی گئی ہے۔

اس نصوص میں پہلے مشہور رباعی گو شاعر عمر خیام کا کلام ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح دوسرے شعراء کے کلام کو جن کا اسلوب بیان عمر خیام سے ملتا تھا یہ سمجھ کر کہ یہ بھی "عمر خیام" کا ہوگا اس کے مجموعہ کلام میں شامل کر دیا گیا اور بعض دفعہ خود عمر خیام کی رباعیوں کو دوسرے شعراء کی رباعیوں میں شریک کر دیا گیا۔

عمر خیام کی حسب ذیل رباعی زبان ردِ خاص و عام ہے

گر چہ نخورد طعمه مژنِ مستان را گر دست دہد تو بہ گنم بزدان را

تو فخر بہی کنی کہ من سے نخورم صد کار کنی کہ من سے غلام ستان را

یہ رباعی مجموعہ رباعیات آتشکدہ ایران میں افضل کاشانی متوفی ۱۰۸۵ کے نام سے طبع ہوئی ہے اسی طرح
حسب ذیل رباعی بھی افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے

بُتِ گفت بہ بُت کہ اے عابد ما دانی ز چہ روئے گشتہ ساہد ما

بر ما بہ حال خود تجلی کرد ست آہ کس کہ ز تست ناظر و شاہد ما

رباعی ذیل کو مجموعہ اسلاہول اور المعتم البارزین مولانا روم سے منسوب کیا گیا ہے۔

عاشق ہمہ روز مست و شیدا یا دا دیوانہ و شوریدہ و رسوا یا دا

در ہیشہ رختہ ہر چمیز خوریم چون مست شدیم ہر چہ یا دا یا دا

رباعی ذیل مجموعہ رباعیات آتشکدہ ایران میں افضل کاشانی سے اور المعتم البارزین امیر خسرو سے منسوب کی گئی ہے۔

خواہی ز قراق در فغاں دار مرا خواہی ز دصال شاد ماں دار مرا

من بات تو فکرم کو چناں دار مرا زان سالی کہ دکت خواست چناں دار مرا
اسی طرح عمر خیام کی اس رباعی کو افضل کاشانی سے منسوب کیا گیا ہے اور معنی نے ہستی کو گنجوی شاعر ذوقیخیر سے منسوب کیا

اے چرخ فلک خوابی از کفیہ تست بیدادگری عادت دیرینہ تست ۶۔

اے خاک اگر سینہ تو بشکافند بس گوہر قیمتی کہ در سینہ تست ۶۔

تذکرہ حسینی مطبوعہ نول کشور ۱۲۵۲ھ میں صفحہ ۳۷۷ پر رباعی ذیل شیخ نجم الدین رازی متوفی ۶۵۴ھ سے

منسوب کی گئی ہے جہاں عرفان میں بھی رازی کے نام سے طبع ہوئی ہے لیکن آتشکدہ آذر میں شیخ نجم الدین متوفی ۶۱۶ھ سے منسوب کی گئی ہے۔

ہر سبزہ کہ بہ کند جوے دست ست گویا ز لب فرشتہ خوئے رست ست

یا بر سر سبزہ تابخوری نہ ہنی کاں سبزہ ز خاک لالہ رو رست ست

رباعی ذیل شیخ الاسلام حضرت عبداللہ انصاری متوفی ۳۸۱ھ سے منسوب کی گئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے۔

گر از نیچہ شہوت و ہوا خواہی رفت از من خبرے کہ بے نوا خواہی رفت

بگر چہ کہ از کجی آمد جہاں می داں کہ چہ می کنی کجی خواہی رفت

رباعیات مولانا روم میں دوسرا شعر اسی طرح ہے

در در گزری ازین بہ بینی بہ عباس کنو بہر چہ آمدی کی خواہی است

اور المعتم البارزین نجیب الدین جہر یا دقانی سے اسکو منسوب کیا گیا ہے

خیام کی مشہور رباعی ہے۔

مئے نوش کہ عمر جاودانی این ست خود قاہیت از دور جودانی این ست

ہنگام گل و گل است و یاداں بہرست خوش باش وے کہ زندگانی این ست

لیکن دیوان حافظ مطبوعہ نول کشور ۱۲۸۹ھ میں اسی کو حافظ شیرازی کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

اسی طرح یہ رباعی ابو سعید ابوالخیر کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

ترکیب طباغ چو بکام تو دے ست تو داد کن از ہر چہ کہ بزم سخن ست

باہل خود نشیں کہ اصل میں دو تو گردے دشرارے ویسے ونے ست
 'المغمم البارد' میں صفحہ (۶۹) پر اس کو بطریق ذیل مہدی کو کب سے منسوب کیا گیا ہے
 چوں حاصل عمر تو فریبے و دے ست بیداد ممکن گرت مہر دم ستے ست
 مغرور شو بخود کہ اصل میں دو تو گردے دشرارے ویسے دے ست

رباعی ذیل حضرت ابوسعید ابوالخیر حافظ شیرازی افضل کاشانی تینوں سے منسوب ہے
 گردوں کمرے زعفر سودہ ماست یخوں اثرے زمشم پاودہ ماست
 دوزخ شرے زبرخ میسودہ ماست فردوس دے زوقت مسودہ ماست
 رباعی ذیل حضرت ابوسعید ابوالخیر سے منسوب ہے لیکن 'آتشکدہ آذر' میں مقصود بترگر کے نام سے اور 'المغمم البارد'
 میں قلند کے نام سے طبع ہوئی ہے۔

از باد صباہ لم چو بویے تو گرفت مارا بگداشت جھوٹے تو گرفت
 اکنون ز منشی هیچ نمی آید بویے تو گرفت بود خوٹے تو گرفت
 'ہفت آقیم' میں رباعی ذیل فخر الدین رازی کے نام سے تحریر ہے اور اسی کو رباعیات افضل کاشانی کے نام سے
 شائع کیا گیا ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ ردیف بجائے 'آید' کے 'بود' تحریر کی گئی ہے۔

آل مرد نیم کز ہرم بیم آید آل ہم سرا خوشتر از بیم آید
 جائے ہمت مرا بہ عاریت دادہ خدا تسلیم کنم چو وقت تسلیم آید
 چند اور مثالیں ملاحظہ فرمائیے۔

از واقعت ترا خبر خواہم کرد وال را بتو حرف مخفی خواہم کرد

با عشق تو در خاک فر خواہم رفت با ہر تو سوز خاک بزنواہم کرد

یہ رباعی 'آتشکدہ آذر' اور 'شیعہ انجمن' میں سلطان ابوزید آل مظفر برادر شاہ شجاع سے منسوب کی گئی ہے
 لیکن 'الاس الکرام' شرح رباعیات خیام میں اس کو قطران بن منصور نرندی سے منسوب کیا گیا ہے جو انوری کا استاد تھا
 تذکرہ حسینی میں رباعی ذیل غیاث الدین بلخی تخلص بہ ہمتی کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

درد ہر ہر آنکہ نیم نانے وارد و زہر نشست آستانے دارد

لے خادم کس بود نہ مخدوم کس گوشا دیزی کہ خوش جہانے داپرو

لیکن کلیات خاقانی میں خاقانی کے نام سے اور رباعیات افضل میں افضل کے نام سے طبع ہوئی ہے

رباعی ذیل بھی عمر خیام کی ہے لیکن اسے شاہ قاسم بن شاہ قوام سے اور 'تذکرہ ہفت آقیم' و 'کشکول بہائی'
 میں سیلابی کے نام سے منسوب ہے۔

گویند بحشر گفتگو خواہد بود وال یا عزیز بنشد خو خواہد بود

از خیر نفس بجز تکوئی ناید خوش باش کہ عاقبت کو خواہد بود

رباعی ذیل کو نام غزالی سے منسوب کیا گیا ہے اور 'المغمم البارد' میں افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے

کس را پس بردہ قضا راہ نہ شد و ز سر خدا هیچ کس آگاہ نہ شد

ہر کس ز سر تپاش چیزے گفتند معاوم نہ گشت و قصہ کوتاہ نہ شد

عمر خیام کی مشہور رباعی ہے ۔

من سے خود ہو کہ چو من اہل بود سے نور و لی من بہ نزداد ہل بود
مے خود دن من حق زانلی دانست گمے نورم علم خود اہل بود

لیکن تاریخ فریدہ میں سراج الدین قمری کے نام سے شائع ہوئی ہے ۔

اسی طرح یہ رباعی بھی عمر خیام کی ہے مگر اس کو ابو نصر فارابی کے نام سے بادل نے تغیر منسوب کر دیا گیا ہے ۔

ملاحظہ ہو : مختار نامہ طائر اور المغمم البارد

السرار ازل وجود غام و نا پختہ بماند وال گوہرے بس شریف ناسفتہ بماند

ہر کس ذقیاس مرے گفتند وال نکستہ کہ اصل بود نا گفتہ بماند

رباعی ذیل عمر خیام کی ہے لیکن مجمع الفہی میں حکیم سنائی سے اور رباعیات کاشانی میں افضل سے منسوب ہے

گر آمدنم زمن بد سے نابد سے در نیز شدن بہن شد سے کے شد سے

بہ زان نہ بد سے کہ اندرین دیر خواہ نے آمد سے نے شد سے نے بد سے

تذکرہ صدر شامیں یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ مطبع کی ایجاد سے قبل اسی طرح مختلف شعراء کے کلام میں

غلط ملط ہو گیا ہے ۔ رفتہ رفتہ جب مختلف قلمی نسخے اور دوادین کی باہمی تطبیق ہوتی گئی تو اس شاعر کا خود بخود پتہ چل گیا

میں کہ یہ کلام تھا اور اس باہمی تطبیق سے کلام کے اغلاط بھی رنج ہو گئے جو نقل در نقل سے پیدا ہو گئے تھے

بعض اوقات مخصوص اسلوب بیان سے بھی کسی شاعر کا پتہ چلانے میں بڑی مدد ملتی ہے ۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت

ہے کہ ہر شاعر کا اسلوب بیان یکساں نہیں ہوتا ۔ جن کا مطالعہ وسیع ہوتا ہے وہ مختلف شعراء کے طرز کلام سے پتہ چلا لیتے

ہیں کہ یہ کلام فلاں شاعر کا ہے گو ان کے سامنے اس شاعر کا نام نہ لیا جائے ۔ داغ کے کلام کی سادگی اور روزمرہ بول

چال اور صاف و سلیس زبان کو غالب کی دقت پسندی میں تلاش کہ نا بے سود ہوگا ۔ ناسخ و آتش کی لفظی آرائش

تشبیہات اور استعارے میر اور مولوی کے کلام میں کہاں ملتے گے ۔

ایک غرض ہو اڈاکر طالعہ حسنین کا ایک مضمون الہلال مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا تھا ڈاکٹر صاحب

موصوف نے اس خصوص میں اپنی جس رائے کا اظہار کیا ہے اس سے اختلاف نہیں کیا جاسکتا ۔ انہوں نے لکھا تھا کہ ۔

”شاعر کی تحقیق کس طرح پر کی جانی چاہیے اس کے لئے خود شاعر کی شخصیت سب سے پہلی چیز ہے ۔ یہ اس لئے کہ

شاعر اپنے شعر میں اپنی شخصیت فروز رکھتا ہے ۔ اگر شاعر کامل ہے تو اس کا دیوان اس کی نفسیت اور ضربات کا آئینہ اور

اس کی پوری شخصیت کا منظر ہوتا ہے ۔ اس کی مختلف نظموں میں ایک ہی روح ، ایک ہی نفسیت ، ایک ہی قوت کارفرما ہوگی ۔

بلاشبہ تمام اشعار یکساں نہ ہوں گے ۔ لطافت و رونق اور قوت و جدت میں کمی بیشی ہوگی لیکن شاعر کی شخصیت تب ہی

نمایاں ہوگی اور وحدت شعری اس درجہ واضح ہوگی کہ ذوق سلیم فوراً فیصلہ کر دے گا کہ یہ شعر فلاں کا ہے یا یہ شعر فلاں

فلاں شاعر کے اسلوب پر ہے ۔ ہمارے خیال میں یہ طریق تحقیق ناقابل شک اور فنون ادب میں یکساں طور پر قابل عمل ہے

خصوصاً شعر نثائی میں اس کی اہمیت غیر معمولی ہے کیونکہ شعر کی یہ منف نفس کا شفاف آئینہ اور جذبات کا ہی منظر ہوتا ہے ۔“

اس نقطہ نظر سے حضور غوثیت مآب کے کلام پر غور کیا جائے تو اس میں آپ کی شخصیت نمایاں طور پر دکھائی دے گی ۔ کہیں

اپنے مقام فنا فی الرسول اور مرتبہ محبوبیت کا اعلان کا کہیں عبدیت کاملہ کا اظہار اور اسی مناسبت سے اپنے عہود کی حمد و ثنا

میں رطب اللسان کہیں ناز ، کہیں نیاز ، کہیں حقیقت ، کہیں مجاذ ، کہیں محو ، کہیں غلبہ حال الغرض کلام پڑھتے جاؤ آپ کی

حیاتِ ہیت کا ایک ایک گوشہ نظر کے سامنے آتا جائے گا۔

ظاہری نظریں بعض اوقات کلام کی تابناکی سے خیرگی محسوس کرتی ہیں اسلئے کہ جس مقام سے یہ کیا گیا ہے وہاں تک ان کی رسائی نہیں لیکن نظروں کی بے ماٹگی سے اصل مقام کا تو انکار نہیں کیا جاسکتا۔ بمقدار یہ
گر نہ بیدار روزِ پشترہ چشم - چشمہ آفتابِ راجہ گناہ - یا بقول حافظ -
سخن پر محازنی اے مستِ نظم برحافظ - قبولِ خاطر و نطفِ سخن خدا وادست

درحقیقت عالمِ حال میں بعض مقامات پر اپنے مرتبہ خاتمت و ولایتِ محمدیہ کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ جو عام اذہان اور عقلِ انسانی سے ماوراء ہے۔ اس مقام کے عرفان کے لئے پہلے حقیقتِ محمدیہ کا عرفانِ فردی ہے بقول مولانا ابوالکلام آزاد -

”یہ وہ مقام ہے کہ جب انکشاف و سن ہدایت کے سامنے کھلتا تو انہوں نے حقیقتِ محمدیہ کے احاطہ حیات اور عدمِ نردال و بقار بوجہ دائرۃ الازاد اور مرکز ادوار تعینات مابعد اور نقطۃ النجات فی الاصل والحقیقہ ہونے کے تمام انوار تعینات وجود کو اسکی نورانیت کے سامنے بے فروغ اور ماند پایا اور اسی لئے شیخ اکبر نے اس کو تعین اول اور محمد صلیح اصلاح عقل اول کا قرار دیا اور پھر انسانِ کامل اور روحِ الاعظم اور نفسِ واحدہ اور قلمِ الاعلیٰ اور نور الانوار اور نفسِ الکائنہ سے بھی اسکو تعبیر کیا کہ بلحاظ بقار ذکر و دوام فیضان و احسان وہی ایک انسان اسکاں روحِ الاعظم اور نفسِ الواحدۃ الکائنہ ہے اور حیاتِ محنویہ سترہ نو کے وارض کی مرکزیت صرف اسی کو پہنچتی ہے اور اسی لئے قرآنِ کلیم نے صرف اسی وجود کو ”العبد“ سے تعبیر کیا کہ ساری عزتیں آتی و قحیٰ ہیں مگر صرف یہی وہ عبودیتِ کاملہ و واحدہ ہے جو ہمیشہ عباد و معبودیں واسطہ ہدایت اور ہمیشہ وہ کو معبود سے داخل کر دینے کے لئے جی وقائم ہے۔ وقال الحان ف البوصیل کت۔

مُنْزَہٌ عَنْ شَرِیکٍ فِی مَحَاسِبِہٖ خَوْہَرُ الْحُسْنِ فِیہٗ غَیْبٌ مُّہْتَمِّمٌ

اور چونکہ نوعِ انسانی کی سعادت و تنویر کا مرکز و سببہ وجود انبیاء کرام ہے اور حقیقتِ محمدیہ بحکم و جہنا بلی علیٰ ہوا و لا یموت ان سب سے مافوق اور شمس و کوکب اور مباح و معباح کے معاملہ کا حکم رکھتی ہے اس لئے حیاتِ قائمہ و دائرہ کا نور الانوار اور معباح المہتاب صرف وہی دائرہ ٹھہرا اور اس لئے شیخ اکبر نے اس کو ”حقیقۃ الاسماء“ اور ”روحِ محفوظ“ سے بھی تعبیر کیا سبحان اللہ آخری سمیۃ و تعبیر کس درجہ تر جہان حقیقت و موانی بالشرع و العقل ہے۔ دنیا میں جس قدر بھی ہدایت و تعلیم کی لوہیں ہیں سب کے لئے تغیر و تبدل ہوا حتیٰ کہ آج کوئی محفوظ نہیں لیکن اللہ اکبر! مقامِ محمدی کی معنویت و معنویت کہ اسکی میرت طیبہ و حیاتِ حید قائمہ کی روحِ محفوظ کا ایک لفظ بھی محو نہ ہو سکا اور قرآنِ محفوظ کتابِ مسطور فی رقیّ منشور اور فی صدق الذین اولوا العلم میں اس کا ایک ایک حرف ایک ایک لفظ اسی طرح نقش و ثبت ہے اور ہمیشہ رہے گا جس طرح قلمِ ازل نے صبحِ تعین کی کرنوں سے لکھ دیا تھا پس قرآن کے لئے اگر کوئی ہستی روحِ محفوظ ہو سکتی ہے تو وہ صرف وہی روحِ اعظم اور خالد ہے جسکے ذکر کو خود قرآن نے اپنے آغوشِ حفظ و حیانت میں ہمیشہ کے لئے لیا ہے۔ حضرت سید العارفین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ تعالیٰ عنہ نے اسی نام کی طرف یہ فرما کر اشارہ کیا ہے

أَقَلَّتْ شَمْسُ الْأَوَّلِينَ وَ شَمْسُنَا
أَجْدًا عَلَى أَفْقِ الْعَالَمِ لَا لَحَرْبَ

اب جو ولایت مطلقہ محمدیہ کا خاتم ہو گا وہ بھی اپنے سین کا مارا پورا عظم ہو گا۔ دیکھو آئینہ میں جب آفتاب کا عکس پڑتا ہے تو وہ بھی آفتاب کی مانند چمک اٹھتا ہے اور جس طرح نظر آفتاب کو نہیں دیکھ سکتی اسی طرح وہ اس آئینہ پر نہیں جم سکتی جس میں بھی آفتاب منعکس ہو۔

یہی وہ مقام ہے جسکو صاحب تنوعات ملک نے نسبت محمدی سے تعبیر کیا ہے اور انہی کے الفاظ میں "امت مرمومہ کے قلبیت و فاقیت اور ولایت کبریٰ کا محتاج و متبہ یہ ہے۔ بعض صوفیاء نے اسکو "مقام اتحاد سے تعبیر کیا ہے یعنی "اتحاد اور عشق و شہد بالانقیاد کے کمال تقاضی و استہلاک سے بحکم المربع میں اتحاد حق المرء لا شغل و شغل عن حق بیتہ سلطع و مطاع و محبوب کے تمام صفات اور صفات سے شغل و شغل اور محبت و یگانگت سے بہرہ اندوز و فائز الرام ہو کر فاذا ابصر قلبہ انبصر قلبی کا معاملہ پیش آجاتا ہے بمقدار کہ

من تو شدم تو من شدی من تو شدم تو جان شدی
تا کس نگویہ بد از من تو دیگرم تو دیگرمی۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی نے حضور خوشیت مآب سے خطاب ہو کر کیا خوب کہا ہے

مسلطیٰ کے تہ بے سایہ کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا میری ماں بلوئے زیبا تیرا
کہا جاتا ہے کہ "مورث نفس کے بعد زبان بند ہو جاتی ہے بحکم من من عرف نفسه فقد عرف ربه" اور اعلان مقام کا مکمل ہوتا ہے
اب کہنے والا جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ وہ اس طرح کہتے پر ما ذن ہوتی ہے اسکو حکم ہوتا ہے و انا بنسبتہ
و بیک خودی۔ اسکو اظہار فقر نہیں بلکہ اظہار فقر اور اظہار حقیقت کہا جائے گا۔ کما مال سیل نا الحبیلی منی اللہ
و ما قلت هذا القول فخر او انشا
اتلی الاذات حتی تعلیوت حقیقت
بہر حال خوب سمجھ لو کہ آئینہ مغرور حسن و شوشت ہرگز نہ شد
بلکہ ی بید جمالے در جمال خوشی
عند لیب شیر آرز اس بارے میں یوں نقشہ اسد ہیں۔

دہس آئینہ طوطی ہنم و بشتہ اند
اچھے استاد اند گفت جہاں ی گویم
فاتح باب ولایت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنا تعارف اس طرح فرمایا تھا۔
' میں ہائے بسم اللہ کا نقطہ ہوں میں جب اللہ ہوں جس کے حق میں تم سے تفسیر و تفسیر ہوتی ہے۔
میں قلم ہوں لوح محفوظ ہوں میں عرش ہوں میں کرسی ہوں میں سات آسمان اور زمین ہوں۔
(مذہب منصور صحت دوم منق)

اور اپنے فرزند ارجمند امام حسنؑ سے خطاب ہو کر عرفان نفس کا یوں درس دیا تھا۔
ذو اعدک فیک و ما تشعرو و کادک و کادک و ما تشعرو
و کن عنک انت جی و من صغیر و فیک انظرو العالم الاکبر
اللہ اکبر! اس عالم اکبر کا کون احاطہ کر سکتا ہے جسکی وسعت کے سامنے ساری کائنات کوتاہی و اس کا اقرار

کہنے پر مجبور ہو جس آئینہ میں آفتاب کا پورا پورا عکس جلوہ فگن ہو اس کی تابانگی اور جلوہ ریزی کا کہنا ہی کیا ہے جہاں اس کا کوئی گوشہ بھی چھائے آفتاب سے منور ہو گیا تو سارے کواکب کی روشنی اسکے سامنے مدھم ٹپک گئی۔ آؤ اس بزم نور کی ایک جھلک دیکھو۔

حضرت شاہ ولی اللہ کا اسم گرامی سننے میں آیا ہوگا۔ انہی کی زبان سے ان کا تعارف سکھو۔

”ترجمہ میں وہ یوں رقم طراز ہیں:۔ ”نعمتِ عظمیٰ بریں تعریفِ آنست کہ اُورہ خلعتِ فاتحیہ و بلند و فتح و دربار پس بر دستِ دے کروند اور ”تقیات“ میں تحریر فرماتے ہیں۔

”بِسْمِ دَاوَدَ اَنْدَکَ اِیْنَ حَقِیْقَتِ بَہْ رَدَمِ بَرَسَاں اَمْرُو دَ وَ قَوتِ - وَ قَوتِ لَستَ وَ زَمَانِ زَمَانِی تُو - دِلے بَرکے کَ زَیْرِ لَو اَمے تُو بِنَا شَدَ

ایک اور جگہ اس کیفیت کو زیادہ سہ مستحق کے ساتھ یوں کھولتے ہیں۔

”فَتَهَمَنِي رَبِّي اَنَا جَعَلْنَاكَ اِمَامًا هَذِهِ الطَّرِيقَةُ وَ سَلَّةٌ نَاظِرًا الْوُصُولِ اِلَى حَقِيقَةِ الْقُرْبِ كُلَّمَا اَلِيَوْمَ عَيْنِ طَرِيقَةٍ وَ اَمَدَةٍ وَ هُوَ عُبُودَتُكَ وَ الْاَتْقِيَا ذَلِكَ وَ السَّارِ لَيْسَ عَلَيَّ مَعِيَ عَادَاكَ سَمَاءٌ وَ لَيْسَتْ اَلْاَرْضُ عَلَيَّ بَارِضٍ - فَاهْلُ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ كُلُّهُمْ رَعِيَّتُكَ وَ اَنْتَ سَلْطَانُهُمْ - عَلِمُوا اَوْ لَمْ يَعْلَمُوا - فَانْ عَلِمُوا فَازُوا وَ اِنْ جَهِلُوا خَابُوا“

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

”وَ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ وَ لَا غَيْرَ اَنْتَ جَعَلْتَنِي نَاطِقًا هَذِهِ الدُّوْرَةُ وَ حَكِيمًا وَ قَائِدًا هَذِهِ الدُّوْرَةِ وَ حَكِيمًا وَ قَائِدًا هَذِهِ الطَّبَقَةِ وَ زَعِيمًا - فَتَنُوقُ عَلَيَّ لِسَانِي وَ نَفَقْتُ فِي نَفْسِي - فَانْ نَطَقْتُ بِاَزْكَارِ التَّوْحِيدِ وَ اَشْغَالِ الْعَمَلِ نَطَقْتُ بِحَقِّ مَا وَ اِنْ كُنْتُ عَلَيَّ نَسَبُ التَّوْحِيدِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ رَبِّهِمْ رُؤْيَا لِي مِنْ اَكْبَاهَا وَ قِيَمَتِ عَلَيَّ بِوَامِعِ خَطَايَاهَا وَ اِنْ خُطِبْتُ بِأَمْرٍ اِلَى الطَّائِفِ وَ غَوَايِضِ الْحَقَائِقِ تَعَرَّضْتُ قَامُوسُهَا وَ لَيْسَتْ نَامُوسُهَا وَ قِيَمَتِ عَلَيَّ جَلَا بِيَعَا وَ اخَذْتُ تَلَا بِيَعَهَا فَانْ بَحِثْتُ مِنْ عِلْمِ الشَّرَائِعِ وَ النُّهَوَاتِ فَانَا لَيْتَ عَدِيَّتُهَا وَ حَافِظُهَا بِسَمَاءٍ وَ اَرْضٍ خَزَائِنُهَا وَ بَاحِثُهَا مَغَايِبُهَا اَقْلَيْتُكُمْ بِعِيَابِ لَا تَعْمَلِي وَ غَرَابِ لَا اَكْتَسَابِي جَلِي مَشْعُورِي كَحَمِّ اللّٰهِ مِنْ لَطِيفِ كُنِّي يَدُكَ خَطَا لَسِي فَتَمَّ الْكَلَامُ“

ایک اور مقام پر اس طرح اعلان کرتے ہیں:

”بِسْمِ دَاوَدَ اَنْدَکَ اِیْنَ تَقْرِیْرُ اَیْمِ دَمِ بَرَسَاں کہ اِیْنَ فِیْرَالِیْنِ شِیْتِ دَاوَدَ - بِلِکِ لِسَانِ وَلِیِّ اللّٰهِ اِبْنِ عَمَدِ الرَّحْمِیْمِ اسْتَدِ دِیْدِیْگَرِیْ اِنْسَانِ اسْتَدِ دِیْدِیْگَرِیْ تَمَّیْ دِیْدِیْگَرِیْ جِسْمِ دِیْدِیْگَرِیْ جَوَهَرِ دِیْدِیْگَرِیْ اَنْ لِسَانِ اِیْمِ جَرْمِ دِیْمِ - شَجَرِ دِیْمِ فَرْسِ دِیْمِ خَلِیْ دِیْمِ غَسَمِ - تَعْلِیْمِ اسْمَاءِ آدَمِ دَامِیْ بُوْدَمِ وَ رِیْخِ بَرْتُوْخِ طُوْنَاغِ شَدِّ دَسِبِ نَعْرِتِ اُوْمَرِیْمِ بُوْدَمِ وَ رِیْخِ بَرْتُوْخِ اِیْمِ اَنْشِیْ گِلْزَارِ گِشْتِ مِیْ بُوْدَمِ - تُوْرِیْتِ مَوْشِیْ مِیْ بُوْدَمِ - اِیْمِ اِیْمِیْ اِیْمِیْ اِیْمِیْ بُوْدَمِ - قَرَأْنِ مَعْطِیْ لِسَانِ بُوْدَمِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

(مقدمہ تفسیر القرآن از ابوالکلام آزاد ص ۳۳)

یہ مدارج و مراتب اس ہستی کے ہیں جس نے صرف ”ناظِرِ ہَذِهِ الدُّوْرَةِ وَ حَكِيمًا“ کا دعویٰ کیا تھا۔ اب جس کا دور اندل سے ابدلک ہو اور جس کا آفتاب جاہ و جلال فلکِ اعلا پر دوامتا تاباں و درخشاں ہو جو خاتمِ ولایت محمدیہؐ اظہر منظرِ کامل کمالاتِ احمدیہ ہو اس کی مغزیت و مرتبت کا کوئی اندازہ لگا سکتا ہے کہ مجددِ دین و وقت

اور اولیائے عہد کی بھی طرف اس کے قدموں تک رسائی ہے جن کو وہ "ہل علی عینی وراسی" کہتے ہوئے اپنے سر اور آنکھوں پر لٹایا اپنے مدارج میں ترقی کا باعث سمجھتے ہیں اس کے آگے کی انہیں بھی خبر نہیں ہے

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیا تیسرا + اولیا کہتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوار تیرا

بعض کم تہموں نے اس کو ان ذرات قدسیہ کی توہین خیال کی اور یکسر "قد متی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" کا انکار کر دیا یا اس کی اس طرح تاویل کرنے کی کوشش کی کہ قدم سے مراد حضور کا مسلک اور طریقہ ہے۔ انہیں کیا معلوم کہ ان ذوات قدسیہ کی ہمیں توہین ہے یا ان کے لئے سبب فخر و مباہیات و باعث ازدیاد مراتب و درجات ہے اس بارے میں حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی کی شہادت سنو۔ وہ انبیاء الایمان میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہر وہ نہ تو ان یا ذات کہ در خدمت اقدم از سر نسا نہ دوزیر پائے اوسر تہذاز دواں خود سبب سرفرازی ایشان ست۔ کہے کہ قدم بہ قدم مصطفیٰ بود بلکہ دسدم بقدم اوز ذمہ سعادت آن سراسر کہ پائمال او گردو۔

ذہدۃ الآثار میں شیخ حیات ابن القیس الحنفیؒ کی ایک اور شہادت ملتی ہے جو حسب ذیل ہے:-

"لَمَّا اتَاهُ الْأَمْرُ يَقُولُ قَدْ جِئْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُنْتُ وَلِيُّ اللَّهِ نَزَّادُ اللَّهِ تَعَالَى لِلْأَوْلِيَاءِ خَوْلاً فِي قُلُوبِهِمْ وَبِرَكَّةٍ فِي عُلُومِهِمْ وَعُلُوًّا فِي أَعْوَالِهِمْ بَرَكَةٌ وَفَضْلٌ مِنْ قَابِضِهِمْ وَرَوْقٌ مِنْ سِهْنِهِمْ" اور یہ سب کس لئے ہوا؟ اسکی وجہ حضرت ابی سعید اقلوی سے سن لیجئے جس کو بہجتہ الاسرار میں شیخ علی شطنونی نے نقل کیا ہے

لَمَّا قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ قَدْ جِئْتُ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةٍ كُلُّ وَلِيِّ اللَّهِ تَجَلَّى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَلْبِهِ وَجَاءَتْهُ فَجَاءَتْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ طَائِفَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْبَهَمَاءِ بِمَحْضَرٍ مِنْ جَمِيعِ الْأَوْلِيَاءِ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْهُمْ وَمَنْ تَأَخَّرَ - الْأَحْيَاءُ يَأْجِبَادُهُمْ وَالْأَمْوَاتُ يَأْجِبُهُمْ وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ وَرَبَّالِ الْغَيْبِ حَافِظَتِ بِمَجْلِسِهِمْ وَأَقْبَتِ فِي الْمَوَاعِدِ وَفَاتَتْهَا أَنْشِدَةُ الْأَقْفِ بِهَمٍّ وَلَكِنْ يَنْبِقُ وَلِيٌّ فِي الْأَرْضِ الْأَمْنَةُ عُنُقُهُ

الحاصل - ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء - یہ خاص موصفت الہی ہے کہ قال سبحانہ تعالیٰ واللہ یشتمل برحمۃ من یشاء - یہ رتبہ بلند ملائکہ کو مل گیا۔

مَا شِئْتُ قُلُوبِهِ فَأَنْتَ مُصَدِّقُ

فَالْحُبُّ يَقْفِيهِ وَالْمَحَاسِنُ تَشْكَهُ

مختصراً یہ سمجھ لو کہ کیش علی اللہ بمستنکر - اَنْ یجبع العالم فی واصل

چاہتا تھا کہ صرف اشارات سے کام لوں تفصیلات اور باب علم کے لئے چھوڑ دوں اس لئے کہ

سفینہ چاہئے اس بحر بیکر ان کے لئے

لیکن پھر خیال ہوا کہ ان مقامات کے سمجھنے میں جو الجھنیں ہوتی ہیں ان کے پیش نظر شکوک و شبہات کی وادی کو عبور اور سارے نشیب و فراز کو طے کر لینا ہی مناسب ہو گا تاکہ آئندہ راہ ہموار ہو جائے۔

اب رہے کلام کے تفائس و دقائق تو ان کا احصاء کوئی کر سکتا ہے۔ اس بارے میں بھی حضرت شیخ محقق

کی شہادت سن لیجئے۔ نریدۃ الآثار میں آپ نے حسب ذیل شہادت چھوڑی ہے۔

"بہمیں کہ فضائل مناقب و غوارق کرامات آن حضرت خارج از دائرہ حصر و احصاء است

بہمیں تفائس کلام اود دقائق اقوال و دقائق مت - عبارات بشرح آن و نہ اشارت

ہر دو کمال۔ ازیں جہت بشرح و ترجمہ گستاخی و جرات نہ نمودہ و چیزے از انچہ فی رسہ بعہم نظام
اُن ذکر ویم تار میں رسالہ غلطی بنا شد۔

ملاحظہ و محقق صر کے تاثرات اور محسن ادب کو آپ نے دیکھ لیا۔ اس کے بعد مجھ جیسے یح بدلیں سے
حضور کے کلام بلاغت نظام کی کما حقہ تشریح یا ترجمہ کی کیا توقع کی جاسکتی ہے۔
ملاحظہ کار کجا دین خراب کجی۔ جہیں تفاوت رہ از کجا ست تابہ کی

بعض قصائد کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت حاجی علیہ الرحمہ نے کیا ہے یہ منظوم ترجمہ قنادے محبوبیہ سے
نقل کئے گئے ہیں اسی طرح مطلب لاہور حضرت شاہ ابوالعالی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امجد اور مولینا احمد رضا خاں بریلوی
علیہم الرحمۃ کے عقیدہ قریہ کے منظوم تراجم بھی نقل کر دیئے گئے ہیں۔ ان تراجم کی موجودگی میں بزبان اردو میں نے ترجمہ
غیر ضروری اور خلاف ادب سمجھ کر نہیں کیا دیکھتے قصائد کا ترجمہ میں نے اپنی بصاحت و استعداد کے مطابق کیا تاہم جسارت
صرف بائیں خیال کی ہے کہ حضور کا کلام عربی زبان میں ہے جس سے اکثر انبائے وطن پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتے لیکن
تحت اللفظ ترجمہ میں نے بولے اشعار کا سید ہی سادھی زبان میں مفہوم ادا کیا ہے تاکہ پاسبانی مطلب سمجھ لیا جائے۔ بعض
خاص مقامات پر جہاں ”تہریر طریق“ اور ”خیر راہ“ کی ضرورت ہو قلم ہے محقر تشریح بھی کی گئی تاکہ ذہن میں انتشاری
کیطیت پیدا نہ ہو۔ اس کے باوجود اگر کوئی مقام سمجھ میں نہ آئے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کا سمجھنا آپ کے علمی استعداد
سے باہر ہے۔ کلام پر زبان اعتراض کھولنے کی بجائے اس کو اپنی محدود فہم و دانش پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہوگا
بقول حافظہ

چو بشنوی سخن اہل دل گو کہ خطاست

سخن شناس نہ آئی، بیراد خطا اینی است

اور اس نصیحت پر عمل کیجئے کہ

إِحْقِقُوا أَيْسَانَكُمْ وَعَمَّا لِحَوَا قَلْبِكُمْ وَنَذُوا مَا تَعْرِفُوا وَدَعُوا مَا تَنْكُرُوا
بصدقہ۔ وَإِذَا لَمْ تَرَ الْهَيْلَالَ فَلَسْئَلُ لَا نَاسَ رَوْعًا بِالْبَصَارِ

یعنی ہذا۔ اِذَا اَخْسَتْ فِي لَفْظِي قُصُورًا۔ وَفَعَلِي وَالْبَرَامَةُ وَالْبَيَاتِ
فَلَا تَعْبَلْ اِلَّا لَوْ مَوْ فَرَوْقِي۔ عَلِيَّ مَقْدَارِ الْيَقَاعِ النَّامَاتِ

ابوالفضل سید محمود قادری

۱. **مجلس**
 ۲. **مجلس**
 ۳. **مجلس**
 ۴. **مجلس**
 ۵. **مجلس**
 ۶. **مجلس**
 ۷. **مجلس**
 ۸. **مجلس**
 ۹. **مجلس**
 ۱۰. **مجلس**

[illegible]

دوسری قسم کی بات ہے۔ یہ کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
 انسان کو پیدا کیا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا و رغبت سے زندگی گزار سکے۔
 لیکن یہ بات بھی غلط ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے تاکہ وہ
 اللہ تعالیٰ کی رضا و رغبت سے زندگی گزار سکے۔ لیکن یہ بات بھی غلط ہے۔
 کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا و رغبت سے
 زندگی گزار سکے۔ لیکن یہ بات بھی غلط ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو
 پیدا کیا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا و رغبت سے زندگی گزار سکے۔

[illegible]

محل لغات - امن و امان - حفاظت
معتقدات - مصلحتیں - مجاہدان
جمع - سبیل - راستے
غالب - ازل - امر ہے
ذلت و خواری

من لغات - ارا - مہا - سب - ازل - ام
معتقاً - سہا - جمع - غالب - ازل - ام
سبداستہ - عزیز - ذل - ذلت و غوری
حل لغات - عزیز - ذل - ذلت و غوری
منی بین زین کر - دور کر - بچانا - حای
حسایت - پشت تپا ہی کونا - شکلات
حسایت - مفضلات - شکلات
پشت پناہ - درد زخم - جنتہ - ہر اسکے التجا
تشریح - لیکن - مانند - نقل - مقصود - کامیہ
آواز

تشریح لکھتے ہیں
آؤ تم کے منہ پر اور دھڑا
حاضر ہو میں ان کے قیام میں یہ خدا
باب تباہ کا دوسرا سانس ہے
بندہ کو ناز ہے کہ تونہ وہ نواز ہے
ضع پس کیا کہہ بیجا دیکھا
صلی اللہ علیہ وسلم غوث غوث پسند آیا کہیں غوث
تکلیں غوث غوث غوث
خدا تمام ہے غوث غوث
اسی سے نکلا ہے بیان منہ ہی سے نکلتے ہیں رکھنا
کہ وہ ان کی بجائے باطنی دنیا میں
مات اس کے وقت میں

تشریف فرما رہیں۔
 اس کے اختیار میں ہے
 اور جب بلایا جائے گا
 لائی جاتے ہیں اس لئے کہ انہیں نہیں
 اپنی توفیق سے انہیں توفیق
 اس کے لئے ہی ہے کہ انہیں توفیق
 کوئی عیب ہے نہ کوئی نقص
 ان کے لئے تو اس کے لئے
 ان کے لئے تو اس کے لئے
 ان کے لئے تو اس کے لئے
 ان کے لئے تو اس کے لئے

وَيَا بَادِيُ النِّعَمِ زِدْ فَيْضَ نِعْمَةٍ	۱۲	افضت علينا يا مصور اولاً
اور آباری تعالیٰ اپنے فیضان میں بیشی منرما		جس کو مصور اتوں نے ابتداء ہی میں ہم پر اندل دیا ہے
رَحْمَتُكَ يَا غَفَّارَ فَاِقبلْ لِتَوْتِي	۱۳	بَقَهْرِكَ يَا قَهَّارَ شَيْطَانِي أَخْذِلَا
اے غفار میں تجھ سے امید غفرت رکھی ہے میں میری توبہ قبول فرما		(امید) آقا ہمارے قہر سے میرے شیطان کو ذلیل و خوار کر دے
بِحَقِّكَ يَا وَهَّابُ عِلْمًا وَحِكْمَةً	۱۴	وَالرِّزْقَ يَا رَزَّاقُ كُنْ لِي مُسَهِّلًا
اے دانا تیرا صدقہ مجھے علم و حکمت عطا فرما		اور اے رزاق میرے وسائل رزق کو آسان فرما دے
وَبِالْفَتْحِ يَا فَتَّاحُ نُورَ بَصِيرَتِي	۱۵	وَبِالْعِلْمِ نَلْنِي يَا عَلِيمُ تَفَضَّلَا
اور آنکھ اپنی صفت فتح سے میری نظر روشن کر دے		اور اے علیم تیری صفت علم کا واسطہ مجھے فضیلت عطا فرما
وَيَا قَابِضُ اقْبِضْ قَلْبِي لِمَعْلَدٍ	۱۶	وَيَا بَاسِطُ ابْسُطْنِي بِأَسْرَارِ الْعِلْمِ
اور قابض (میکھنے والے) ہر مخالفہ اعدا دل کو بند کر دے		اور اے باسط دکھولنے والے اپنے اسرار عالیہ مجھ پر سنسکت کر دے
وَيَا خَافِضُ اخْفِضْ قَدْرِي كُلَّ مَنْفِقٍ	۱۷	وَيَا رَافِعُ ارْفِعْنِي بِرُوحِكَ ثَقَلَا
اور آہستہ کر دے ہر منافق کی شان و شوکت کو پست کر دے		اور اے بلند کرنے والے اپنی مہربانی سے میری کثافت دور کر دے
سَأَلْتُكَ عَزَائِي مُعَزِّ لَاهِلِهِ	۱۸	مُدِّلٌ فَذَلِّلْ لِنَظَائِمِي مُنْكَلَا
اور عزت دینے والے میں تجھ سے عزت کے اہل کیلئے طالب ہوں		اور اے ذلت دینے والے ظالموں کو ذلت کا عذاب دے

[illegible]

[illegible]

ہمارے اعمال قبول نہ ہونے
بلکہ قدرتی تقوید سے روکنا
اعمال پر مبنی امور اور اپنے
نہ کو وہ فائدہ مند امور
نہ کو وہ فائدہ مند امور
نہ کو وہ فائدہ مند امور

مقام - جگہ - حبیب - محبوب
جگہ - حبیب - محبوب
جگہ - حبیب - محبوب

تشریح - جگہ - حبیب - محبوب
تشریح - جگہ - حبیب - محبوب
تشریح - جگہ - حبیب - محبوب

وَمَحْصِيْ اَزْلَاتِ الْوُدَى وَمُعَدَّلَا	۳۳	حَمْدُكَ يَا مَوْلَا حَمِيدًا مَوْحَدًا
خلق کی لغز شوق شہر کر نیوالا اور عدل کر نیوالا		تیرے اے مولا تیری حمد و شاکر تجھے حمید و موحداً کہتے ہیں
مُعِيدٌ لِّمَا فِي الْكُوْنِ اِنْ بَادَا خِلَا	۳۴	اِلٰهِيْ فَمُبْدِي الْفَتْحِ لِيْ اَنْتَ الْهَدٰى
قوی کا مائنات کی تمام موجود کو خواہ ظاہر ہو یا باطن اہل کونیاں		اے الہی تو ہی میری نصرت و ہدایت کا ظاہر کر نیوالا ہے
اَمِتْ يَا مُمِيتُ اَعْدَاءِ دِيْنِيْ جُمْلًا	۳۵	سَلِّمْكَ يَا مُحْيِ حَيٰوَةٍ هٰنِيَةً
اے ماریا اے میرے اعدائے دین کو جلد فنا کر دے		اے جلاوا میں تجھ سے خوشگو رزندی کا طالع ہوں
الْقَدِيْمُ فَلَئِنْ قِيُوْمٌ سَوٰى مَوْصِلًا	۳۶	وَيَا حَيُّ اَحْيِ مِيْتَ قَلْبِيْ بِذِكْرِكَ
اور میری قلبی مالت کو قوی بنا دے اور قرب عطا کر		اور آجی (زندہ) اپنے ذکر قدیم میرے دل کو زندہ کر دے
وَيَا مَا جَدَّ اَلْاَنْوَارِ كُنْ لِيْ مَعُوْلًا	۳۷	وَيَا وَاٰجِدًا لِّاَنْوَارِ اَجْدَ مَسْرِيْ
اور اے معظم انوار تو میرا سہارا بن جا		اور اے حال انوار میری مسرتوں کو تازہ کر دے
وَيَا صَدَقَّامَ الْوُجُوْدِ بِهِ عَلَا	۳۸	وَيَا وَاحِدًا مَا تَمَّ اَلْاَوْجُوْدُ
اور اے نیاز تجھی سے وجود کا قیام اور اسکی مہر بلندی ہے		اور آواحد کہتا، تیرے ماسوا کسی کا وجود نہیں
وَمَقْتَدَرٌ قَدَّرَ لِحُسَاوِنَا الْبَلَا	۳۹	وَيَا قَادِرُ ذَا الْبَطْشِ اَهْلَكَ عَدُوْنَا
اور اے مقتدر حاسروں کیلئے بلا کو مقدر کر دے		اور اے قدرت و گرفت والے ہمارے دشمنوں کو ہلاک کر

نہایت حقانیت کرنے والا - حقیقت
اور دوسری مستقیم - حقیقت - جلال والا
غوث پاک کے سجادہ کائنات - نقیب - بزرگ - حضور
الاشرفین - اسے کہہ بیٹا اپنے
آستانہ سے اسکو نبوت ہے -
تشریح -

تشریح - جگہ - حبیب - محبوب
تشریح - جگہ - حبیب - محبوب
تشریح - جگہ - حبیب - محبوب

تشریح - جگہ - حبیب - محبوب
تشریح - جگہ - حبیب - محبوب
تشریح - جگہ - حبیب - محبوب

عبد بزرگ فعلی۔ تیرا بزرگ
دوت۔ تیک بختی۔ ول۔ بخت۔ ایلین
للول۔ حق و عیبت۔ کب کا ارشاد ہے
بعثت۔ عیسیٰ۔ باعث۔ یعنی
مقامہ العیشی۔ نبی کے سامنے جانے والا۔
۲۰
طل لکھات
ب۔ اسے ایک
منف

۲۰ حل لغات
طبيب۔ اور ہے ایک۔ طبعیہ اس سے نکلا ہے
ایک مریض۔ منفی۔ چشمہ۔ و درود۔ اترنا
دار و دربار۔ عواد۔ اترنے کی جگہ۔ گھاٹ۔ کنارہ

۲۱ حل لغات
وکالت۔ کار سازی۔ وکیل۔ کار ساز
قضاء۔ پورا کرنا۔ فیصلہ کرنا۔ قاضی۔ حاکم
مدات۔ جوایج۔ حاجت کی وجہ۔ غور میں
تشریح و حسب اللہ و نعم النصیر
نعم المولیٰ و نعم النصیر

۲۲ حل لغات
متن مضبوط۔ متین۔ طاقتور۔ اردو میں
متن مضبوط۔ غنایت۔ غنات
بجائے بار آتا ہے۔ غنایت۔ غنات
غزائیں۔ اغاث۔ زیادہ کی وجہ۔ پتیلیں
غزائیں۔ اغاث۔ زیادہ کی وجہ۔ پتیلیں

۲۳ حل لغات
حمدا۔ تعریف۔ ثناء۔ حمدات۔ میں نے
تہنیت کی۔ مولیٰ۔ آقا۔ اک۔ حمید۔ نہایت
قابل ستائش۔ احصاء۔ شمار کرنا۔ محض۔
گفتے والا۔ ذلک۔ نفرت۔ ودی۔ غلوں

۲۴ حل لغات
بداء۔ ظاہر کیا۔ مدعی۔ ٹوٹنے والا۔
معد۔ ٹوٹنا۔ معد۔ ٹوٹنے والا۔
معد۔ ٹوٹنا۔ معد۔ ٹوٹنے والا۔
معد۔ ٹوٹنا۔ معد۔ ٹوٹنے والا۔

۲۵ حل لغات
بانیہ اشارہ ہے۔ نیست و بیدار
نیست و بیدار۔ نیست و بیدار
نیست و بیدار۔ نیست و بیدار
نیست و بیدار۔ نیست و بیدار

[illegible]

[illegible]

فَالْبَسْ لَنَا يَا ذَا الْجَلَالِ جِلْدًا ۝۴۷	۴۷	فَجُودُكَ وَالْإِكْرَامُ مَا زِلْمُ هَطْلًا	۴۷
اے ذوالجلال ہمیں جلالت عظمیٰ پہنا		کہ تیرا ادب اور کرم لگتا رہے جس سے ڈالا ہے	
وَيَا مُسْقِطَ الثِّبَتِ عَلَى الْحَقِّ مُجْتَبًى ۝۴۸	۴۸	وَيَا جَامِعَ الْجَمْعِ إِلَى الْكَمَالِ فِي الْمَلَا ۝۴۸	۴۸
اور مسقط عدل کرنے والا میرے دل کو حق وقت پر ثابت قدم رکھ		اور آجانب جمید تجھ میں ساری دنیا کے کمال آجانب جمع فرما دے	
إِلٰهِ غَنَىٰ نَتَ فَازْ هُبَاقَتِي ۝۴۹	۴۹	وَمُغْنٍ فَاغْنِ فَمَقْرَفَتِي لِمَخَالَا ۝۴۹	۴۹
اپنی تو غنی ہے پس میری کسنگی اور فاقہ کو دور کر		اور تو غنی کرنے والا میرے نفس کے افسوس کو غنا سے بدل دے	
وَيَا مَانِعُ مَنَعِي مِنَ الذَّنْبِ وَاشْفَىٰ ۝۵۰	۵۰	مِنَ السُّوءِ فَمَا قَدْ جَنَيْتُ تَعْمَلَا ۝۵۰	۵۰
اور اے روکنے والے مجھے گناہ سے باز رکھ		اور پاک کہ مجھے برائی سے جلائیں اور رکھا گیا ہے	
وَيَا نَافِعَ أَنْفَعِنِي بِرُوحِ مَحْصَلَا ۝۵۱	۵۱	وَيَا نَافِعَ أَنْفَعِنِي بِرُوحِ مَحْصَلَا ۝۵۱	۵۱
اور اے نفع دینے والے میری جان نفع حاصل کر کے بخلا بنا		اور اے نفع دینے والے میری جان نفع حاصل کر کے بخلا بنا	
وَيَا نُورَانَتِ النَّوْرِ فِي كُلِّ مَابَدَا ۝۵۲	۵۲	فَيَا هَادِكُنَّ لِلنُّورِ فِي الْقَلْبِ مَشْعَلَا ۝۵۲	۵۲
اور اے نور تمام موجودات میں تیرے ہی نور کا نمودار ہے		اے ہدایت دینے والے اپنے مثل نور میرے دل کو نمودار کر دے	
بَدِّيعِ الْبَرَايَا أَرْجُو مِنْ فَيْضِ لُطْفِهِ ۝۵۳	۵۳	وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْتَ بَاقٍ لَهُ الْوَلَا ۝۵۳	۵۳
اے مخلوق کے پیدا کرنے والا میرے اٹھانے والے امیدوار ہوں		تیرے سوا کوئی باقی رہا نہ ہو میرے پاس تو ہی صاحب اختیار ہے	

[illegible][illegible]

[illegible]

اصل لغات
 عطف۔ ہم بانی۔ توبہ عطف
 کرنا۔ اردو میں مستعمل ہے۔ عبد۔ بندہ
 مسخف۔ زیادہ سے زیادہ
 جمع عباد۔ جمع عباد سے نکلی ہے۔
 اسلاف سے نکلی ہے۔ لباس۔ جامہ۔ البس۔ اہم ہے
 اصل لغات۔ جلالت۔ عظمت۔ ہوتے والے۔
 منہ پھینکا۔ پیش۔ معطل۔ عدل کرنے والا۔ حسم
 اصل لغات۔ ماضی۔ قہ۔ دل۔ جامع۔ جمع سے
 عدل۔ معجلہ۔ عدل کی کرنے والا۔
 نکلی ہے۔ غنی۔ دولت مند۔ بہ نیاز۔ محتاج
 اصل لغات۔ اذہاب۔ بھوک۔ کوشش۔ معنی
 بالاعکس۔ فاقہ۔ محتاج
 لچکا۔ دھند۔ غلو۔ اغلاس۔ محتاج
 شکر کرنے والا۔ فتو۔ روکنا۔ مانع۔ روکنے والا
 اصل لغات۔ رخ کرنا۔ اٹھٹ ٹھٹھانے پر لڑنا
 امنی۔ بچے روک۔ اٹھٹ ٹھٹھانے پر لڑنا
 دور کو پالنے کو نہ لڑنا۔ اٹھٹ ٹھٹھانے پر لڑنا
 بیماری ہے اسے دھندلا

لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 مسعودی۔ مرقا۔
 جناب سے۔ گناہ کا۔ مجب بونا۔
 ضار۔ نقصان۔ ضار۔ اسم فاعل۔
 ضار۔ نافع۔
 حاصل لغات۔ ضرر۔ نقصان۔ محصل۔

لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 مسعودی۔ مرقا۔
 جناب سے۔ گناہ کا۔ مجب بونا۔
 ضار۔ نقصان۔ ضار۔ اسم فاعل۔
 ضار۔ نافع۔
 حاصل لغات۔ ضرر۔ نقصان۔ محصل۔

وَمَلَّى عَلَىٰ بَدَىٰ الْجَبِّ مُحَمَّدٌ	۶۱	بَاَحْلَىٰ سَلَامٍ فِي الْوُجُودِ وَامْلَا
اور درویش مجھ پر زور داد محمد مصطفیٰ پر جو ترے جیب ہیں		ایسے سلام کے ساتھ جو تمام مہانت کے سلام میں تیرے اکل ہو
مَعَ الْآلِ وَالْأَصْحَابِ جَمْعًا مَوْبِدًا	۶۲	وَبَعْدَ مُحَمَّدٍ لِلَّهِ خَمًا وَأَوَّلًا
تمام آل اور اصحاب کے ساتھ ہمیشہ		زاں بعد اول و آخر تیری ہی تعریف ہے

(فتوحات ربانیہ)

۵۹
 حل لغات۔ اغث۔ فریاد کو پہنچ۔ استفاء
 فریاد کرنا۔ غوث۔ غیاث۔ فریاد رس
 داء۔ بیماری۔ دواء۔ دواں دار و علاج
 اختلال۔ زماغ میں متورید ہونا۔
 ۶۰
 حل لغات۔ قریل۔ ٹھیر ٹھیر کر پڑنا۔
 و قتل القوان قریلا۔ حکم رب ہے طوطا
 مینا کی طرح پڑنا بھی کوئی پڑنا۔ ٹھیر ٹھیر کر
 پڑنا۔ مطلب۔ معنی کا خیال بھی کرتے جاؤ۔ خراج
 کو پوری طرح ادا کرو۔ دعا میں بھی سکون سے کام لو۔

۶۱
 حل لغات۔ حلو۔ شیریں۔ احلی۔ زیادہ شیریں
 المین من حلو یحب الحلوی۔
 حلو۔ تعریف۔ محمود۔ سدا پورا۔ وفي العرش
 محمود و هذا محمد۔

لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 مسعودی۔ مرقا۔
 جناب سے۔ گناہ کا۔ مجب بونا۔
 ضار۔ نقصان۔ ضار۔ اسم فاعل۔
 ضار۔ نافع۔
 حاصل لغات۔ ضرر۔ نقصان۔ محصل۔

۵۵
 حل لغات۔ ۵۵
 حلو۔ شیریں۔ احلی۔ زیادہ شیریں
 المین من حلو یحب الحلوی۔
 حلو۔ تعریف۔ محمود۔ سدا پورا۔ وفي العرش
 محمود و هذا محمد۔

لفظ استعمال کیا گیا ہے۔
 مسعودی۔ مرقا۔
 جناب سے۔ گناہ کا۔ مجب بونا۔
 ضار۔ نقصان۔ ضار۔ اسم فاعل۔
 ضار۔ نافع۔
 حاصل لغات۔ ضرر۔ نقصان۔ محصل۔

یہ قصیدہ دعائیہ ہے اور یہ سوجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بقول ہے نظر علی الاعدا کیلئے اسکا ورد مفید ہو گا۔

سَأَلْتُكَ يَا جَبَّارُ يَا سَامِعُ الدُّعَاءِ ۱	وَيَا حَاكِمُ أَحْكُمْ فِي الَّذِي قَاتَبْتَنِي
آجہ تو دے ایسا فرما دو جس سے میں تجھ سے استغاثہ کر سکا اور خواہ	کی ہے آج حکم چاہتا ہوں کہ میں تم کو مجھ سے جو چاہتا ہوں دیکھ سکوں
فَأَنْتَ الَّذِي تُرْجَى لِدَفْعِ مَضْيَتِي ۲	وَأَنْتَ مُعِيتُ دَعَاكَ مِنَ الْوَرَى
تجھ ہی سے میرے رنج و نقصان کی امید ہے	اور تو ہی ہر دوا و خواہ کا فریاد رس ہے
سَأَلْتُكَ بِالِاسْمِ الْعَظِيمِ مَنْ يُغِي ۳	عَلَى امْتَحَنِهِ بِالْعَمَاءِ فَلَا يَرَى
میں نے تیرے اسم اعظم کا وسیلہ لیکر درخواست کی ہے	پس جو سیرِ عارف کمرہ نشینی کو اسکو نامیاتی کیا آزار کو وہ نہ دیکھے
أَجِبْ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ يُشْكَرُ مُمْسِيئَةً ۴	كَيْسَ الْجَنَاحِ لَا نَصِيرَ لَهُ يَرَى
مظلوم کی دعا قبول فرما کہ وہ مصیبت کا شکیوہ کہہ رہا ہے	کہ باز شکستہ ہو چکے ہیں اور اسکا کوئی عمدہ معاون نظر نہیں آتا
فَإِنْ لَمْ يَلْقَ غَيْثٌ فَمَا وَجْهٌ حَمَلَتْ ۵	وَإِنَّ الْفِرَارُ مِنْ عَدُوٍّ وَجْهًا
تو فریاد رس نہ ہو تو پھر بچاؤ کی کوئی صورت نہیں	میرے پھر کوئی مددگار نہیں اور نہ ہی ظالم مجھ سے مفر کی کوئی صورت ہو سکتی ہے
فَيَا عَالِمَ الْبُحْوى وَيَا سَامِعَ الدُّعَاءِ	وَيَا مُسْتَفَاثُ أَهْلِكُنْ مِنْ تَجَبَّرَا
اے سرگوشیوں کا جاننے والا میری چیخ و پکار کے سننے والا	اور اے فریاد رس ظالم کو ہلاک کر دے

اھلانی: ہمارے کہو سے برباد کہو سے۔
مجموعی: ہم کو کشتی۔ لانا بی بی کو کرنا۔
صلوات

عظیم: بزم دوستی۔ بیہوش: وجہ۔ صورت۔ جوڑ۔

فردا دیکھو۔
مصاب۔ بھیت زدہ۔ استغاثہ
حل لغات

تشریح:

میں کسی اور سے کون شکوہ پیدا کروں
لفظ مجھ سے کہ جس سے تم کو فائدہ نہ ہو

حل لغات

خائب۔ غامض ہونا۔ نالام ہونا۔ کادوت کو
بغض۔ غیب۔ نالام ہونا۔ کادوت کو
کیونکہ۔ دعا۔ دعا کی
تشریح:-

قرآن میں ارشاد ہو گیا۔ اَھنَّ یُحِبُّ
المُضْطَرِئُ اَدْعَاہُ فَاَنْشَأَ الشُّعْرُ
عَنْہُ۔ ماضی قول ہو گیا ہے۔
پس اس آیت میں مظلومان کہنا
اجابت اور حق بہر استحقاق دعا کروں

دعا ہی قبول ہوتی ہے جو مصیبت
مضطرع و خضوع کی حالت میں ہے۔
دل سے جو بات نکلتی ہے اور کھلتی ہے
یہ نہیں طاقت بردار کر دیتی ہے
ایسی دعا سے کیا حاصل ہے جو زبان
پر تو آئے لیکن دل سے نہ نکلے۔

حل لغات

عدو۔ دشمن۔ جمع اعداء۔ حق۔ یح
لاخلال ولا امترا۔ شک و شبہ

فَكُلُّ مَصَابٍ يُسْتَعَاثُ بِمَثَلِهِ ۸	وَالَّذِي لَمْ أَشْكُ لَغَيْرِكَ مَا جَرَى ۸
ہر مصیبت کا مارا اپنے ہم جیسے فریاد کرتا ہے	اور میں اپنی آپ بتی کا ترے سوا کسی سے شکوہ نہیں کرتا
فَلَيْفَ نُحْيِيكَ مِنْ بَقِيلِهِ قَدْ دَعَا ۸	وَأَمْرُكَ فِي الْقُرْآنِ يُبْلَى عَلَى الْوَرَى ۸
جس اپنے صمیم قلب سے دعا کی بھلا کہیں نام ادا ہوتا ہے	اور پھر جبکہ تیرا ارشاد قرآن میں پڑھا جاتا ہے
فَإِنَّتِ الْمَغِيثُ وَالنَّصِيرُ عَلَى الْعِدَى ۹	وَقَوْلُكَ حَقٌّ لَخِلَالٌ وَلَا امْتِرَا ۹
تو جی فریاد رس اور دشمن پر فتح دینے والا ہے	تیرا ارشاد درست ہے اس میں کوئی شک ہے نہ شبہ
بَطْنُهُ مَعَ الْفُرْقَانِ وَالْبَقَرِ قَبْلَهَا ۱۰	وَسَبَّحَ مَعَ الْأَنْفَالِ مَعَ سُورَةِ الْبَرَاءِ ۱۰
جو اسلحہ سورہ طہ و فرقان و بقرہ کے پہلے ہے	اور یوسف سبوح اسم سورہ انفال ساتھ سورہ براءت کے
وَلَسِينَ مَعَ حَمَلِكُمْ مَعَ النِّسَاءِ ۱۱	وَبِالْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِينَ وَمَنْ قَرَأَ ۱۱
اور جو اسلحہ سورہ النین بہ ہمراہ خیم و سورہ نساء	اور یوسف سبوح اسم انبیاء و مرسل اور یوسف سبوح اسم قرآن کے

از بیہیہ الاسرار صفحہ ۲۲

قصیدہ ثالث

یہ بھی دعائیہ قصیدہ ہے نیل مطالب کیلئے اس کا ورد انشاء اللہ تیر بہدوت ثابت ہوگا
اس کا فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اسلئے میں نے اردو ترجمہ غیر ضروری سمجھ کر کے فارسی
ترجمہ کی نقل پر اکتفا کیا اور سچ پوچھئے تو اس بہتر ترجمہ بھی ناممکن تھا۔

یَا رَبِّ أَظْفِرْنِي بِنَيْلِ مَطَالِبِي	۱	مِنْ قَيْضِ جُودِكَ أَرْحَمَ الرَّحِمَاءِ
خداوند! ظفر وہ از عنایت تیر با حصول مطالب تیر ز رحمت		ز فیض بخشش انعام و احسان بدی خود ارحم الرحماء و سبحان
وَ أَظْهِرْنِي جُودَ الْوُجُودِ مُسَلِّطًا	۲	عِلْمًا وَ حِكْمًا مِّنْ عَظِيمٍ عَطَاءِ
کہن ظاہر بخشش باد اکرام تیر تو پستی وہ و جودم از انعام		مسلم کن من از علم و حکمت تیر عظیم است اس عنایت باز رحمت
وَالْبَسْنِي لِبَسَ الْكَمَالِ تَقَدِّمًا	۳	مِنْ سِرِّكَ الْمَخْرُوجِ يَا مَوْلَايَ
لباس از کمال اتیم بیوشاں تیر باوصاف تقدس پاک پاک		ز سرخیش اسرار حقیقت تیر تو ای مولای با خلاق قدرت
وَ اكْشِفْنِي اَنْوَارَ الْخَلَائِقِ جُمْلَةً اِلٰ	۴	اَوْ اَنْ حَتَّى لَا اَرَىٰ بَعْطَايَ
کش بر من بانوار خلائق تیر تمامی راز اسرار و دقایق		نما جلد حقیقت با اولی تیر نہ بینم تا حجاب خود بہ امکان
وَ اَكْمُلْ بِاَثْمِدِ الشُّهُودِ بَصِيرَتِي	۵	فَجَمَالَ وَجْهِكَ مُنِيتِي وَمَنَائِي
کلمات شہود آرب عزت تیر بکن روشن مرا چشم بصیرت		جمال رو خوبت از رویکم تیر کمال از آرزو و جستجویم

حل لغات
نیل: فتح - اظفر: فتح و نصرت عطا فرما
نیل: نیل - حاصل کرنا - جود: عطا - بخشش

حل لغات
لباس: جامہ - البس: پہنا - لام: لامع
مخرجات: پاشیدہ - ای سے خزانہ نکلا ہے
وہایت: چھپا کر رکھنا جاتی ہے - اس لئے کج کو
خزانہ کہا جاتا ہے۔

حل لغات
کشف: کھولنا - اکشف: کھول دے
آوران: کون کی وجہ سے - کون کے معنی ہونا
بیان عالم مراد ہے - حجاب
خطا: پندہ - حجاب

حل لغات
کمل: اکمل - تیر سے مندرجہ
مراہ: منہ - سب مرادف الفاظ میں
ان کے معنی مراد - آرزو

[illegible][illegible][illegible]

ولا فصل حسامات ایام از اشاره به
 طالع نجات
 جنوب - باران خیل - دل جمع جلیل
 عز - خست - ساحه - سخن - آینه سخن
 شریف - بزرگا - عقلت - خیام -
 غنیم - دیوہ -
 طالع نجات

اجل سے پہلے خرچہ من اجل ذلک
محل لغات و دھواں زمانہ

[illegible]

اور اکیلا ہے ورنہ ان کنت الزمان
اور اصول کت جہاں کہ تستطعمہ
زمانہ سابق ہو وہ ہم اعتبار
سے غلط ہو ورنہ جو اعتبار
بہر معیشت ہوئے لیکن سارے اعتبار
اس طرح غریقت و فقیرت
کو سارا مل جائے اس طرح چاند
مختص غریقت ہے ایک کو فقیرت حاصل
ہوئے کہ غریقت حاصل ہو جائے

شمالی اقلیت
قرب نینسی جاب
قرب سے واقعہ امر کا جانب
توسیع سے واقعہ امر کا جانب
اشارہ ہے غرض کہ اگر ترقی میں رہیں اور
حاصل ہوا سب کاموں کا قریب قریب
دفاعت کی قریب قریب

وَلَنَا الْوَلَايَةُ مِنَ الْاِسْتِ بِرَبِّكُمْ	۹	وَاَمَّا مَنَا الْمَهْدِي فَهُوَ خَتَمُنَا
الست برکم سے ہماری ولایت کی ابتدا ہوئی ہے		اور ہمارے امام مہدی ہیں اور وہی ہمارا خاتم ہیں
ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ	۱۰	وَالْاِلِ وَالْاَصْحَابِ ثُمَّ صَحَابِنَا
پھر درود جو رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر		اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر اور پھر ہمارے اصحاب پر

وَلَهُ

یَا دَا رِ اسْمَاءُ بَانَ تْ عَنْكَ اسْمَاءُ	۱	وَأَصْبَحَتْ بَعْدَ ذَلِكَ الْاِنْسُ فُقْرَاءُ
اے اسماؤ کے قیام گاہ! اسماؤ تجھ سے جدا ہو گئی		اور تیری قیام گاہ انس پر محبت اجتماع کے بعد ویران اور چھیل میدان بن کر رہ گئی
بَانَ تْ فَلَا الْبَانُ مَهْزُوزٌ شَمَائِلُهُ	۲	كَلَّا وَلَا الرَّوْضَةَ الْغَزَائِمَ غَنَاءُ
اسماؤ جدا ہو گئی جس کے بعد مہزوز شمس اور کی حرکت میں ہی ہے۔ آخری		بلکہ مہرے سے وہ مہر سبز و یار و نعت باغ ہی نہیں رہا

قوله

اذا كان مناسيد في عشيرة	علاها وان ضاق الخناق حملها
بہار اسرار کسی قبیلہ یل کنبہ میں ہو تو	اس قبیلہ اور کنبہ پر غالب ہو اگر کوئی مصیبت نکل کرے تو ہماری حمایت

حبیب بنی۔ چاہی کہ صاحب
 قوسین سے واقعہ سر افاقہ جاری ہو تو قریب
 اقرار ہو اور اسی کا اظہار استحقاق میں کیا گیا ہے
 دماغ خدا کی قلاب قوسین اور احسن آریات
 نیز کہیں کہیں کہ جس طرح وہ کائنات کی ایک دوسری
 حاصل ہو اور اسی کا اظہار استحقاق میں کیا گیا ہے
 قوسین سے واقعہ سر افاقہ جاری ہو تو قریب
 اقرار ہو اور اسی کا اظہار استحقاق میں کیا گیا ہے
 دماغ خدا کی قلاب قوسین اور احسن آریات
 نیز کہیں کہیں کہ جس طرح وہ کائنات کی ایک دوسری

ترشح: اگر کسی کو صفحہ اول سے اولیٰ میں
جس کے صفحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے
صفوحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے
صفوحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے

ترشح: اگر کسی کو صفحہ اول سے اولیٰ میں
جس کے صفحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے
صفوحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے
صفوحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے

ترشح: اگر کسی کو صفحہ اول سے اولیٰ میں
جس کے صفحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے
صفوحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے
صفوحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے

وَمَا خُتِرَتِ الْأَوَاصِحُ شَيْخَهَا	۲	وَمَا افْتَخَرَتِ الْأَوَكَانُ قَلَمَهَا
اور وہ خفیہ آزمائش میں پورا اتر گیا جبکہ اس کا قلم بڑا		اور یہی ہی ایہ حد افتخار ہو جبکہ اس میں یہ جو ائمہ موجود ہو
وَمَا ضُوبَتْ بِالْأَبْرَقِينَ نِيَامُنَا	۳	فَاصْبِحْ مَاوَى الطَّالِبِينَ سَوَاهَا
کوہ ابرقان در مقام کا نام اس ہاں بھی جبکہ نصب میں گئے		تمام رہ نور و طابا حق اسی طرف کا قدم کریں گے
<p>دعا: اے اللہ! جو اہل ہر</p> <h2>قوله</h2>		
كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَكَافَّةٌ	۱	كَفَاكَ فَمَا كَمِينَ كَافٍ مِثْلُكَ
اس است پروردگار تو کتنے کفایت دہندہ تو نے ہاں		کہ پوشیدہ و نامزد کس است کہ باشد از صیبا
تَكَوُّرًا عَكْرًا كَرَفِي كَبِدٍ	۲	تَحْكِي مُشْكَلَةً كَلَّتْ لَكَ الْكَلَا
ی پیچید بہ پیچیدہ نماند پیچیدہ فی وہاں در عکس		بر می کشد کا و تیز را مانند تیرے کہ از قضا پنجمی ز زب
كَفَاكَ مَا بِي كَفَاكَ الْكَافُ كُتِبَتْهُ		يَا كُوبَا كَانَتْ تَحْكِي كُوبَا لَفَلَا
بہ است آفرینند من پس است مہر از دارند نامزد		آستارہ دل من کہ سہی در شہادت باشد وہ آستارہ در روشنی
<p>ای فوضات ربانہ</p>		

ترشح: اگر کسی کو صفحہ اول سے اولیٰ میں
جس کے صفحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے
صفوحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے
صفوحہ اول میں شیخ اکبر کا قول ہے جس کی از روئے

[illegible]

تھانہ انجواہر

روزنامہ کو جو مدار کا بیان اس کے معنی میں
یہ لفظ جمع کو زیر ہے اس کے معنی میں روزنامہ
نفاذی کے ہیں۔ روزنامہ کے معنی میں
جدید روزنامہ۔ یہ لفظ جمع کو زیر ہے
اس کے معنی میں روزنامہ۔ یہ لفظ جمع کو زیر ہے
اس کے معنی میں روزنامہ۔ یہ لفظ جمع کو زیر ہے

جید و انورین
جید حال زمانہ ہم کو
میل جول پیدا
حسب حال زمانہ ہم کو
پڑھان
ایکے مع لفظ تمنا معلوم ہو گیا یعنی خوب غرضی کرنا
اس معنی فرمایا آ رہ ہوا یعنی خوش ہوا
ایچا ہوا سنا ہوا

جبلدہ حال میں
حسب حال
پورے میں
اس لیے صحیح لفظ نہیں معلوم ہو گیا
کے معنی فریب ہونا آ رہ ہونا یعنی خوب غش کرنا
اس کا لفظ ہے
ایسا ہوا۔ سنا ہوا
ہوا

علی الخات - ملا حظہ - اس کا لفظ کوئی دہی
 نہ ہے۔ لفظ کوئی لفظ نہیں۔ یہ لفظ خدا پرستوں پر
 صفا نہ۔ قرین۔ اسی لفظ میں شعلہ۔ فتن
 وصف۔ قرین۔ اسی لفظ میں شعلہ۔ فتن
 لفظ میں کوئی لفظ نہیں۔ یہ لفظ خدا پرستوں پر
 علی الخات - ملا حظہ - اس کا لفظ کوئی دہی
 نہ ہے۔ لفظ کوئی لفظ نہیں۔ یہ لفظ خدا پرستوں پر

[illegible]

صاف نہ نکالیں۔ اوقاف الخفی
 صاف نہ نکالیں۔ اوقاف الخفی
 صاف نہ نکالیں۔ اوقاف الخفی

[illegible][illegible]

اصفیاء - خالص ترین
 خادہ - وہ
 شمع و
 خادہ و
 نہیں قیص الا خطاب ہے اس کی ذرات لاری میں
 کا قوت اور مثال ہے اور مثال میں عظیم اندیشہ
 روحانی خود باقی ہے جس سے خالص نے وصال
 سے کے حصوں کی تھی جنہوں نے وقت کا گوشہ
 رکھی خوشگوشہ سے ہلکے رہا ہے ہم وقت کے
 صاف ترین چیز ہے ایک خوشی میں رہے ہیں
 عمل لغات
 اصل

عزل لغات
اصل الصدق. اور باب صدق. پھر
غوثیت. مخطوطہ راجہ والا۔ غوث
آٹھ دہائی سے۔ لغات اور باب صدق۔ پھر
مخطوطہ. اسم مفعول. غوثیت کیا گیا
ایک بار۔ لیبیب۔ تہایت حقیت۔
اور لغات۔ لیبیب۔ تہایت حقیت۔
شرح:

شریعہ :-
 ایک مقام نصرت اور ایک مقام غیر نصرت
 مقام نصرت عالم الان کے لئے اور مقام غیر نصرت
 خود مملکتوں کے لئے ہے
 اہم یہی سگڑا ہے اور دریں کہیں
 یہ عریضہ بلکہ عاجس کوں لگی
 اور پھر جو من مقام کی طرف منہ رخ
 رہتا ہے تو اس کے لئے واسطے
 جانتے ہیں اور ارشاد
 کہتا ہے

اور نہ مرنے پہ ہوتا ہے بلکہ ان کے لئے عظمیٰ شفا ہے
اور صلی امتحانی میں وہ ستر فیصد نکل سکتا ہے
جو کہ ہم نے اپنا پوری دیر بنایا ہے کہ جسکی ذات
کے لئے ہو۔ لہذا انکیست قل فیہ فانت مُصلق
فالحمد لله الذی هدانا لهذا الذی کُنَّا نُنشَدُ

چل اوقات
 خاموشی۔ دوازدار۔ نفیس۔ مرغوب۔
 پسندیدہ۔ ریب الثمن۔ مرغوش۔ دروغ۔
 مہاجر۔ جب سے خوف کیا جائے۔
 شرح و۔ قادر۔ تمہارا بیٹا سلطان الاولیاء ہے۔
 وارث حال مصلحت ہے۔
 دین حال حال محمدی
 اس لئے کہ

ایک نئے دور کا سب سے عجیب و غریب کام ہے۔

وَأَنَا لَصِفُ الْعَارِفِينَ نَفْسُهُمْ | أَنَا مِنْ رِجَالِ الْإِخْفِ جَلِيسُهُمْ

میں عسافین کا محبوب نظر ہوں

زَيْنَ الزَّمَانِ وَلَا يَرِي مَا يُرْهَبُ

زمانہ کا خوف اور نہ کسی خوفناک چیز کا اندیشہ

اِنَّا عَرَّشُ اَسْمَاءِ الْاِلَهِ لَوُحُهَا ۖ وَاَنَا الطُّوفَانُ الْمَعَارِفُ نُوحُهَا

<p>میں اس الہی کی بلند ترین کیفیت اپنے اندر محفوظ کئے ہوئے ہوں</p>	<p>حقائق و معجزات مسند مبارک برداشت نہیں آتے ہیں ان حضرات کی طرح</p>
--	--

أَنَا مُلْكُ الْأَسْرَارِ مَا لَكَ رُوحَهَا أَنَا بَلْبِلُ الْآخِرِ حَامِلُ أَمْلَاءِ رُوحَهَا

میں حقائق و معارف اور انکی روح پوراپور واقف ہوں	میں گلشن معرفت کا بلبل تبارہ امت ان جا ہے بخشہ انوں فضلہ گلستان
---	---

حَرْبًا وَفِي الْعُلْيَاءِ بَارُزًا شَهْبًا

و حاقیہ شکار ہے
میں باتا رہیوں جگہ مقام بادشاہ ہاتھ پر توبہ اور یوں حرکت غیرے خلاف

الْحَقُّ أَرْسَلَنِي لِأَهْلِ طَرِيقَتِي ، سُلْطَانُ أَهْلِ الدِّينِ حَامِي الْمِلَّةِ

خدا نے مجھے اہل طہارت کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے

وَلِي الْأَيَّامُ تَرَقَّبُ نَظَرِي

زمانہ میرے گرو گھوم رہا ہے اور میری نظر دیکھ رہا ہے	لشکر عشاق میری تحت مشیت ہے
---	----------------------------

الحی محمد بن ابی طالب علیه السلام

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ سب باتیں جلال کے نام پر کہی جاتی ہیں۔

۱۱- ریاست سلامت

محل لغات
ہینئہ۔ تمناء۔ سنئہ۔ اور ان کے بلحاظ
مغنیۃ۔ بے پردہ کرنے والی چیز۔ اہینئہ
آرزو۔ اتوقب۔ میں امید کرتا ہوں۔
تشریح۔
وصال الی ہے زعمو کہ کنی فوت ہو سکتی ہے اس
مقام پر یہ بھی فرمایا کہ طلب طلب میں مطلوب ہو جائے
اس کا رخ اپنے دوستوں کے ساتھ اور دوسروں کا
اسکی جانب ہو جائے وہ طلب ہو جائے اسکا
اور دوستوں کے ساتھ اسکی جانب ہو جائے اسکا
اسکا دل میں کوئی آرزو ہو جائے نہ محنت نہ اسکا
پس دنیا کا شہہ ہو جائے نہ آفت کا شہہ نہ اسکا
نہ جنت جویم دے نہ جنت کا شہہ نہ اسکا
تر از رانی اسے زائد ہم میں یاری خواہم
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

طوعاً ومہاراً متھا لا تغرب

جب کسی میں انہیں کرا تا ہو تو وہ امتثال امر میں حاضر ہو جاتے ہیں

۸ ابقت نفوس العارفين سنئہ

۸ ابقت نفوس العارفين سنئہ

جہاں ارباب عرفان کے نفوس روشن ہو جاتے ہیں

۸ ابقت نفوس العارفين سنئہ

۹ اجبت لا امل ولا امدئہ

۹ اجبت لا امل ولا امدئہ

اسی نے میری یہ حالت ہے کہ تو مجھے کسی قسم کی آرزو ہے نہ تمنا

۹ اجبت لا امل ولا امدئہ

ارجو ولا موعودۃ اترقب

کہ جس کی میں خواہش کروں یا جس کا میں امیدوار ہوں

۹ ومطالعاً فی علمہ لوح القضاء

۹ ومطالعاً فی علمہ لوح القضاء

احکام قضا و قدر اس کے حیطہ علم میں ہیں

۹ ومطالعاً فی علمہ لوح القضاء

مازلت اترع فی میادین الرضا

مازلت اترع فی میادین الرضا

میں تسلیم و رضا کے میدان میں چہرے ہوں

مازلت اترع فی میادین الرضا

حتی وھبت مکانہ لا توبھ

یہاں تک مجھے ہر توبہ بخشا گیا جو کسی اللہ کو عطا نہیں ہوا

محل لغات
مطالع۔ دیکھنے والا۔ اترع۔ چہرے ہوں
میدان کی جگہ میادین کہتے ہیں۔

تشریح۔
ملک قادر یہ کیا ہے؟ تسلیم و رضا نہ اپنی
خوشی و غصہ اپنی خوشی و غصہ نہ اپنی
نظم رکھنا حق امر زندگی گذارنے میں اسلام ہے
اور یہی عین ایمان ہے قل ان صلاتی و
نسی و حیاتی و صلاتی و
العالمین حضور کی ساری زندگی تسلیم و رضا
کی زندگی تھی اھنا بیٹھنا، سونا، چائے پینا
تحت مشیت تھا۔ خود فرماستے ہیں کہ میں نہیں
کھیا جب تک تم دے کہ کھلایا نہیں گیا۔
جب تک تم دے کہ کھلایا نہیں گیا۔
مولانا احمد رضا خاں بریلوی اس جانب اشارہ
کرتے ہیں اندر عرض کرتے ہیں کہ
قیس دے دے کہ کھلایا ہے پلا تپہ
روز اللہ تیرا چاہتے والا تیرا

ما عدت فی اللہ حق الجہد بالزہد
فی کل ما تشہد النفس کا تشہد
فقدت اللہ بالقوان والشہد
جاہلیت مضجعی بالحق والحق
اللہ انک ما لم یوتھا اھلاً
من الا قاطب اذما کنت متحلاً
بیس الدیسۃ ہادی الخلق دینا ہدی
فانت احوی بعد اھی الدین

<h1 style="text-align: center;">وَلَاة</h1>	
<p>۱ اَذَانُطَرَّ عَيْنِي وَجُودًا جَابِي</p> <p>میری آنکھ جب میرے محبوب کے روئے زیبا دیکھتی ہے</p>	<p>۱ قِيلَكَ صَلَاتِي فِي لَيْالِ الرَّغَا</p> <p>تو میری راتوں کی نماز یہ کہتی ہے</p>
<p>۲ وَجُودًا إِذَا مَا اسْتَفْرَسَتْ عَنْ جَمَالِهَا</p> <p>روئے جانان سے جب نقاب اٹھتا ہے</p>	<p>۲ أَضَاعَتْ لَهَا الْأَكْوَانُ مِنْ كُلِّ نَبَا</p> <p>تو اس کے ہر طرف سے کائنات کی گونش چل اٹھتا ہے</p>
<p>۳ حُومَتُ الرِّضَىٰ إِنْ لَمْ كُنْ بِأَذِلَّةٍ</p> <p>مقامِ رضا محروم ہو جاؤ اگر اپنے محبوب کیلئے اپنا خون نہ بہاؤں</p>	<p>۳ أَرَا حِمْرَ شَجَعَانَ الْوَعْيِ بِالْمَنَاكِبِ</p> <p>اور بہادران جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں</p>
<p>۴ أَشَقُّ صُفُوفِ الْعَارِفِينَ بِغَرَمَةٍ</p> <p>میں اپنے مضبوط ارادے کے ساتھ مارفوں کی صفوں کو چیرا چلا گیا</p>	<p>۴ تَعَلَّى بِبُجْدِي فَوْقَ تِلْكَ الْمَرَاتِبِ</p> <p>بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہو گیا</p>
<p>۵ وَمَنْ لَمْ يَوْفِ الْحُبَّ مَا اسْتَحَقَّهُ</p> <p>اور جس نے حقِ محبت ادا نہیں کیا</p>	<p>۵ فَذَلِكَ الَّذِي لَمْ يَأْتِ قَطُّ نَوَابِ</p> <p>تو گویا اس نے ایک امر واجب کی تکمیل نہیں کی</p>

ہجۃ الاسرار ص ۵۵ قلم الجواہر ص ۲۸

بیچہ الاسرار ص ۵۸ قلابہ الجواب ص ۲۸

حال جن کی جگہ پر
 نفس نفس کو مری جگہ پر
 حل لغات
 رضا بعام رضا بذل - مرض کرنا - دم - خون
 من احدث کرنا بظاہر کرنا - تشہیح
 وخی - جنگ - منکب - نوٹھا - دوش
 شرح -
 تار کردن کنزایں مانتقان پاک لیت را
 خدامت کنزایں مانتقان پاک لیت را
 دیاحی
 مشکل ہے بہت صاحب ایمان ہونا
 رانی برضا تابع فدا ہونا
 یان شل حسینی سر قلم ہوئے
 امجد آسان ہیں مسلمان ہونا
 حل لغات
 اشق - چڑھا ہوا - مجب - نرگی - ہوتلہ ہونا
 مع ماتب - دوسرے خون میں تھلی لچلی
 اور فقلو اجمعی ہی بھی آیا ہے۔
 شرح -
 ایک درجہ رخصت ہے اور ایک درجہ عزیت ہے درجہ رخصت
 عام ہو کر اور ایک درجہ عزیت ہے اور ایک درجہ عزیت
 زکال تو یہ عزت انصاف ہے کہ پوتا بھی پی عایت تھا۔
 حلیہ ہند لفتند تا لفتند اذ اولک اللہ
 واجب لازم

وَلَاة

۱	اِذَا كُنْتَ عَنْ عَيْنِ الْعِيَانِ مُغَيَّبًا	فَمَا أَنْتَ عَنْ قَلْبِي وَسِرِّي بَغَائِبًا
	جب آپ میری ظاہری آنکھوں سے غائب تھے	تو میرے خیم دل اور دیدہ جاں کو غائب نہ تھے
۲	اِذَا شَاقَّتْ الْعَيْنَانِ مِنْكَ لِنَظَرَةٍ	تَمَثَّلْتُ لِي فِي قَلْبِكَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
	جب آنکھیں مشتاق و دیدار ہوئی ہیں	تو آپ ہر جانب سے میرے دل میں تمثیل ہو جاتے ہیں

وَلَاة

فتح البیین کی صفحہ ۹۰ پر یہ صراحت ہے کہ جب حضرت شیخ احمد الرفاعی حضرت غوث اعظم کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ ایسا عرض کی

۱	فِي حَالَةِ الْبُعْدِ رُوحِي كُنْتُ أُرْسَلُهَا	تَقْبَلُ الْأَرْضَ مِنِّي وَهِيَ نَذَابَتِي
	یعنی حالت بعد سے میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا	تاکہ وہ نیابتاً میری جانب سے زمین بوی کرے
۲	وَهَذِهِ نَوْبَةُ الْأَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ	فَامْدِ دِيْمِيْنَاكَ كِي تَحْطِيَ بِهَا شَفِئَةً
	اور میں اب حجابی طور پر حاضر بارگاہ ہوں	لہذا آؤ اپنے دوست دراز کریں تاکہ اپنے نبوت سے اسکا بوسے سکوں

اسکے جواب میں یہ الاولیاء رضی اللہ عنہ نے متذکرہ بالا ایسا جواب فرمایا جس کا اس اصغر نے منظوم ترجمہ کیا ہے

ہر خد کہ حسن رخت از خیم نہاں بود ÷ ہر آئینہ دل دے ہر لحظہ عیاں بود
ہر دم کہ نگاہم مشتاق جماعت ÷ دیدم کہ نگاہ تو بہ سویم مگر اں بود

فتح ج ۱
در احوال شریفی مدحہ قرب و بندگیست
فی بنیت عیاں و دعا می فرستمت
وہ جنب و انوار میں دردی و شریکی کیاں
جلوہ محبوب ہر وقت خیم دل جاں در بر و عیاں
قبول حضرت جانی
ترجمہ صدر جلد دو در است زینت نظم
و بعدہ فی نظری کل غناء و شگفتی

تشریح: یہ آیت کا حال ہے کہ شیخ نے کیا ہے۔ یہ آیت کے تحت ہے۔
اسکی ابتدا تخلیقی کائنات کے تحت ہے۔
اور اس کا مقصد ہے کہ انسان کو بتا دے کہ وہ کون سا ملک ہے۔
اور اس کا مقصد ہے کہ انسان کو بتا دے کہ وہ کون سا ملک ہے۔
اور اس کا مقصد ہے کہ انسان کو بتا دے کہ وہ کون سا ملک ہے۔

وَهَذَا مَقَامِي وَاتَّصَالِي بِجَالِي	۷	وَذِكْرِي حَتَّىٰ مِنْ جَبِيْبِ الْجَبَابِ
یہ میرا مقام ہے اور میرے خالق کیساتھ اتصال ہے		اور محبوبوں کے محبوب کی یاد میرا حصہ ہے
أَنَا فِي الْهَوَىٰ سُلْطَانُ كُلِّ مَتَمٍ	۸	لِمِلْكِي فِي الْأَرْضِ حَتَّىٰ رَكَابِي
مقام عشق میں ہر شوق کا میں بادشاہ ہوں		تمام شہسوارانِ زمین میں میری حکومت آگے سر جھکیا
وَجَالَتْ خِيُولِي الْأَرْضَ ثَوَقًا وَمَغْرَبًا	۹	وَفِي طُولِهَا وَالْعَرْضِ دَارِجًا بِي
اور میرے گھوڑوں نے مشرق و مغرب میں گامی کی		اور زمین کے طول و عرض میں میری سرشار گھوڑوں نے چل کر لیا
وَدَقَّ بِي السَّادُ فِي الْأَرْضِ وَالْهَوَىٰ	۱۰	طَبُولًا لِّعَرَىٰ كَوْلَهَا الْفَضَارِ
اور زمین میں تمام سواروں اور بادشاہ نے میرا ڈکھایا		میرے شانِ شوکت کے دھول پیٹنے والے ہزاروں ہزاروں
وَلِي خِيَمَةٍ خَضَوَاءَ فِي مَشْرِقِهَا	۱۱	وَفِي مَغْرِبِهَا بَاهَا بَرَكَاتُ
اور میرے لئے مشرق میں سبز خیمہ تان گیا		جسکی طہا میں مغرب میں ترتیب لگائی گئی
وَتَنَصَّبَ فِي حَشْرِ عَلَيْنَا نَظْمًا	۱۲	رِجَالِي وَأَصْحَابِي بَهَا فِي مَنَازِ
میرے خیمہ حشر میں بھی ہم پر سایہ فگن رہے گا		میرے سارے اصحاب کے زیر سایہ بلڈم میں ہمیں بولے
أَنَا قُطْبُ قُطَابِ الْوُجُودِ حَقِيقَةً	۱۳	وَجَبَلُهُمْ لِي يَتَّبِعُونَ مَذَاهِبِي
میں حقیقت عالم وجود کا قطب الاقطاب ہوں		اور وہ میرے مسلک و مذہب کی اتباع کرتے ہیں

تشریح: یہ آیت کا حال ہے کہ شیخ نے کیا ہے۔ یہ آیت کے تحت ہے۔
اسکی ابتدا تخلیقی کائنات کے تحت ہے۔
اور اس کا مقصد ہے کہ انسان کو بتا دے کہ وہ کون سا ملک ہے۔
اور اس کا مقصد ہے کہ انسان کو بتا دے کہ وہ کون سا ملک ہے۔
اور اس کا مقصد ہے کہ انسان کو بتا دے کہ وہ کون سا ملک ہے۔

تشریح: یہ آیت کا حال ہے کہ شیخ نے کیا ہے۔ یہ آیت کے تحت ہے۔
اسکی ابتدا تخلیقی کائنات کے تحت ہے۔
اور اس کا مقصد ہے کہ انسان کو بتا دے کہ وہ کون سا ملک ہے۔
اور اس کا مقصد ہے کہ انسان کو بتا دے کہ وہ کون سا ملک ہے۔
اور اس کا مقصد ہے کہ انسان کو بتا دے کہ وہ کون سا ملک ہے۔

[illegible][illegible]

فَدَايَتُهُ سِرَّ التَّعْظِيمِ شَانِهِ ۴	وَلَمْ اَطْلُبِ الرَّوَّيَالَهُ نِيَفْتِ الْعُتْبِ
میں نے آپ کی عظمت و شان کے پیش نظر آپ کو آہستہ ندادی	اور باندیش عتقاب طالب دیدہ ہوا
سِوَى اِنِّى نَادَيْتُهُ جَذْبَرَةً ۵	لَتَحَى بِهَامِيَتِ الصَّبَابَةِ وَاللُّبِ
میں نے زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ میں آپ سے التجا کی	کہ آپ راہ لطف مجھے ایکنظر دیکھیں جس سے کشتہ محبت زندہ ہو جائے
تَعَطَّفَ عَلَيَّ مَنْ اَنْتَ اَقْصَى مَرَادَةٍ ۶	فَمَعَكَ فِي عَيْنِي وَذِكْرِكَ فِي قَلْبِي
اس پر لطف فرما جس کا تو انتہائی مقصد ہے	میرے آنکھ میں تیرا جلوہ اور میرے دل میں تیری یاد ہے
<h2>وَلِلَّهِ</h2>	
فَلَيْتَ تَحُلُوْا وَالحَيَاةُ مَرِيْدَةً ۱	وَلَيْتَ تَرْضَى وَالْاَنَامُ غَضَبًا
کاش تو میرے حق شیر میں ہوتا اور زندگی تلخ ہوتی	اور کاش تو راضی ہوتا اور سب لوگ ناراض ہوتے
وَلَيْتَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرٌ ۲	وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِيْنَ خَرَابٌ
اور اے کاش ہمارے باہم تعلقات آباد ہوتے	اور مجھ میں اور دونوں جہان میں تعلقات میں وہ برباد ہو جاتے
اِذَا حَجَّ عَنْكَ الْوُدُّ فَالْكُلُّ هَيِّنٌ ۳	وَكُلُّ الَّذِي فَوْقَ التُّرَابِ تَرَابٌ
تو جے صبح محبت ہو جائے تو ہر ہر شے میرے لئے آسان ہے	اور ہر شے جو اس مٹی پہ ہے وہ مٹی ہی تو ہے

عاشق اکبر

اشرف وقت الرفض بنور درجہ کی جانب
 اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب طور پر تجلی کی تو
 کوہ طور تاب نہ لاسکا۔ پھر کمرے میں اور
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب طور پر تجلی کی تو
 کما قال اللہ تعالیٰ۔ وَاَذْأَبْطَجَلْجَلْ دِلْبِ الْجَبَلِ
 دیکھا وہ خود موسیٰ ہی تھا۔
 علی لغات العجب ای دفعی العجب
 شہادت العجب۔ جمع جوب
 جواب پیرہ۔ جمع جوب
 تشبیح العجب الکیں علم خود
 العلم ہو العجب کیسے پیرہ
 جواب کیسے۔ جیسے علم کے لئے جاب ہے۔
 امتضا ہے۔ سو پیرہ کے لئے تشبیح
 اور پیرہ ہی معلوم شد کہ تشبیح معلوم
 کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ کتابی علم
 سے پیرہ کے لئے تشبیح
 کیاں کی دیکھ کاغذ
 قواسم میں نظر پیشان
 جو ایک پیرہ اشارہ ہے
 تو ایک پیرہ کے اشارہ ہیں
 اسی لئے کیا کہ کہ ہے
 در دفع جب کوئی نہ در دفع
 کفر جمع کیسے ہی شود دفع العجب
 یہ جواب صرف عقلی و محبت سے اٹھتا ہے
 در تذروئی نے اس جانب
 اشارہ کرتے ہوئے

[illegible]

ہون۔ یہل۔ آسان۔ قراب۔ ملحق۔ خاک
 کل مصیبت لاجلک ہلین۔ تیر کاظم
 تیر کچھ کوئی مصیبت نہیں۔ تیر تو اچھا
 تیر رشتہ۔ زمانہ خلاف تو چاہیں ان کے تیر سب کو
 تیر کیسے تیر سنے ہر نصیب قبول تیر سنے
 چاہے ذمہ نہ تیر تیر چاہے
 اگر چاہے تیر کچھ چاہے تیر چاہے

<h1 style="text-align: center;">وَلَاة</h1>	
<p>هٰذَا الصَّبِيُّ اِنِّى قَائِدُ الرِّكَبِ ۱</p> <p>میرا اصحاب کو خوشخبری ہو کہ میں اذکارِ شکر میں</p>	<p>اَسِيرُ بِهِمْ قَصْدًا اِلَى مَنْزِلِ الْمَرْحَبِ ۱</p> <p>(جو) انہیں ایک وسیع تر درگاہ کی جانب لیجا رہا ہوں</p>
<p>وَكَفَنَهُمُ وَالْكُلَّ فِي شَعْلِ اَمْرِكَا ۲</p> <p>میں ان کے ہر معاملہ پر شعل میں نمود و معاون رہوں گا</p>	<p>وَاَنْزَلَهُمْ فِي حَفْوَۃِ الْقُدْسِ مِنْ رِبَا ۲</p> <p>اور انکو دبا آخر، بدرگاہ ربوبیت میں پہنچا دوں گا</p>
<p>وَلِىَّ مَعَهُ كُلُّ لَطَوَافٍ دُونِه ۳</p> <p>اور میری وہ ارفع و اعلیٰ تر درگاہ ہے جس کے آگے</p>	<p>وَلِىَّ مِنْهُلْ عَذْبُ الْمَشَارِ وَالشُّوب ۳</p> <p>اور میرا چشمہ بھی نہایت شیریں و خوش مزہ ہے</p>
<p>وَاَهْلُ الصَّفَا يَسْعَوْنَ خَلْفِى كُلِّه ۴</p> <p>اور اہل صفائے سیرت پیچھے بھاگے بھاگے آ رہے ہیں</p>	<p>لَهُمْ هِمَّةٌ اَمْضٰى مِنَ الصَّامِ الْعَصَب ۴</p> <p>انکی ہمت کا کیا پوچھنا جو تھوڑے زیادہ کام کرتی ہے</p>

مکتوبات
عقبات
رضا تمام رضا بدل - مکتوبات
شبیخ بیادر - و غا - خیر - ہندک
نورڈھا - درویش -
کر - دھون علیہدین
طاعت

شبیخ
موتڑھا۔ دوسرا
شمرج۔
تاکہ دند غیب سے تاکہ خون غلطیدن
خدا رحمت کن دین عاشقان پاک طہیت را
درباعی۔
منشکل ہے بہت صاحب ایران ہونا
راہی بوزخا تا بج مندران ہونا
بان مثل جھنجھ سر حکم ہوئے
امجد آسان نہیں سلاں ہونا

۳۔ حل لغات
اشق - چرتا ہوں۔ حید - بزرگی۔ مرتبہ
پوشن - درجہ۔ جمع مراتب - دوسرے درجوں میں
تعالیٰ لحدی اور فتعلو لحدی بھی
آئی ہے۔ ایک درجہ زھت ہے اور ایک درجہ
تشریح د۔ ایک درجہ زھت عام لوگوں کا درجہ ہے اور
مرتبت درجہ زھت خاص لوگوں کا درجہ ہے۔ حضور
درجہ مرتبت ہیں اگر آپ درجہ مرتبت پر فائز
ہو جائیں تو اسے گننے کی طاقت ملے گی تو
اس میں تعجب کی کیا بات ہے کہ ہونا بھی
چاہیے تھا۔

[illegible]

وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

لَمَّا شَرِبَ الْمَدَامَ فِي الْخَلْوَا	۱	أَسْقَى يَافِقِيهِ فِي الْإِنْيَاتِ
تہائی میں سے نوشی اچھی لگتی ہے		(پس) اسے دانش مند مجھے ساغر سے پلا دے
خَمْرَةً تَرْكُهَا عَلَى حَرَامٍ	۲	لَيْسَ فِيهَا اثَرٌ وَلَا شُبُهَاتِ
یہ ایسی مے ہے جس کا چھوڑنا محمد پر حرام ہے		جسے پینے میں گناہ ہے نہ حرمت کا شبہ
وَشَرِبَهَا خَيْرُ الْبَرِّ أَيْ مُحَمَّدٌ	۳	هَامَ فِيهَا وَخُصَّ بِالْمُعْجَزَاتِ
اور اسکو یہ نام محمد مصطفیٰ خیر البرا یا صلی اللہ علیہ وسلم پیا		اور اس کے سر نہا ہو گئے اور معجزوں سے خاص کے گئے
وَشَرِبَهَا مُوسَىٰ عَلَى طُورِ سِينَا	۴	هَامَ فِيهَا وَخُصَّ بِالْمُنَاجَاتِ
اور اس کو حضرت موسیٰ نے طور سینا پر پیا		وہ بھی اس طرح نہا رہا اور مناجات کے ذریعہ خاص کے گئے

علی لغات مختلفہ قصیدہ
ہفتا۔ مبارک باد۔ ارجاء۔ صلیب۔ اوجہ
رققاء۔ سیدو پھلداروں کی مستحکم ہے
قد کما۔ ارادہ کرنا۔ مہجوب۔ دیکھ کر نہ

تشریح۔
مختار غوث پاک اپنے رفقاء اور اصحاب کو
نوعمرانی سے اسے میں کہ ان کے کاموں کے آپ
میر کاروان میں جو ان کو دیکھ منزل کی مجاہد
بجھاد میں یہ منزل قریب الہی کی منزل ہے۔

تشریح۔
آپ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ شرم محکم کر لیا
کہ ان ارباب صفائی و سنگری کے گئے انکو
قریب الہی کی منزل میں اتار کر دیں گے۔

علی لغات
معصود۔ پیرے کی جگہ۔ خدا گاہ۔ منزل
طایفہ۔ جماعت۔ گروہ۔ دونوں
عذیبہ شیریں۔ مہفل۔ چہ

تشریح۔
آپ نے اس شعر میں اپنے مقام کی رفعت
کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ جس مقام پر آپ
فائز ہیں اس کے آگے تمام مدارج
پست ہیں۔

وہ کسی مرتبہ غوث ہے بلا تیرا
ایک اور چوٹی کے سونے کی تیرا
سر جلا کی کوئی جانتے کہ ہے کیا تیرا
اور پیر آپ کے عین کی تیرا
ایک شیری دولت کے آگے سب شریات بیچ
مبارک سے ذوق اس شے نشا ہی غذا تیرا چشی

علی لغات
صفا۔ صاف۔ پاکیزہ۔ اہل صفا۔ پاکیزہ لوگ
اصفیا۔ اتقیا۔ سچی۔ نور
صادم۔ عوار۔ شہیر

تشریح :- عام ارباب صفا آپسکے پر وادار مقلد ہیں۔ یہ زیادہ کام کرتے ہیں کہ جن کا مکتب تلواریں ہے۔ چھوٹی زبان شکر کی حاجت نہیں نظر پھر تیری حاجت نہیں

حل لغات
مدام۔ نئے شراب۔ خلوت۔ تنہائی
انیتہ۔ برتن۔ افاء۔ طرشت۔ جمع انیات
طرشت۔

حل لغات
اتھو۔ گناہ۔ سبجیات۔ شکوک

تشریح :-
جس نے کاسیات بالاسین ذکر ہے وہ نے عرفان ہے
بائے محبت اس نے کس اتھال کو حرام کہنا شروع کیا

بائے شراب طہور ہے۔
جس کا نجانہ فردوس میں بھی نور ہے گا
اور اس کا ساق خود خالق کائنات ہے گا
سیرہ دوسری اس کی کیفیت اس طرح بیان کی گئی
ہے ویطوف علیہم والدان
مخلکوں کا بانیہ من فضیلتہ
و اکواب و ستارہم دہم نفسا بیا
طہورا۔

حل لغات
رحی۔ چھٹکا۔ چٹک کر اڑنا
جھوٹ۔ چٹکاری۔ جمع جرات

تشریح :-
شاہ اس کا نام محبت ہے ہم نشی
اک آگ کی بجائے آگ اور آگ کی ہوتی

حل لغات
موجہا۔ یہ مقدم کرنا۔ نشر کرنا۔ پھیلانا
خیبر۔ بھلائی۔ نیکی۔

اَفْتِنِي يَافِقِيهِ فِيهَا وَقُلِي ٥	ہَلْ يُجُوزُ شَرْبُهَا عَلَى الْعُرَافِ
اے فقیہ! اس شراب کے بارے میں فتوے دے اور مجھ سے کہہ	کہ کیا اس کا پینا عرفات پر جائز ہے !
اَوْ يُجُوزُ الطَّوَّافُ وَالسَّعْيُ فِيهَا ٦	وَالْتَلَبِي وَتَرْمِي الْجَمَرَاتِ
کیا یہ نئے پانی کے طواف اور سعی	اور تلبیہ اور رمی جمرات جائز ہے !
وَرَمُّوْا بِالْجَمَارِ جَمْرَةَ قَلْبِ ٧	اَيُّ قَلْبٍ تَصْبِرُ الْجَمَرَاتِ
اور انہوں نے اپنی حرکت کے شعلوں سے میری آتش قلب اور پھر کا دی	(دھلا) کون دل ان شعلوں کو برداشت کر سکتا ہے
رَحَبُوْنِي وَاَجْلَسُوْنِي وَقَالُوْا ٨	اَنْتَ مَنْ اَنْشُرُكَ الْخَيْرَاتِ
انہوں نے مجھے مہربا کہہ کر مجھے بٹھایا اور کہا	تو وہ شخص ہے جس کے ذریعہ میں نیکیاں پھیلا رہا ہوں
اَنَا عَبْدٌ لِّقَادِرٍ طَابَ وَقْتِي ٩	اَنَا حَاِمِي الْعِمَا بِطُولِ حَيَاتِ
میں بندہ قادر ہوں میرا زمانہ خوشگوار ہے	میں تازیست چمکاکہ کا نگہبان رہوں گا
وَالصَّلَاةُ عَلَى شَيْفَعِ الْبَرَاءِ ١٠	خَيْرٌ مِّنْ حَجٍّ اَوْ رَقْعَةٍ عَرَفَاتِ
شیفیع البرا پر درود	جو ہرج کرنے والے اور عرفات پر چڑھنے والے بھلا ہیں
(ماخوذ از قلمی نسخہ)	

حلقہ لغات
 باب دروازہ و قوت
 قفلہ امیر یعنی غیر باب
 رسته بی مناج
 منہج در ست
 کلام الفی قفلہ
 بنده بالا
 عروج بنده بالا
 زخم کرب
 صفوف التفتین
 خدائے قدیم کی جانب سے
 عظمائی کافی ہے اس شان
 کہ جب سادہ دروازے سادہ سے
 جو عیاض کی سے عقیدہ راہی نہ ہو سکے
 باب کرب و آفات
 حاجت اروائی ہو جائے گی
 درخت اور ایہ آجاوے گی
 حلقہ لغات
 اسبغ اندیل دیابہ
 ہم کو کلاس ازینا و ما
 قاضی

وَلَهُ رَدِيفُ الْجِيمِ

<p>۱</p> <p>عَلَىٰ بَابِنَا قِفْ عِنْدَ ضَيْقِ الْمُنَاجِ</p> <p>جب سب سے تنگ ہو جائیں تو ہمارے دروازہ پر آکر ٹھیکر جا</p>	<p>تَفْرُجَعِلِ الْقَدْرِمِنْ ذِي الْمَعَارِجِ</p> <p>(اِنَّ دَالِدًا) بوسیلہ خدا پرست اور ذوال مراتب تو کامران ہوگا</p>
<p>۲</p> <p>الْمُتَرَانِ اللّٰهُ اَسْبَغَ نِعْمَةً</p> <p>کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر نعمت اتار دیا ہے</p>	<p>عَلَيْنَا وَوَلَّا نَاقْضًا لِّحَوْلِجِ</p> <p>اور علیٰ ہمی طبعیوں کو پورا کرتے ہو ہو کر مامور کیا ہے</p>

(فیوضات ربانیہ - مرقع کلیمی)

وَاللَّهُ رَءِيفٌ دَلِيلٌ

۱	يَا مَنْ تَحُلُّ بِذِكْرِهِ	اے وہ جسکی یاد سے کھل جاتے ہیں
عُقْدُ النَّوَابِ وَالشَّدَائِدِ		نصاب اور سختیوں کے عقدے
۲	يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمَشْتَكَا	اے وہ جس سے رے سارے عائب کا شکوہ کیا جاتا ہے
وَالِيهِ أَمْرُ الْخَلْقِ عَائِدِ		اور جو کار خلق کا محور ہے
	يَا أَحْيُ يَا قَيُّوْمُ يَا	اے حی (زندہ) اور اے قیوم (قائم بالذات)
صَدُّ تَنْزَعِهِ عَنِ مَضَادِّ		اور اے بے نیاز جو اضداد سے منزه ہے

[illegible]

وہ ذات شکایت اردو میں کہلاتی ہے۔ ہشتنگہ
عاشد۔ ہشتنگہ والا۔
پیش کی اور سے کہیں شکوہ پیدا کروں
افا للہ وانا الیہ راجعون۔ پورا قاریت
وہ ذات جس سے شکوہ کیا جائے۔ عود۔ ہٹنا
تو بھیرا اڑے وقت میں اسی کی طرف کیوں
دہمات اذکر کیلئے ہے اور اسی کی طرف بھاڑنے والے ہیں
افا للہ وانا الیہ راجعون۔ پورا قاریت
تو بھیرا اڑے وقت میں اسی کی طرف کیوں
دہمات اذکر کیلئے ہے اور اسی کی طرف بھاڑنے والے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درود خراب وقتہ میں ایک التجا
آخر ترے کرم نے کیا ایمان تو
حاضر ہوا ہوں آنکھ کے تیرا بول بھلا
یار بگناہ گاروں کا تو کار ساز ہے
بندہ کو ناز ہے کہ تونہ تو اسے

حل لغات
جی۔ زندہ۔ حیات۔ زندگی۔ اللہ تعالیٰ کی زندگی
ازلی وابدی ہے۔ قائم۔ قائم رکھنے والا۔
مستحکم۔ قائم بذات۔ جمع اضداد۔

تشریح۔
اللہ تعالیٰ جی تو قیوم ہے اور سب کے بنیاد ہے
اس کا کوئی شریک نہیں وہ غنی ہے سب کے
تاج میں دانکہ عفا و انتم اعقروا۔

۲	أَنْتَ الْعَلِيمُ بِمَا بَيَّتُ	۲	بِهِ وَأَنْتَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ
	تو اس مکتب سے باخبر ہے جس میں مبتلا کی گئی ہوں		کہ تو حاضر و ناظر ہے
۵	أَنْتَ الْمُنَزَّلُ يَا بَدِيعَ الْخَلْقِ	۵	عَنْ وَلَدٍ وَوَالِدٍ
	اے خالق (ارض و سماوات) تو ہر عین نقص سے مبرا ہے		تو لم یلد ولم یولد له تو جانہ جنیا گیا
۶	أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَى الْعِبَادِ	۶	وَأَنْتَ فِي الْمَلَكُوتِ وَاحِدٌ
	تو بندوں کے احوال کا نگران ہے		اور ملکوت میں تیری ذات یکتا ہے
۷	أَنْتَ الْمُعَزِّمُ مَنْ أَطَا	۷	عَكَ وَالْمُذِلُّ لِكُلِّ جَاهِدٍ
	تو اس کو عزت دینے والا ہے		تیری الماعت کی اور جس نے نافرمانی کی اُس کو ذلت دینے والا ہے
۸	إِنِّي دَعَوْتُكَ وَالْهَمُّ	۸	مُجِيوشَا قَلْبِي تَطَارِدُ
	میں اس حال میں تجھے نداء دے رہا ہوں		جبکہ اشک غم مجھے پریشان کئے ہوئے ہے
۹	فَرِحَ بِمَجُولِكَ كُرْبَتِي	۹	يَا مَنْ لَهُ حُسْنُ الْعَوَائِدِ
	اپنے حول و قوت سے میری مصیبت دور فرما		اے وہ جس کے قبضہ قدرت بہتر بہتر آسائش ہے
۱۰	أَنْتَ الْمُسَرُّو الْمُسَبِّبُ	۱۰	وَالْمُسَهِّلُ وَالْمُسَاعِدُ
	تو ہی (ہر شکل کو) آسان کرنے والا اور کار ساز ہے		ان سختیوں کو آسان کرنے والا اور ممد و معاون تیری ذات ہے

حل لغات
علم۔ جاننا۔ عالم۔ جاننے والا۔
تایم۔ بوقت فعل۔ بہت علم والا۔
بل۔ مصیبت۔ شاہد۔ دیکھنے والا۔

تشریح۔
اللہ تعالیٰ حاضر بھی ہے ناظر بھی ہاں سے ظاہر
و باطن اور مادی و معنویوں سے واقف ہے۔

حل لغات
علم۔ غم۔ عالم۔ جیش۔ لشکر
جمع۔ مجبوت۔ غل۔ ظن۔ اڑنا۔ مرا۔
گمراہ ہونے پریشان کرتے ہوئے۔

حل لغات
قدح۔ کھول دے۔ دور فرما۔
سویب۔ بچائی۔ اٹھا۔

تشریح۔
مستحکم۔ آسان۔ مسکن۔ آسان کرنے والا۔
مستحکم۔ مساعدا۔ سازگار۔
موافقت۔

تشریح۔
ممد و معاون تو ہم سارے کا درمیان ہو جائے
دو شکل ہے کہ مشکل مری آسان ہو جائے

۱۲
حل لغات
خفی - پوشیدہ - خفیہ - عناد - دشمنی
عداوت - معاند - مخالف

یَسِّرْ لَنَا فَرَجًا قَرِيبًا ۱۱	یا الہی لا تَبَاعِدْ
ہمارے لئے جلد کٹ دگی فرما	بار الہا پھر اسکو ہم سے دور نہ کر
فَخَفَى لُطْفُكَ يُسْتَعَا ۱۲	نُبِهِ عَلَى الزَّمَنِ الْمُعَانِدِ
کہ تیری پوشیدہ مہربانی سے ہی	مدد ملی جاتی ہے مخالف زمانہ پر
كُنْ رَاحِمِي فَلَقَدْ أَسْتُ ۱۳	مِنَ الْاقَارِبِ وَالْأَبَاعِدِ
رحم فرما کہ میں مایوس ہو چکا ہوں	رشتہ داروں اور بیگانوں سے
وَعَلَى الْعَدَى كُنْ نَاصِرِي ۱۴	لَا تَشْمِتْ بِي الْخَوَاسِدِ
اور دشمنوں کے خلاف میرا مددگار ہو جا	حاسدوں کو میری تباہ حالی پر خوشی کا موقع نہ دے
ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ۱۵	وَالْأَلِهَ الْغُرِّ الْمَمَاجِدِ
پھر درود ہو نبی کریم پر	اور ان کی آل اجداد پر
مَا جَنَّ اللَّيْلُ أَوْ سَجَى ۱۶	أَوْ خَرَّ لِلرُّحْمَنِ سَاجِدٌ
جب تک رات پوشیدہ کرتی رہے یا تاریکی چھائی رہے	یا جب تک خدا مہربان کے آگے سجدہ کرتا ہو سجدہ کرتے ہیں
بجۃ الاسرار ۴۳۲	

۱۳
حل لغات
یاس - تائیدی - مایوسی - افسست
میں مایوس ہو گیا - اقارب - رشتہ دار
نزدیک کے لوگ - بیگانے - بعد - دوری
اباعد - دور دالے - بیگانے

۱۴
حل لغات
عدو - دشمن - عداوت رکھنے والا
کن - ہو جا - ناصری - میرا مددگار
شماقت - شتم سے ماخوذ ہے

۱۶
حل لغات
جنت - جہنم - جنت - جہنم
جنت - جہنم - جنت - جہنم
جنت - جہنم - جنت - جہنم
جنت - جہنم - جنت - جہنم

۱۔ صلوات اللہ علیہ من بعدہ
 جب کہ اپنے میں بجز میری اور میری کے کبھی صلوات
 نہ پڑے۔ اگر اللہ آبادی نے کسی کو سب کچھ سے
 تو دل میں تو آپ کے سب سے پہلے نہیں آتا
 بس جان گیا میں تیری چنانچہ میری میں
 مستند ہی میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 اس قصیدے میں حضرت غوث علیہ السلام نے اس تحریر کو
 میں بہت ہی عجز و تواضع کے ساتھ لکھا ہے اور میری
 دعا کرتے ہوئے استغفار کیلئے سہارا لیا ہے۔
 ان آیات سے ان کی حاجت کو پورا کیا ہے۔

وَلَّهِ

يَا حَبِيبُ الْإِلَهِ خُذْ بِيَدِي	۱	مَا لِي عَجَزْتُ سِوَاكَ مُسْتَدِي
محبوب خدا! میری دستگیری کیجئے		میرے لئے بجز آپ کے کوئی سہارا نہیں
كُنْ رَحِمًا لِّزَلَّتِي وَاشْفَعْ	۲	يَا شَفِيعَ الْوَرَى إِلَى الصَّهْدِ
میری لغزشوں پر رحم فرمائیے اور شفاعت کیجئے		اے شافع ام بادگاہ صہبت میں
اِعْتَصِمَ بِسُيِّئَاتِي جَنَابُكَ لِي	۳	لَيْسَ يَا سَيِّدِي إِلَى الْاِحْدِ
بجز آپ کی ذات گرامی کے میرا کوئی وسیلہ		میرے آقا! بارہ گاہ احدیت میں نہیں
غَيْرُ عُرْوَاكَ لَيْسَ فِي الدَّارِ	۴	لِلْعَلِيلِ الذَّلِيلِ مُعْتَمِدِي
بجز آپ کے دونوں جہاں میں میرا کوئی معاون نہیں		اس بیمار اور ذلیل کے لئے قابل اعتماد نہیں
صَلَوَاتِي عَلَيْكَ فِي الْمَلُوفِ	۵	كَانَ مِتْجَاوِزًا عَنِ الْعَدَبِ
دونوں جہاں میں آپ پر میرا درود		ان گزشتہ بے حد و بے شمار
وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ طَرًّا	۶	وَعَلَى آلِكَ إِلَى الْآبِدِ
نیز آپ کے اہل بیت پر		اور آپ کی آل پر ابد سے ازل تک یعنی ہمیشہ ہمیشہ

۱۔ صلوات اللہ علیہ من بعدہ
 جب کہ اپنے میں بجز میری اور میری کے کبھی صلوات
 نہ پڑے۔ اگر اللہ آبادی نے کسی کو سب کچھ سے
 تو دل میں تو آپ کے سب سے پہلے نہیں آتا
 بس جان گیا میں تیری چنانچہ میری میں
 مستند ہی میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 اس قصیدے میں حضرت غوث علیہ السلام نے اس تحریر کو
 میں بہت ہی عجز و تواضع کے ساتھ لکھا ہے اور میری
 دعا کرتے ہوئے استغفار کیلئے سہارا لیا ہے۔
 ان آیات سے ان کی حاجت کو پورا کیا ہے۔

۱۔ صلوات اللہ علیہ من بعدہ
 جب کہ اپنے میں بجز میری اور میری کے کبھی صلوات
 نہ پڑے۔ اگر اللہ آبادی نے کسی کو سب کچھ سے
 تو دل میں تو آپ کے سب سے پہلے نہیں آتا
 بس جان گیا میں تیری چنانچہ میری میں
 مستند ہی میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 اس قصیدے میں حضرت غوث علیہ السلام نے اس تحریر کو
 میں بہت ہی عجز و تواضع کے ساتھ لکھا ہے اور میری
 دعا کرتے ہوئے استغفار کیلئے سہارا لیا ہے۔
 ان آیات سے ان کی حاجت کو پورا کیا ہے۔

۱۔ صلوات اللہ علیہ من بعدہ
 جب کہ اپنے میں بجز میری اور میری کے کبھی صلوات
 نہ پڑے۔ اگر اللہ آبادی نے کسی کو سب کچھ سے
 تو دل میں تو آپ کے سب سے پہلے نہیں آتا
 بس جان گیا میں تیری چنانچہ میری میں
 مستند ہی میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 اس قصیدے میں حضرت غوث علیہ السلام نے اس تحریر کو
 میں بہت ہی عجز و تواضع کے ساتھ لکھا ہے اور میری
 دعا کرتے ہوئے استغفار کیلئے سہارا لیا ہے۔
 ان آیات سے ان کی حاجت کو پورا کیا ہے۔

۱۔ صلوات اللہ علیہ من بعدہ
 جب کہ اپنے میں بجز میری اور میری کے کبھی صلوات
 نہ پڑے۔ اگر اللہ آبادی نے کسی کو سب کچھ سے
 تو دل میں تو آپ کے سب سے پہلے نہیں آتا
 بس جان گیا میں تیری چنانچہ میری میں
 مستند ہی میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 اس قصیدے میں حضرت غوث علیہ السلام نے اس تحریر کو
 میں بہت ہی عجز و تواضع کے ساتھ لکھا ہے اور میری
 دعا کرتے ہوئے استغفار کیلئے سہارا لیا ہے۔
 ان آیات سے ان کی حاجت کو پورا کیا ہے۔

۱۔ صلوات اللہ علیہ من بعدہ
 جب کہ اپنے میں بجز میری اور میری کے کبھی صلوات
 نہ پڑے۔ اگر اللہ آبادی نے کسی کو سب کچھ سے
 تو دل میں تو آپ کے سب سے پہلے نہیں آتا
 بس جان گیا میں تیری چنانچہ میری میں
 مستند ہی میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 اس قصیدے میں حضرت غوث علیہ السلام نے اس تحریر کو
 میں بہت ہی عجز و تواضع کے ساتھ لکھا ہے اور میری
 دعا کرتے ہوئے استغفار کیلئے سہارا لیا ہے۔
 ان آیات سے ان کی حاجت کو پورا کیا ہے۔

۱۔ صلوات اللہ علیہ من بعدہ
 جب کہ اپنے میں بجز میری اور میری کے کبھی صلوات
 نہ پڑے۔ اگر اللہ آبادی نے کسی کو سب کچھ سے
 تو دل میں تو آپ کے سب سے پہلے نہیں آتا
 بس جان گیا میں تیری چنانچہ میری میں
 مستند ہی میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 اس قصیدے میں حضرت غوث علیہ السلام نے اس تحریر کو
 میں بہت ہی عجز و تواضع کے ساتھ لکھا ہے اور میری
 دعا کرتے ہوئے استغفار کیلئے سہارا لیا ہے۔
 ان آیات سے ان کی حاجت کو پورا کیا ہے۔

صلوات
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال

تلاوت کرنا۔ حدیث گذشتہ
تلاوت کرنا۔ حدیث گذشتہ
تلاوت کرنا۔ حدیث گذشتہ

صلوات
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال

وَعَلَى الصَّحْبِ كُلِّهِمْ أَجْمَعِ ،	هُم نَجُومُ الْهُدَى إِلَى الرَّشَدِ
اور آپ کے تمام اصحاب پر	جو رہ ہدایت کے ستارے ہیں
وَلِلَّهِ رَدِيفُ الرَّاءِ	
إِذَا ضَلَّ خَلَى اسْكِتْ خَلَقِي	قَدِيرٌ عَلَى تَيْسِيرِ كُلِّ عَسِيرٍ
جب میرا حال تنگ ہوتا تو اپنے خالق غلوہ کرتا ہوں	جو ہر دشوار امر کو آسان کرنے پر قادر ہے
فَمَا بَيْنَ أَطْبَاقِ الْجُنُونِ وَ	الْجَبَارِ كَسِيرٍ وَأَنْفَكَ أَسِيرٍ
جو بکلوں کے بند اور کھولنے کی اتنی دیر میں	شکستہ دل کو تسلی اور اسیر غم کو رنج و آہ سے نجات دے سکتا ہے
أَيُّطْلُبُنِي دَهْرًا وَأَنْتَ وَسِيلَتِي	وَأَشْكُو مِنْ الْأَسْوَاءِ أَنْتَ حُجْرَتِي
کیا مجھ پر زمانہ ظلم کرتا رہے جبکہ تو میرا سہارا ہے	اور میں بد حال کا شکوہ کرتا رہوں جبکہ تو پناہ دیندہ ہے
وَأُظْلِمَ وَأَنْتَ الْعَذْبُ فِي كُلِّ مَوْرِدٍ	وَأُظْلِمَ فِي الدُّنْيَا وَأَنْتَ نَصِيرِي
اور کیا میں تشہہ سہام رہا جبکہ تو ہر گھٹ پر چشمہ شیریں ہے	اور کیا میں دنیا میں محروم تھا جبکہ تو میرا مددگار ہے
وَعَادَ عَلَيَّ حَالِي الْحَمَى وَهُوَ قَادِرٌ	إِذَا ضَاعَ فِي الْبِدَا عِقَالُ بَعِيرِي
چراگاہ ہنگیمان کیلئے باوجود صحت و جرات ہونے یہ عاری باقی	کہ اونٹ کی رسی کھل جائے اور صحرا میں میرا اونٹ گم ہو جائے

صلوات
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال

صلوات
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال

صلوات
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال

صلوات
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال

صلوات
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال
ملازمینا۔ املا۔ ہم دس سال

اور عاتق شری از یون فہم اس سے
آسمان بارانست نہ تو انست کشید
مگر غل غلام من دیوانہ زدند
دعا را بجا آورده

مل لغات
حق۔ آہ وزاری۔ حق لغزاق۔ حق
سکامٹ آہ وزاری کی۔ اسنی خانہ دہ بون
جمہد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق
من آہ وزاری کی حق۔

مل لغات
عساکر۔ فوج لشکر۔ محسک۔ لشکر گاہ
مل لغات
عومین۔ فوجی یونان۔ عجم۔ لشکر یونان
لشکر ہایونا۔ لشکر کشیدنا۔

وَاٰیٰتُہٗ

۱ وَتَذَكَّرُ لَهُمْ وَقْتُ الْمُنَابَاةِ	۱ حِينَ قُلُوبُ الْعَارِفِينَ إِلَى الذِّكْرِ
اور ان کے اذکار توجہنا جاترغ معائب کیلئے ہوتے ہیں	غزایار الہی کیلئے یحییٰ اور آہ وزاری کی کتابیں دیتے ہیں
۲ بِهِ أَهْلُ وُدِّ اللَّهِ كَالْأَنْجُمِ الذَّاهِبِ	۲ هُمْ جَوَالِبُ الْمُعَسْكَرِ
اس ہامت عاشقان الہی دھتکاروں کا مانند ہوتے ہیں	ان کا سردار ان کے لشکر گاہ کے ارد گرد گھومتا ہے
۳ وَلَا عَرْجُوا مِنْ مَسِّ بَوسٍ وَلَا حَرْجٍ	۳ فَمَا سَوَاءَ إِلَّا بِقُرْبِ مَلِكِهِمْ
اور غوی یا تکلیف و مصیبت انہیں نخرش نہیں ہوتی	اپنے آقا سے اسی قریب باعث حد شداد و فرج ہوتے ہیں
۴ وَيَا سَوْعَةَ الْيَسْرِ لَمُشْتَبِ لِلْعَصْرِ	۴ أَيَا نَفْعَ الْأَطَافِ مِنْ لُطْفِ رَبِّنَا
اور اے شکل کو پر آئندہ کرنے والی سرعت	اے عطر نیر نیم لطف جو سارے اطراف کا ایک کرشمہ ہے
۵ تَهَبُّ هُبُوبُ الرِّيحِ مِنْ حَيْثُ لَا أَدْرِي	۵ وَيَادِرْحَمَةَ الْمَوْلَى السَّمَاوِيَةِ الَّتِي
جو ہوا کی مانند اس طرح لطیف حتیٰ بیکس اس احساس بھی نہیں کر سکتا	اور اے آقا کی آسمانی رحمت
۶ نَوَائِبُ لَتُخَفِّكَ يَا عَالَمَ السِّرِّ	۶ إِيَّاهُ مَلْهُوفٌ أَصْرَتُ بَحَالِهِ
معائب فرہو نہ چھایا آج و جو عالم الغیب تجھ سے مخفی نہیں	(اس) پریشان حال کی فریادیں لے چکے مالک

تشریح و۔
جو دامن حق ہوتے ہیں جن کو قیاس و دی
عالم ہوتے نہ غم نہ خوف
علیہم ولا ہم یخولون۔ عزت
جو ہوا کی مانند اس طرح لطیف حتیٰ بیکس اس احساس بھی نہیں کر سکتا
نہ دنیا کی غم نہ خوف
میں بدلتا رہتا ہے نہ آفت نہ گناہ
لیک و غم آپ کو اطلاع دی کہ اسی طرح
غرق ہو گیا آپ کو اطلاع دی کہ اسی طرح
میں فرمایا اللہ نہ۔ بعد میں اطلاع دی کہ یہ
علم حق دو بارہ۔ بعد میں اطلاع دی کہ یہ
سم آگیا کہ پہلے کی طرح اللہ نہ فرمایا۔ پھر
کہ حضور جہاز کی غرقابی کی خبر سن کر بھی غم نہ
شک کیا اور جب یہ خبر غلط ہونے کی اطلاع ملی
تو اس وقت بھی غم نہ کیا کہ یہ بات کچھ میں
نہیں آئی۔ فرمایا میں نے جہاز کی غرقابی کی
خبر سن کر اپنے دل کا حال دیکھا تو کوئی آثار
غم و الم پائے نہیں گئے اور جب غرقابی کی
اطلاع غلط ثابت ہوئی اس
وقت غور کیا

تجربہ یعنی اپنے دل میں
غیر معمولی نوعی نہایتی شکر
دو عالم عالموں میں خدا کا شکر کیا کہ یہ اس نے
بار میں آئے تسلیم و رضا کیا۔ سر ہم سے جو فرج
اسکے کیا گیا ہے۔
یہ مرتبہ بلند و بالا ہے۔
تجربہ از آہ و زاری کہ بیگم دعا کردن
الحاصل یہ حال میں اس سے بولکانے اور
اسکے آگے دست دعا دار کرنے کی فرست ہے
بار دم اسکا صفت تازہ ہے
بقا ممکنہ ہو سکتا ہے یا نہ
یہ دقت دعا کا دوبارہ ہے
مل لغات
نفع۔ خوشبو کی لٹ۔ منتقلت۔ پیشانی کن
صبوب۔ ہوا کا طبع۔ ذائب۔ جمع
ذائبہ۔ مصیبت

وَلَمَّا دَهَانِي حَالِي وَاشْتَدَّ خَطْبُهُ ۷	شَكَوْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ يَا رَبِّ مِنْ ضَوْئِي ۷
جب میری حالت نے مجھے تنگ کر دیا اور میری معیبت بڑھ گئی	تو میں آبار الہا تیرے ہی رحم سے اپنی معیبت کا شکوہ کیا
فَمَنْ ذَا الَّذِي أَرْجُو سِوَاكَ يَا فَتَى ۸	وَضُعِفِي فِدَارِكُنِي بِلُطْفِي فِي الْأَمْرِ ۸
تھام معیت وفاقہ تیرے سوا کس سے امید رکھوں	ہیں تو ہی اپنے کرم سے تیرے بارے میں میری دستگیر کا فرما
فَجَعَلَ وَسَارِعَ يَأْسِي لَعَجَلًا مَا ۹	تَضَاقَى بِي يَا وَاسِعَ الْفَضْلِ وَالْثَرِّ ۹
اے سرگ میری تنگ حالی کی کشت نش میں جلد فرما	تو تنہا بیت فضل فرما نیوالا اور تنگی پھیلانے والا ہے
فَأَنْتَ الْقَرِيبُ الْمُسْتَجِيبُ لِمَنْ دَعَا ۱۰	غَنَى كَرِيمٌ دَايِمُ الْعَفْوِ وَالسَّرِّ ۱۰
کہ تو مجھ سے نزدیک اور دعا قبول کرنے والا ہے	تو بے نیاز ہے کریم ہمیشہ معاف اور ستر حال کرنے والا ہے
فَخَالِ الْمُبِينِ صَلَاةَ بَجْرَةٍ مَرَامًا ۱۱	
وَلَهُ ۲۶	
عَلِيَّ عَلَى كُلِّ الْخَلَائِقِ يُشِيرُ ۱	دُونَ الْوَدِيِّ وَأَنَا الْعَظِيمُ الْكَبِيرُ ۱
علم مولا پر تمام خلائق منتشر و پر آگندہ است	سوائے خلق و من بزرگ اکبرام
وَمَنَا قَبِي بَيْنَ الْوَدِيِّ مَشْهُورٌ ۲	طَوْلُ الدَّوَامِ حِسَابُهَا لَا يُحْصَى ۲
منقبت ہائے من در میان خلق مشہور است	درازی دوام حساب آن مناقب عالم نمی کردہ شود

۷ حل لغات
دوران - پھیلاؤ - دھونا - عام کرنے
۸ وضعی - غلو - حصہ - اصرار کرنا

۹ حل لغات
ملفوظ - پریشان و پر آگندہ حال

۱۰ حل لغات
دہانی - بے پروائی - معیبت
خطب - خطبت

۱۱ حل لغات
رجحان - امید توقع - ارجحان - دعوایکلم
بین اسبکروں - ادراک - پاء

وَأَنَا الْكَبِيرُ فِي الزَّمَانِ مُحْتَمِلٌ	۳	بَيْنَ الْأَنَامِ مُعْظَمٌ وَمَوْقَرٌ
منم کبیر در زمانه یگانه ام		در میان خلق تعظیم داده شده ام و توقیر کرده ام
كُلُّ الْبِلَادِ مَلَكَتْهَا وَحَكَمَتْهَا	۴	وَجَمِيعُ أَهْلِ الْأَرْضِ عِنْدِي يَضَعُونَ
تمام بلاد را مالک شدم و حکم کرده آن یارا		و تمام اهل زمین نزد من خور و میستند
أَنَا قَادِرٌ عَلَى قُدْرَتِي مَشْهُورٌ	۵	أَنَا قُطْبُ أَهْلِ الْأَرْضِ هُمْ بِي يُشْعِرُونَ
من قادر می‌باشم قدرت من مشهور است		من قطب اهل زمینم ایشان بسبب من هراس می‌دارند
حُكْمُ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا فِي قَبْضَتِي	۶	وَهُمْ وَجَمِيعًا مِنْ مَقَامِي يُقْصِرُونَ
حکم خلائق در قبضه من است		و تمام خلایق از مقام من قاصر هستند
إِنِّي بِأَقْطَارِ السُّبُوتِ الْعُلَا	۷	أَدْرِي وَمَا فِيهَا بِطَرَفِ أَبْصُورٍ
بدرستی که من بجمیع کناره های آسمانها بلند		میدانم آنچه هست و آنچه در آن آسمانها آنچه چشم خود می‌نگرم
إِنِّي عَلِيمٌ بِالْإِمَارِ جَمِيعَهَا	۸	وَبِكُلِّ غَيْمٍ فِي بِلَادِي يَمْطُرُ
من دانایم بحسمله دریاها را		و بجمیع ابرها که در شهرهایم بارند
وَبِالْأَرْضِ السَّبْعِ إِنِّي عَالِمٌ	۹	وَبِكُلِّ طَيْرٍ فِي فَلَاةٍ يَصْفَرُ
و به هفت طبقه زمین بدرستی که من عالمم		و بر پرندگانی که در بیابان آن زمین است آوازی کند

۱۰	فِي رَوْضَةِ الْعُشُقِ الَّتِي مِثْلُهَا	۱۰	رَوْضٌ وَفِيهَا كُلُّ عَقْلٍ يُنْهَرُ
	در باغ عشق که نیست مانند آن باغ		بهر باغ دیگر و در آن روضه عقل جوئی می کند
۱۱	فِي رَوْضَةِ شَمْسِيَّةٍ قَمَرِيَّةٍ	۱۱	تَرْهُو وَفِيهَا كُلُّ عَيْنٍ تَقْمَرُ
	در باغی که خورشید و قمر باشد یعنی در باغ شمس و قمر است		بهر در سرخ می شود در آن باغ هر چشم خیره می شود
۱۲	قَامَ الْجَيْبُ وَقَد تَمَازِلُ قَدُهُ	۱۲	وَالْخَمْرُ مِنْ كَأْسِ الْمُبَّةِ يَقْطُرُ
	استاده است درست و تحقیق میل کرده است قد او		و شراب از کاسه محبت قطره قطره می چکد
۱۳	جَلَّاهَا سَنَّهُ عَلَى جَمِيعِهَا	۱۳	وَالْوَقْتُ خَالٍ لَيْسَ فِيهَا مَا فَوْ
	ظاهر شدند تمام خوبی های او بر من		یعنی وقت خالی بود که نه بود در آن هیچ حاضر
۱۴	شَوْقِي وَذَوْقِي الْمُدَامُ وَلِذَنِي	۱۴	وَمُشَاهِدِي وَجْهِ الْجَيْبِ يَنْوَرُ
	شوق من ذوق من شراب مست و لذت من		و مشاهده من روی جیب که منوری کند
۱۵	وَهُنَاكَ نَادَانِي الْجَيْبُ قَالَ لِي	۱۵	مَا شِئْتَ أَفَعَلَهُ فَاَنْتَ مُحَيِّوُ
	در آن جا ندا کرد که ده جیب مرا و گفت مرا		هر چه خواهی بکن پس تو اختیار داده شد
۱۶	فَأَجْبَتَهُ رُوحِي نِدَاكَ وَمُحِبِّي	۱۶	أَنَا فِي جَمَالِكَ دَائِمًا أَتَمَحَيَّرُ
	پس جواب دادم او را که روح من خداوند جان من است		من در جمال تو همیشه تحیر می باشم

سلسلہ قصیدہ نمبر ۲۶

۱۴	اَنَا اَيُّهُ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَنُوْرُهُ	۱۴	اَنَا رَحْمَةٌ فِي كُلِّ اَرْضٍ تُنْشَرُ
من نشان خدائے بزرگ	م و نور او ایم	من آن رحمت ام کہ در ہر زمین پراگندہ شود	
۱۵	وَاَنَا سَوَالُ الْقَبْرِ ثُمَّ حِسَابُهُ	۱۵	وَاَنَا جَمِيعُ الْخَلْقِ عِنْدِي يُحْشَرُ
و سوال قبر ام بستر حساب او ایم		و تمام خلق نزدیک من محشر کہ دہہ شوند	
۱۶	وَاَنَا الَّذِي مَحْبُوْبٌ قَلْبِي زَادَنِي	۱۶	مِنْ غَيْرِ وَعْدٍ بَيْنَنَا يَتَّقُوْنَ
کہے کہ او محبوب دل من بود و زیارت کہ دہا		بدون وعدہ کہ در میاں ما مقرر شود	
۱۷	وَاَنَا سَقَانِي شَرْبَةً مِنْ كِفِّهِ	۱۷	مِنْ خَمْرَةٍ وَلَهَا شُعَاعٌ احْمَرُ
بیا شاید مرا ایک شربت از کف خود		از شراب کہ آن شراب را شعاع سرخ بود	
۱۸	وَاَنَا تَحَلَّى اِلَى حَبِيْبِي حَاسِرًا	۱۸	مِنْ غَيْرِ حُجُبٍ يَمِيْنًا يَتَسَرَّوْ
جہلی کہ و برائے من دوست من در مالیکہ حاسر بود		و بدان آن حجابہا کہ در میان ما سر میکند و پردہ می اندازد	
۱۹	وَاَنَا سَكْرَتُ بَكَاسِيْهِ فِي خَمْرَةٍ	۱۹	تَشْفِي السَّقِيْمُ وَمِثْلُهَا لَا يُعْصُو
من مست شدم بکاسہ او در شراب		کو شفا می دید بیمار ما و مانند آن شراب اقترہ نہ شود	

حل لغات
اجابت قبول کرنا مستجاب قبول کرنا
غنی - بنیاز - مد او مت - بیشکی
عفو - درگذر - ستم - چپا

تشریح :-
۱۴ انذیب الاموات ہے دعائے غفر علیہ و آلہ
پرتی ہے از خدا باری ہے اہل عجب المفضل
اذا دعاہ - شریک کہ شروع و شروع اور تفرع
سے دعا کیے والے کو جواب دینا والا اسکی دعا
کو قبول کرنا والا کون ہے و کشف عندہ السوء
کہ اسکی بیگانی کو رفع کر دے یہ بھی اسی کا ارتد
ہے - مخن اقرب الیکم من جبل الودین
میں تمہاری شہدہ کہ سے زیادہ قریب ہوں - من
خوف و خضوع اور تقرب سے اس سے جوع
جسے کہ خور و خور کہ دعا کے ہیں -
جاء قبول بطلب کہ دعا کے ہیں -

لَمَّا رَأَيْتُ جَمَالَ وَجْهِكَ مُشْرِقًا ۲۳	اِنِّیَّ وَحَقَّكَ عَنْكَ لَا اَتَصْبِرُ
ہر گاہ دیدم جمالِ رو تو در حالیکہ من مشرق شدم	بدرستی کہ من قسم حق از تو صبر نہ می کنم
فَاَجَابَنِي تَعْلٰی بِوَصْلٰی دَایِمَا ۲۴	یَا عَاشِقِیْ فِی الْعِشْقِ اَنْتَ مُعَمَّرُ
پس جواب دادہ اور کہ بہرہ مند خواہی بوصل من ہمیشہ	اے عاشق من تو معمری یعنی دائماً در عشق خواہی ماند
اِفْرَحْ وَامْرَحْ فِی رِیَاضِی دَایِمًا ۲۵	لَكَ مَا طَلَبْتَ وَكُلَّ سَعِدٍ کُشِیْرُ
خوش باشی و سحت شادی کن در باغہائے من ہمیشہ	متر است آنچه خواستی و تمام سعی تہ ستودہ شود آنرا
فَجَعَلْتُ اَسْقِیْهِ وَکَسَفِیْ مَعًا ۲۶	وَالْكَاسُ فِیْ اَیْدِی سَنَآئِہِ زُہْرًا
پس شروع کردم کہ می نوشانیدم اور آدمی نوشانیدم را	و پیالہ در دستہ بایست کہ روشنی آن پیالہ در رخساری می گذد
وَالشَّرْبُ فِیْمَا بَیْنَہَا لَا یَنْقُصُ ۲۷	فِی کُلِّ وَقْتٍ دَایِمًا یَتَکَرَّرُ
شراب در میان مرا کم تر نشود و نہ نقصان پذیرد	در ہر وقت ہمیشہ تکرر می شود آن شراب

ترجمہ از حضرت سید شاہ غلام علی قادری خلف اکبر و جانشین حضرت سید شاہ موسیٰ قادری
 مانوذا در الدارین ص ۲۴۹ تا ۲۸۲ و نور القلوب

تلف بیمار

حجۃ عنی بہ رحمتہ وسیکونہ شہ خار
دعوت بر باد دی۔ دلیل لاغری و بھان

شیریں عتیق د حجت لکان

لَا تَسْقِنِي وَحْدِي فَمَا عَوَّنِي ۖ إِنِّي أَشْعُ بِهَاعِلَ جُلَاسِي

میں اپنے ہم نشینوں کے ہمراہ گیا کہ وہ	مجھے تنہا نہ ملا جبکہ تو نے مجھے خود گت بنا دیا ہے کہ
---------------------------------------	---

أَنْتَ الْكَرِيمُ وَهَلْ يَلِيقُ تَكْرُمًا	۲	أَنْ يَعْبُرُ النُّدْمَاءَ دَوْرَ الْكَاسِ
--	---	--

تو کریم ہے کیا یہ بات کریم کیلئے زیبابہ	کہ اس کے ہم نشین دورِ جامِ نئے سے محروم ہو کر اٹھ جائیں
---	---

(بہجۃ الاسرار)

الْحُبُّ سَكْرٌ خَمَارُهُ التَّلَفُ | يُحْسِنُ فِيهِ الذُّلُّ وَالذَّنْفُ

نقشہ نشہ ہے جسکا خار ہر شے کو تلف کر دیتا ہے	(اور) جس میں لاغری اور بیماری خوش گنت ہے
--	--

وَالْحُبُّ كَالْمَوْتِ يَفْنَى كُلُّ ذِي نَفْسٍ ۚ وَمَنْ تَطْعَمَهُ أَوْ دَىٰ بِهٖ التَّلَفُ ۚ

جوت اس کا مرنہ چکھتا ہے تو میرتبائی بربادی اسکو گھیر لیتی ہے	میت موت کی طرح ہر شخص موت کے کوفہ کر دیتی ہے
--	--

الْحُبُّ مَاتَ إِلَّا أَصْفُوا مُحِبَّتِهِمْ ۝
لَوْلَا يُحِبُّو الْمَالَ مَا تَوَلَّوْا مَا تَلَفُوا

اگر ان کی محبت سچی نہ ہو تو وہ اس طرح کم نہ برباد ہوئے	اکی محبت صادق ہوئی ہے وہ غرض محبت (پسے ہاں فاسد ہو جائیں)
--	---

دنیا و مافیہا نظم میں یہ ہم جو جانتے ہیں۔ سارے
 ملکاتِ تمیز اور فاضلات سے عاشق
 کو سنی، کشنی، غم کی پیندی، اگر ہم زاری
 دو جہاں کی فطرتیں پیش کی جائیں تو وہ اپنے
 آں را کہ تہاشاق

بِقَوْلِ الْمَوْلَى مُحَمَّدٍ
وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ كَيْفَ يَشَاءُ

دو عالم سے بدل دی جاتی ہے۔ محبت لائقوں کو

موت کو ہادم اللذات کہا گیا ہے جب
موت آجائے تو یہ دنیا اور اس کی نعمتوں سے
توڑی منعقد ہو جائے اسی لمحہ جو عاشق
صادق ہوتے ہیں وہ اسی دنیاوی زندگی
میں سارے جہاں کی نعمتوں دست بردار
ہو جاتے ہیں۔

ان کو اقبلے
 ان کو لیا یہ ان کا
 صل ہو جاتا ہے ۔
 تشریح :-
 عاشقان صادق اپنے محبوب کیلئے اپنی جان
 اپنا مال و متاع سب قربان کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ
 کی زندگی بسر کرے۔ یہ ملکوتی حال اور عورت و
 در ماندگی کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ جیسا کہ
 ہے۔ - - -
 تین ماہ دین آخری ہوئی منزل میں رہتے ہیں
 کہ جبکی جان جاتی ہے اسی کے دل میں ہے
 افاحندہ ہلکس کے علو ہا میں ٹوٹے
 ہوسے دیوں کے نزدیک رہتا ہوں۔ عورت قدی ہے
 (قللہ الجواب)

ملک لغات جمال جن - این بیان نسیم
بازمیا - ناشق - سوختنی والا
نشر حج و - عشق و شوق والا

ولله ردیف القاف

هَذَا جَمَالُ اللَّهِ فَإِنَّ الْعَشْقُ	۱	وَجَرَتْ نَسِيمُ السَّرْفَايِنِ النَّاشِقُ
حسن اینز جلوہ گر ہے مگر مشتاق جمال تو کہ ہم ہے		نسیم عرفاں میں رہی ہے مگر اسے سو نکلنے والے تو کہاں ہے
يَا مَدَّعِي اِسْفَقْ بِنَا وَتَوَلَّنَا	۲	بَادِرُ فَمَا هَذَا التَّعَلُّى رَائِقُ
اے عویدار محبت اذراہ شفقت ہم رشتہ محبت جوڑ		اور اس بار میں مجھ کے غرور و تعلیٰ تجھے نہ اوار نہیں
اَنَا كُنْتُ فِي بَحْرِ الْمَحَبَّةِ صَادِقًا	۳	مَا عَافَ قَلْبُكَ فِي حِمَايِ الْعَشْقُ
مجھے دیکھ، کس طرح میں بحر عشق میں ثابت قدم رہا		(لیکن تجھے کیا ہو گیا) کہ تیرے دل تیرے چاہنے والی پناہ
اَيْنَ الْفُؤَادِ الْمُتَهَمِّامُ يَجِيْبُنَا	۴	اَيْنَ الْمُهَمِّمِ وَالْمَحَبَّةِ صَادِقُ
اے پر آگندہ دل تو کہاں ہے میرے پاس آ جا		تیرا غم راسخ کہاں ہے تیری سچی محبت کہ ہم ہے
وَلَقَدْ سَمَّهْنَا بِالْوَصَالِ فَإِنْ مَنَ	۵	يَسْعُ الْحَضْرَةِ فَمِنَّا يُوَافِقُ
ہم کامران وصل ہو گئے تو اب اس کے وصال کیلئے		جدوجہد کرنے والے آپہاری رفاقت اختیار کر
مَا حَاثُ نَسَقِي وَحَارِ تَطْرُبِهِ	۶	دَامَتْ تَجَلُّيْ وَوَقْتِي رَائِقُ
تاہم اگر گرم گرم تھے عشق پائیں اور آتش محبت میں پھینک دیا		کہ ہمیشہ ہمیشہ دیدار دے حاصل اور وقت بھی خوشگوار ہے

اور رطایبان حال کو نوا دیتے ہیں کہ وہ بھی
نزلت دید حاصل کریں۔
حشم کش کہ جلوہ دلار سے مگر
متجلیات از در و دیوار سے مگر
و اسے بر نزلت دیدارست
نسیم عرفاں کے جو نکلے ہیں وہ بھی آپ
خوش ہے جس کی بار سبک رہا ہے۔ خصوصاً رطایبان
اسرار و معرفت کو نوا دیتے ہیں کہ وہ بھی آپ
ساتھ اس سے لطف اندوز ہوں جو اس ظاہری
ساتھ والوں کو یہ نکتہ موس نہیں ہو سکتی۔
رکھنے والوں کا حصہ ہے جو باطنی حواس
صرف مارتوں کا حصہ ہے۔ تاہم ان نظاں پر ایک
کے مال ہوئے ہیں۔ مگر حضرت شاہ نقشبند
معبود بات ہے کہ حضرت شاہ نقشبند
رحمۃ اللہ علیہ کے گوش حق نبوت میں اس سے
صدائے لارہ آئی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں
ہر نگاہ از میں زبیدی
وحد لا نشد یک کوید
وحد لا فراتے ہیں
مولانا رومی فرماتے ہیں
فلسفی نہ شکستہ خانہ است
از حواس انبیاء و پچائند است
ملک لغات جمال جن - این بیان نسیم
بازمیا - ناشق - سوختنی والا
نشر حج و - عشق و شوق والا

ہم - ارادہ کرنے والا۔ غم نہ کرنے والا
فواد - قلب۔ مستحکم۔ سرگشتہ
حکم - گرم ہو یا۔ حار۔ گرم۔ سقاید
ملک لغات جمال جن - این بیان نسیم
بازمیا - ناشق - سوختنی والا
نشر حج و - عشق و شوق والا

صلوات
عہد - یہاں - جمع عہود - واقع
میں - میناق - روز اول
(ایہ - علم - جہذا

تمت

مفتو نے اپنے عقیدے کی ایر تحفہ فرمائی
ہے جس میں آپ کو جن نمونوں سے ہم فرمایا گیا ہے
اس کا اظہار بجا اہت خواہا بنجہ
دیکھو حضرت فرمایا ہے۔ آپ کے کلام
اعلاق اور صدق و عہد اہت اور عہد مشاق
کی پابندی کا لازمی نتیجہ تھا کہ آپ کا علم
سب شقائق الہی کے سرور سے بلند و بالا
کیا گیا۔ اور سب سے آپ کی ابتداء و اختتام
اختتام کی۔ مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی
علیہ الرحمہ نے بارگاہ غوثیت میں مضمون کی کہ
میں بھلا کیا کوئی جانتے کہ ہے کیسا ترا
ادیں دے میں انھیں وہ ہے تو ایسا ترا

حل لغات

حصن - فضيل - قلعہ - عون - مدد
محسين - معاون

حل اوقات
میں فایز ہو گیا۔ سبقت لے گیا
تینوں۔ ا۔ مٹ گئے

<h1>وَلَسَ</h1>	
<p>ذَاقْ خَلْقِي مَكَارِمَ الْاِخْلَاقِ</p> <p>میرے وجود نے مکارم اخلاق کا مزہ چکھا</p>	<p>ثُمَّ بِالصَّدَقِ سَرَّني خَلْقِي</p> <p>پھر میرے خالق نے مجھے دولت صدق سے سرور کیا</p>
<p>وَبِحِفْظِ الْعُهُودِ وَالْمِثَاقِ</p> <p>اور پیاس حفظ عہد و پیمان ميثاق</p>	<p>رُفِعَتْ رَأْيَتِي عَلَى الْعِشَاقِ</p> <p>میرا علم (جھنڈا) تمام عشاق پر بلند ہو گیا</p>
<p>وَاقْدَمْتُ عَلَى جَمِيعِ تِلْكَ رِفَاقِ</p> <p>اور تمام رفقاء نے میری اقتدا کی</p>	
<p>أَنَا حِصْنٌ لِأَهْلِ كُلِّ فِرَاقِ</p> <p>میرے ہر گروہ کا محافظ حصنِ حصین ہوں</p>	<p>وَمُعِينٌ لِمَنْ يَكُونُ رَفِيقِي</p> <p>اور اپنے ہر رفیق کا مدد و معاون ہوں</p>
<p>فَقْتُ مَا جَعَلْتُ صَدَقًا مَدِّي</p> <p>جیسے صدقہ کو اپنا شعار و دوڑ بنا لیا تو سب مسکرت لگا</p>	<p>وَتَنَحَّوْا أَهْلَ الْهَوَاءِ عَنْ طَرِيقِي</p> <p>اور اہل حرص و ہوا میرے راستے سے ہٹ گئے</p>
<p>وَأَفْتَحْ عِزِّمَنْ يَرْوِي لِحَاقِي</p> <p>اور جو مجھ سے ملنا چاہتے تھے انکا غم فوج ہو گیا</p>	

حُلَّةُ الْغَوْتِ دَائِمًا لِبْسُ حُبِّي ۵ فِي رِجَالِي الْوَقَارُ قَدْ سَوَى لِسْمِي

خلعت غوثیت ہمیشہ میرے بدن کی پوشاک ہے باوقار مردان خدا میں میری ہوا چلتی ہے

أَنَا سُلْطَانُهُمْ وَمَنْ سَعَدَ قِسْمِي خُوبَتٌ سِكَّةُ الْمَحَبَّةِ بِاسْمِي

میں انکا بادشاہ ہوں نیز انکے جو ہر شے کو خوب چلا رہا ہوں محبت کے سکہ پر میرا ہی نام کندہ ہے

وَدَعَتْنِي مَنَابِرُ الْعُشَّاقِ

اور تمام عشاق کمینوں پر میرا ہی خطبہ پڑھا جاتا ہے

سَاقِي الْقَوْمِ يَافَتَى صَارَ سَاقِي ۶ حَبْدًا حَبْدًا حَبِيبِي وَرَاقِي

اے نوجوانو! اسنو میرا ساقی قوم کا ساقی ہو گیا ہے اے زہے میرے حبیب او زہے منزلت

مَذْ سَقَانِي فَصَوْتُ لِلْحَقِّ رَاقِي كَانَ لِلْقَوْمِ فِي الزَّجَاجَةِ بَاقِي

اس کا مجھے پلانا تھا کہ میں سوئے حق پڑھنے لگا (اب) شیشے میں کچھ ہے قوم کے لئے رہ گئی تھی

أَنَا وَحْدِي شَرِبْتُ مَآكِنَ بَاقِي

میں نے باقی اندھ شراب بھی تنہا پی لی

حل لغات

حُلَّة - خلعت - منابر - منبر کا بڑا
عشاق - عشاق کی جمع - منبر کہ صدر
اشعار و تشریح طلب نہیں ہیں اس لئے کہ
مقصود بیان واضح ہے۔

حل لغات

فَتَى - جوان - راقی - پڑھنے والا
زجاج - شیشہ

تشریح

میں نے قوم کا ساقی ہو کر ان کے
میں انکا - قصیدہ غم یہ میں انقلاب سے
فطیب ہو کر حضور کے یہ انکشاف کیا کہ
مشروبہ فضیلتی میں بعد شکوی
و لا خاتم علوی و انصالی
یعنی میری لئے نوشی کے بعد تم نے
پیارا ہوا غلہ پیا اور تم کو میری مہلذی
اور قرب حق حاصل نہ ہو سکی

حضرت جلالی علیہ الرحمۃ نے
ایک موقع پر یہ اعتراف فرمایا کہ
میں نے یہاں بارہ بار خود کو زخمی کیا
اور یہاں تک کہ وہ زخم زخم ہو گئے
میں نے خاندان کو غامی کر دیا اور چلے گئے۔

کمل لغات - گھوڑا - فوسا - تنقید ہے دو گھوڑے
فد - گھوڑا - علا - بلندی - سفل - پستی
محمل - اٹھان - دو دو جہاں - اشرق - روشنی کی جگہ
مشرق - آفتاب روشن ہونے کی جگہ

فوسا العزم والتقى حملاني	۷	وَمِنَ السُّفْلِ لِّلْعُلَى نَقْلَانِي
عزم و تقویٰ کے دونوں گھوڑوں نے مجھے اٹھایا		اور مجھے پستی سے بلندی کی سمت لے گئے
وَلَيْسَرِي تَفَاخَاوُ الثَّقَلَانِ		أَنَا شَمْسٌ طَلَعَتْ مِنْ جِيلَانِي
کوئین نے میرے امر اور معرفت پر فخر کیا		میں آفتاب ہوں جو جیلان سے طلوع ہوا
اشرق القوم من ضيا اشرقي		
اور پوری ملت میرے جگمگانے سے جگمگا اٹھی		
أَنَا فِي ذِي الْوُجُودِ مَالِي ثَانِي	۸	أَنَا بِلْتُ الْهُدَى وَسَبْعَ مَثَانِي
میں عالم تو حید میں لیتا ہوں کوئی میرا ثانی نہیں		ہدایت اور سبع مثنائی کی میں نے دولت پائی
أَنَا دَاعِي الدَّعَا لِلرَّحْمَنِ		أَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ زَمَانِي
میں رحمان سے دعا مانگتا ہوں		میں قادر کا بندہ ہوں یہ زمانہ میرا زمانہ ہے
فِيهِ ادْبَاءُ عَلَى الدُّهُورِ الْبَاقِي		
جس میں ادب کا ادب و دنیا کا دنیا عر فاد اولیاء رہیں گے		

کمل لغات - گھوڑا - فوسا - تنقید ہے دو گھوڑے
فد - گھوڑا - علا - بلندی - سفل - پستی
محمل - اٹھان - دو دو جہاں - اشرق - روشنی کی جگہ
مشرق - آفتاب روشن ہونے کی جگہ

اس دوران میں جس اتفاق سے حضور غوث اعظم
کے منظم شاہ کا جوہر اس رب کے باعث
یہ لانا شاہ غیاث شاہ صاحب جادہ شریف نے فارسی میں
علیہ عالیہ قادریہ شریعہ کی اور سلسلہ قادریہ
موجود سے غلط و ثابت نہ کرنے کے لیے اس کو کوئی
کی بعض کتابوں کو روانہ کر کے کہ ایک یا اس کوئی
گئے ہیں انھیں سے متعلق قلمی کتابیں یا
حضور غوث یا حضور کے قہار مہوں کے قلمی
خطوط یا انھوں نے اپنے پاس کے نقیصہ کو داکے
فراموش کر گئے ہوئے ہیں سے نقیصہ کو داکے
نہوں کی کسی غلطی کو غوثیہ بھی روانہ
روانہ کریں ان کے بجائے غلطی کو داکے
کے صحت سے متذکرہ صدر خیر ہوئی کہ ایک تو
جس سے مجھے بے انتہاست اسکی تھلک ہوئی
نہ سہل ہوئی اور دوسرے اسکی تھلک ہوئی
کہ حضور کا حکام ہے فالجود علی ذاکر

کمل لغات - حاصل کرنا - پانا - نیل مارا
قال نیل - سبع - سات - مثنائی
حصول مقصد - سورہ فاتحہ کو سبع مثنائی
دعوت کی جگہ والی - سیرت میں اسکی تھلک
اٹھانے کا حکم ہے ادب
ادب و دنیا کا ادب

جمع حضور - دھرم رمان
م اور عارفان
دھرم و دھرم

آپ کی ذات با مثل و لا مثیل ہے آپ عبقاقادریہ
اور اسی لئے سے حضور قدرت پروردگار ان سب
آپ کا دوتا ادب ہے کہ آپ خاتم ولایت محمد
یہ ہیں۔ جس کہ تقدیر میں بیان ہو چکا ہے۔ ادب جو
بدل اور تار اور اوقات جن کو آخری معراج میں
ادب سے مہم کی گات وہ آپ کی ابتداء اور
ادب کی بجا آوری اور آپ کی تعلیمات
دھرم و دھرم پر ماز دون ہیں۔

ولسہ

۱	وَإِلَّا فَدَجَالٌ يَقُودُ إِلَى الْجَهْلِ	۱	إِذَا الْمَكِينُ فِي الشَّيْخِ خَمْسُ فَوَائِدٍ
تو رکھ لو کہ وہ دجال ہے جو جہل کا سمت (دیکھ) گھمٹتا ہے		جب شیخ میں یہ پانچ صفات نہ ہوں	
۲	وَبَحْثُ عَنْ عِلْمِ الْحَقِيقَةِ مِنْ أَصْلِ	۲	عَلَيْهِ بِأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ ظَاهِرًا
رہنما، علم حقیقت کے اصول سے بحث و تحقیق سے قادر ہو		دو اولاً، وہ احکام شریعت کا ظاہری علم رکھتا ہو	
۳	وَيَخْضَعُ لِلْمُسْكِينِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ	۳	وَيُظْهِرُ لِلوَاردِ بِالْبَشْرِ وَالْقَرَى
درایہ مسکین سے قولاً و فعلاً انکساری پیش آئے		ثالثاً، جو لوگ آئیں ان کے ساتھ خوشنوی مہمانداری سے پیش آئیں	
۴	عَلِيمٌ بِأَحْكَامِ الْحَرَامِ مِنَ الْحِلِّ	۴	فَإِنَّكَ هُوَ الشَّيْخُ الْمَعْظُمُ قَدْرًا
جو (خامساً) حرام اور حلال میں فرق کر سکتا ہو		وہی شیخ عالی قدر و ذی عظمت ہے	
۵	مُهَذَّبٌ مِنْ قَبْلِ ذَوِّ كَرَمٍ حِلِّ	۵	يَهْدِي طَلَّابَ الطَّرِيقِ لِنَفْسِهِ
کیونکہ وہ خود ہی پہلے سے مہذب اور سزا پر کارم ہو تا، اور با تدبیر		دایا، شیخ طالبان طریقت کو مہذب کرتا ہے	

۱۔ مہتممات
۲۔ مہتممات
۳۔ مہتممات
۴۔ مہتممات
۵۔ مہتممات

۱۔ مہتممات
۲۔ مہتممات
۳۔ مہتممات
۴۔ مہتممات
۵۔ مہتممات

وَلَا

قُلْ مَنْ طَافَ بَكَاسًا الْهَوَىٰ ۖ	۱	وَسَقَى الْعُشَّاقَ مِمَّا قَدْ نَهَلَ
اس شخص سے کہو جس نے جامِ محبت کا طواف کیا ہے		اور جس نے عاشقوں کو مٹے عشق بلانی ہے
مَا مَقَامَاتُ الْمُحِبِّينَ سَوَىٰ	۲	لَا وَلَا الْعِلْمُ سَوَاءٌ وَالْعَمَلُ
رکھ، تمام عاشقوں کے درجات یکساں نہیں ہوتے		نہ وہ سب علم و عمل میں برابر ہوتے ہیں
لَيْسَ مَنْ لَوْحٌ بِالْوَصْلِ لَهُ	۳	مِثْلُ مَنْ سِيرَ بِهِ حَتَّىٰ وَصَلَ
نہ طالبِ وصل اس شخص کے برابر ہیں		جس نے راہِ سبک طے کر کے منزلِ مقصود تک پہنچ گیا ہو
لَا وَلَا الْوَاصِلُ عِنْدِي مِثْلُ مَنْ	۴	قَرَعَ الْبَابَ وَفِي الدَّارِ دَخَلَ
میرے نزدیک واصل بھی اسکے جیسا نہیں		جس نے دروازہ کھٹکٹایا اور پھر گھر میں داخل ہو گیا
لَا وَلَا الدَّخِلُ عِنْدِي مِثْلُ مَنْ	۵	صَارَ رَوْحَ فَهُوَ لِلْسَّحْلِ
تیس میرے نزدیک تو (گھر میں) داخل ہو تو ابھی اسکے جیسا		جو اپنے محبوب کا، ہدم و ہراز ہو گیا
لَا وَلَا مَنْ صَارَ رَوْحَ مِثْلُ مَنْ	۶	صَارَ رَايَاهُمْ فَدَعَا عَنْكَ الْعَلَلُ
نہیں میرے پاس تو یہ ہم راز بھی اسکے برابر نہیں		جو ہم تنہا ہو گیا پس تو اپنی ساری علتوں کو ترک کر

اشعارِ ترشح طلب نہیں ہیں نہ ان میں کوئی
ایسا ادق نظر آتا ہے جو حلِ طلب ہو
حضور نے ان اشعار میں ساکھانِ راہِ طریقت
اور عارفوں کے مدارج بیان فرمائے ہیں کہ
سب مدارج میں یکساں نہیں۔ فضلنا
بعضہم علی بعض یا فوق کل
ذی علم اعلم۔ باری تعالیٰ نے ایک کو
دوسرے پر افضلیت دی ہے۔ ایک
عاجب علم کو دوسرے صاحبِ علم پر ترجیح
دی ہے۔ ان میں فرق مراتب کا جو قائل
نہ ہو تو اسکو ذوقِ کمال لب دیا جائیگا
بہدلق سے گزرق مراتب تک ذہنی

ملک نجات فتح خوشی - فرحانی مجھے خوش کر دیا
اور کر دیا - صوفیہ - خالص -
مخبر - مجھے - تجلیہ - خوش

فَمَحَوَهُ مِنْهُ عَنْهُ فَانْسَحَى ۱ ثُمَّ لَمَّا اثْبَتُوهُ لَمْ يَزَلْ

اس کی خودی مٹا دی گئی فنا ہو گئی اور پھر جب اس کو بقا سے مہر کر دیا گیا تو وہ ہمیشہ کیلئے باقی رہا

(نشد اسطر)

وَلَهُ

رُفِعَ الْمَجْبُوعُ عَنْ بَدْوِ الْكَمَالِ ۱ مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِأَهْلِ الْجَمَالِ

بدو در کمال سے مجاہدات اٹھائے گئے تو اہل جمال کو یہ نعت مبارک باد

مَلِكُوْنِي جَبَّهَمْ وَرَضَوَانِي ۲ عَبْدُ رَقِّ قَسَدَتِ بَيْنَ الْمَوْلَى

انہوں نے مجھ اپنی محبت کا ملوک بنالیا اور مجھ راضی ہو گئے (اس کا یہ توجہ لگا) کہ یہ سیدہ آزاد تمام آقاؤں کا سردار ہو گیا

فَرَحَوَانِي بِصَوْفٍ رَاحَ هَوَاهُمْ ۳ فَتَوَبَّيْتُ فِي جُودِ الدَّلَالِ

انہوں نے اپنی خالص صوفیہ محبت پلا کر مجھ مسرور کر دیا اور میں نے ان کے آغوشِ ناز میں توبہ و تبت پائی

عَامِلُوْنِي بِلَطْفِهِمْ فِي غَدَائِي ۴ فَكَلْتُ فِي بَصَائِرِ النَّاسِ حَالِي

میرے رہ غشت میں انہوں نے مجھ سے لطف آئینہ سلوک کیا جسکی باعث میں لوگوں کی نظروں میں خوشحال ہو گیا

إِنْ أَرَادَ الصَّدُورَ يَفْنِي وَجُودِي ۵ رَحِمُونِي وَانْعَمُوا لِيَاوِيَا

اگر وہ مجھ باز رکھے تو میرا وجود ہی فنا ہو جاتا دیکھیں انہوں نے مجھ پر رحم کیا اور انعام کی مجھے نعت بخشی

نشد کر کے نہ -
قصیدہ خمریہ میں حضور غوثیت آئینے اس
حقیقت کا اظہار فرمایا ہے - و جہدی صاحب
الاعیان الکمال - کہ یہ ہے جو اہل
صاحب شہید جمال میں - اور اس قصیدہ میں
حقیقت کا اظہار فرمایا ہے کہ جو اہل جمال کو
اس میں عبادت میں آئے ہیں جو نور و جلال و جلال
کا نہ صرف شرف و عظمت کا بلکہ نور و جلال و جلال
نشد کر کے نہ -

ملک نجات علی کیا ساوکی تبت - لطیفہ لاری
عمل - عفت - سطو - بیٹھا -
خدا م - عفت - عفت - عفت - عفت -
نشد کر کے نہ -

وَإِذَا مَا ظَلَمْتُ عَنْهُمْ هَدُونِي ۚ	۲	هَكَذَا هَكَذَا تَكُونُ الْمَوَالِي
جب میں ان غافل تپاہوں سے وہ میری رہنمائی کر کے اپنی گنہگار		ہاں ہاں آقا اپنے ہی ہوتے ہیں
سَادَتِي سَادَتِي بِحَقِّ عَلَيْكُمْ ۚ	۳	إِنِّي عِنْدَكُمْ عَزِيزٌ وَغَالٍ
میرے آقا میرے سردار میرے حق کی تہیں قسم		تمہارے نزدیک میں عزیز اور گراں قدر ہوں
مَا بَقِيَ لِي حَبِيبٌ قَلْبِي سِوَاكُمْ	۴	مَاتَ وَهِيَ بَنُو بَانَ خِيَالِي
تمہارے سوا میرے دل کا کوئی محبوب نہ رہا		میرا خیال تمہارا دیکھ کر فنا ہو گیا اور میرا منشا ظالم ہو گیا
بِحَيَاتِي عَلَيْكُمْ يَا سَقَاتِي ۚ	۵	رَوْقُوا الْكَاسَ إِنِّي حَتَّى مَلَالِي
مجھے پلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		مجھے وہ خالص شراب دو جس کا ساغر میرے محبوب پر ہے؟
وَادِرِ الْكَوَسَ بَيْنَ النَّدَاهِي ۚ	۱۰	بِجَمِيعِ الْأَنَامِ سُكْرِي بِجَالِي
اور تمام ہم نشینوں جام مئے کا دور چلاؤ		کہ تم لوگ میرا حال دیکھ کر مدہوش ہو جا رہے ہیں
(بجیۃ الامراء ص ۲۳)		
ولہ		
حُفَّ بِخَانِي سَبْعًا وَلِذُنْمَايَ ۚ	۱	وَتَجَرَّدَ لِذَوْرَتِي كُلِّ عَامٍ
یگر دس طوائف اٹھان کن تو وقفِ عز نام و بجا کن		جہرہ شوزیا تاربانے مارا ہر حال و ہر سال از منہا

حل لغات
طواف - اطراف پھرنا - طوف - طواف
ذریۃ - کسی چیز کی
خاف - سر اسے دیکھ کر ڈرنا
ذمہ ذلالت

۲	إِنَّ سِرَّ الْأَسْرَارِ مِنْ سِرِّ سِرِّي	کعبتی راحتی و بسطی مداهی
	تمامی را از اسرار اسرار بود از سر اسرار مقرر	منموده کعبه من راحت من بدام است این فراموشی
۳	كَشَفَ الْحَجَبَ وَالسُّتُورَ لِعَيْنِي	وَدَعَانِي لِحَضْرَةِ وَمَقَامِ
	کشاده او چون حجاب پرده من پریش چشم باشد جلوه اش	مرا او خواند سو حضرت من مقام دوازدهم با ظاهر
۴	فَحَرَقْتُ السَّبْعَ السُّتُورَ جَمِيعًا	عِنْدَ عَرْشِ الْإِلَهِ كَانَ مَقَامِي
	دریدم پرده های زیر و بالا - چو حال شد مرا اندالقا با	رسیدم تا بوش از شد مقام - شده حاصل مرا در کمر ام
۵	قَالَتِ الْأَوْلِيَاءُ جَمْعًا بَعْزُهُمْ	أَنْتَ قُطْبٌ عَلَى أَجْمِيعِ الْأَنَامِ
	تمامی اولیا را با هم گفتند - در توصیف تحقیر به گفتند	که آن مخصوص تو را محبوب مردم - توئی هر یک عالم قلیف
۶	قُلْتُ كَفَوْنَاكُمْ أَسْمَعُوا نَصْرَ قَوْلِي	إِنَّمَا الْقُطْبُ خَادِمِي وَغُلَامِي
	گفتم پس بگویم من تحقیق - شنیدید محبت قول به تصدیق	جز این نه بود که تحقیق این چنین است غلام و قطب من است
۷	كُلُّ قُطْبٍ وَكُلُّ شَيْخٍ وَفَرْدٍ	تَحْتَ حُكْمِي يُصْغَوُا لِلطَّيِّبِ كَلَامِي
	تمامی قطب شیخ و فرد غلام - بود در زیر حکم جمله عالم	به سر من همه باشند دنیا - کلام طیبم را جلد شنوا
۸	كُلُّ قُطْبٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا	وَأَنَا الْبَيْتُ طَائِفٌ بِخِيَابِي
	تمامی قطب طوفان میگرداند به بیت کعبه من زدن چار با	من آن خوش بادشاه سر فرازم - کند طوف خیرم کعبه بر من

ملک نجات
سزا - ذات باری حکمی که او حقیقت یافته
از عقل حیران و سرگشته میجایست

ملک نجات
منقول - در وصف کعبه
انت - در وصف کعبه

ملک نجات
این موقعا - از کعبه را شنید
عضدوا

۹	وَجَمِيعَ الْأَمْلاِكِ فِيهِ قِيَامٌ	۹	اَنَا فِي مَجْلِسِ أَرَى الْعَرْشَ حَقًّا
مُلکِ جلکی ورد کی قیام اند۔ بقرب و منزل خود کی قیام اند	منم بینا بسوئے عرش تحقیق۔ یہ تکین نیست خود را بقصد حق		
۸	وَهِيَ فِي قَبْضَتِي كَفَرَاخِ الْحَمَامِ	۸	سَائِرُ الْأَرْضِ كُلُّهَا تَحْتَ حُكْمِي
تہا می آن زیں بالاد و از پست۔ یہ ستم چون کبوتر پر چڑھت	تمامی ارض جلد زیر حکم۔ مرا باشد بر دوا حکام محکم		
۱۱	أَوْ يَغْرِبُ أَوْ نَازِلٌ بِحَرَطَامِ	۱۱	وَمُرِيدِي إِذَا عَانِي بَشَرِي
و یا در بحر اعظم گشتہ نازل۔ گیرد نام پاک تو نماز دل	مردم گر بشرق و غرب خواہد۔ ز نام اند دل بقائد		
۱۲	أَنَا سَيْفُ الْقَضَاءِ لِكُلِّ خِصَامِ	۱۲	فَاعِثُهُ لَوْ طَارَ فَوْقَ هَوَايَ
منم سیف قضاء بر جملہ دشمن۔ خرد غ قدرتم گشتہ ست روشنی	فریاد من اورا بہاں دم۔ اگر او بر پرہ فوق ہوا		
۱۳	وَدَكَا بِي عَالٍ وَغَدِي مُحَامِي	۱۳	فَرَسُ الْعِزِّ تَحْتَ سَرِّجِ جَوَادِي
بہر اکاب بلند و بالہا میری علو اور میری عالی ہے	د ہوار عزت میری زین سما کے نیچے ہے		
۱۴	كَانَ نَارُ الْجَحِيمِ مِنْهَا سِمَائِي	۱۴	وَإِذَا مَا جَذِبْتُ قَوْسَ صَرَّاجِي
تو اس سے میرا شانہ آتش و نور ہے غنیمت ہے	جب میں اپنی کان مقبوعہ کا چلہ کھینچتا ہوں		
۱۵	خَطُوتِي أَوْ أَقْلَهَا بِأَهْتَامِ	۱۵	مَطْلَعُ الشَّمْسِ تَمَّ أَقْصَى الْغُرُوبِ
میر غم و محبت کے آئے ایت قدم یکساں ہے بھلا کم ہے	آفتاب کے طلوع و غروب کی جگہ ساری تہائی غروب کے وقت تک یکساں		

عُلُوفَات
سار۔ تمام۔ قریح۔ بید
حمام۔ کبوتر

عُلُوفَات
استغاثہ فریاد۔ اغتھہ۔ میں اسکی
فریاد سے کوٹکا۔ سیف۔ ہموار خصم۔ دشمن
ایک قسم کی طاووس کے بجائے کان آریا ہے۔

عُلُوفَات
فروس۔ گھوڑا۔ دیوار۔ سرج۔ زین
جواد۔ زینہ سحرانگہ کوٹے والا۔
تمہ۔ میر۔ حمام۔ حمایت کوٹے والا

عُلُوفَات
جذبہ کشش۔ کھینچنا۔ مرام۔ مقصد
ماد۔ حمام۔ حصہ بیان ان کے اوتار ہے

عُلُوفَات
اقصی۔ انتہائی۔ آخری۔
خطوۃ۔ قدم

نوٹ :-
حضرت حاجی علی احمد خاں شہار کا ترجمہ نہیں
فرمایا کہ سب سے اہم شرط توحید ہے کہ ایک خدا ہے
یہ اشارہ ان کی نظر سے نہیں گذر رہا۔

ترجمہ :-
تعبیر خیر میں آیا ہے اشارہ اور اولاد۔ علی قلب
بطور فساد البیت سبباً وانا البیت طائف
مخبر ہا۔ یعنی ہر طبقہ کعبہ کا طواف کرنا ہے اور اس شعریہ
کعبہ میں سے کعبہ میں کعبہ مولانا احمد رضا خاں بدایونی
استفادہ کرتے ہوئے شیخ عبدلی سے مخاطب ہو کر عرض
حضرت سیدنا خیرین شیخ عبدلی سے مخاطب ہو کر عرض
کرتے ہیں کہ
اور یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کعبہ میں
شیخ ایک توبہ ہے کہ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
منور روایت ہے کہ کعبہ خاں کے نزدیک کعبہ میں
راہی است کعبہ میں تو کعبہ خاں کے نزدیک کعبہ میں
استقبال کی۔ قذافی نے بھی روایت کی ہے کہ کعبہ میں
درختار کے عاشق یہ نماز میں کعبہ میں کعبہ میں
کے نزدیک کعبہ میں اس سوال کو کہ اگر کعبہ
ایجا کا تہہ ہے کیونکہ بعض مواقع پر اولیاء اللہ
کے استقبال کے لئے اسکا جانا ثابت ہوئے
تو ایسی صورت میں کعبہ میں کعبہ میں کعبہ میں
جائے یہ جواب درج ہے کہ کعبہ میں کعبہ میں کعبہ میں
تو انجی کعبہ میں کعبہ میں کعبہ میں کعبہ میں کعبہ میں
دیکھو۔ لہذا اس جار دیواری کی سمت
میں کعبہ کے کنارہ اور کعبہ کے

يَا مُرِيكَ لَكَ الْهَنَابُ دَرَام	۱	عِشْ عِزَّ وَرَفْعَةٍ وَاحْتِلَام
میرے مرید تیرے لئے دائمی مسرت		مسرت اور عزت اور عظمت و احترام مبارک
اَنَا عَبْدُ لِقَادِرٍ طَابَ وَقْتِي	۲	جَزَى الْمُصْطَفَى شَفِيعُ الْاَنَام
من عبد القادر خوش وقت۔ یہ خوش وقتی تاجی اور نگارم		محمد مصطفیٰ حدیثات۔ شیخ استبر شہنشاہ نام است
فَعَلِيهِ الصَّلَاةُ فِي كُلِّ وَقْتٍ	۳	وَعَلَى آلِهِ يُطَوَّلُ الدَّوَام
آپ پر ہر وقت درود		اور آپ کی آل پر تاابد ہمیشہ ہمیشہ

(بہجۃ الاسرار)

ولہ

لِيْ هِمَّةٍ بَعْضُهَا تَعْلُو عَلَى الْهَمِّ	۱	وَلِيْ هَوًى قَبْلَ حَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
میرے ہوا و ہمت کچھ اسکا اعلیٰ ترین ہمت تمام ہمتوں غالب ہو چکا		اور میرا عشق لوح و قلم کی تخلیق کے پیشتر ہے
وَلِيْ جَبِيْبٌ بَلَا كَيْفٍ وَلَا مَثَلٍ	۲	وَلِيْ مَقَامٌ وَلِيْ رُبْعٌ وَلِيْ حَرَمٌ
میرا حبیب بے چوں و بے نگوں ہے		اور میرے لئے ایک مقام ایک منزل اور ایک خاصا ہے
جُجُوًّا لِّيْ فَدَارِيْ كَعْبَةٍ لُصِيْبَتْ	۳	وَصَاحِبَا بَيْتِ حِنْدِي الْحَيِّ حَرَمِيْ
میرا قصد کرو کہ میرا کعبہ شیرایا گیا		اور صاحب البیت میرے پاس اور میرا حصہ حصہ حرم ہے

عبداللہ بن عبدالمطلب نے کعبہ سے
خدا کی تم از مومن کی عظمت اللہ کی عظمیٰ شان
نہایت سے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
بوساطہ یا تھا کہ تو ایک قوم سے الگ ہو کر دنیا فاک
لیکھ کر دنیا سے جدا ہو کر جنت میں رہنا
کی عظمت و جلالت شان
حضرت مولانا علی قادری
کی عظمت و جلالت شان
حضرت مولانا علی قادری
کی عظمت و جلالت شان
حضرت مولانا علی قادری

مشق غات۔ والہین۔ جہاں و سرشت
والہین۔ اردو میں بھی مستعمل ہے اور ان۔ اسبتین
حققت ہوئی علیہ السلام کیلئے جب تخلی صفات اور وہ بھی ہوئی
کہ مقدار کے موافق ہوئی تو ان کا یہ حال ہو کر بھیج کر کہ
بہرہ بخش کر دے اور یہ بھی ہو کر کہ جو کچھ غایت ہوئی
جیسے جلیل القدر نبی کا یہ حال ہو کر کہ جو کچھ غایت ہوئی
مولا اگر وہ سرشت ہو جائے اور ان کے جیب و دامن
پڑے پڑے کر کے دین تو جیب کی کی بات ہے۔
کہہ طور پر بھیجی نہ رہی تو اس سے پوری فضا اور نہ ہی
کہہ طور پر بھیجی نہ رہی تو اس سے پوری فضا اور نہ ہی
رات میں کیا ہو جائے اب اگر عاشقان الہی کے دل و دماغ کی تمام
اور ان کی نظروں سے جہاں تمام صورت نہیں کر دہ تمام
عمر شگفتہ رہتی ہیں اس طرح بھی تمام صورت نہیں کر دہ تمام
دانشوں کے لیے توجہ کر گیا ہوگی

وَتَمْشُوا وَالْهَيْنَ بِهِ	۲ وَجُيُوبُ الْقَوْمِ أَرْدَانُ
(اس جملے کا یہ نتیجہ ہوا کہ سب سرگشتہ ہو کر اس انداز سے چلنے لگے)	کہ ان کے جیب و دامن (پچھ کر) اسبتین بن گئے
<p>فَاتَمَّيْنَتْ فَلَمَّا الْجَوَارِ مَتْ</p> <h2>وَلَهُ رَدِيفُهَا</h2>	
۱ اَنَارَاغِبُ فِيمَنْ تَقَرَّبُ وَصَفُهُ	۱ وَمُنَاسِبُ لِفَقِي تَلَاظِفُ لُطْفُهُ
میں ایک لذت میں رنجش رکھنے والا ہو چکا اسلو و مصفا (م سے)	دقرب اور لطف، تو جو ان منسوبوں کے انکسار لطف میں
۲ وَمُفَاوِضُ الْعَشَاقِ فِي أَسْرَارِهِمْ	۲ مِنْ كُلِّ مَعْنَى لَمْ يَسْعَى كَشْفُهُ
اور عشاق کے اسرار میں فیض رساں ہوں	جس کا کسی طرح مجھ سے اظہار ممکن نہیں ہے
۳ قَدْ كَانَ يُسْكِرُنِي مَزَاجُ شَرَابِهِ	۳ وَالْيَوْمَ يُصْعِقُنِي لَدَيْهِ صَوْفُهُ
ابتدا مجھے اسکی آئینہ شراب بھیست کر دیتی تھی	اور آج غافل شراب بھی مجھے ہوشیار رکھتی ہے
۴ وَغَيْبُ عَنْ رُسْدِي بِأَوَّلِ نَهْطِهِ	۴ وَالْيَوْمَ اسْتَجْلِيهِ ثُمَّ أَرْقَهُ
میں ابتدا پہلی نظر ہی میں ہوش و جو اس کو بیٹھاتا تھا	مگر آج اس کے جلوے دکھتا ہوں اُسیں گم ہو جاتا ہوں
<p>دفعہ الیس ۲۹ فلما الجوار ممت</p>	

تشریح و تفسیر
تقرب و وصفہ سے غنم آقویٰ الیکم
من حبل الودید اور اللہ معکم انما کنتم
کی جانب اشارہ ہے مطلب یہ ہو کہ میں اس
محبوب حقیقی کا عاشق و پیوستہ ہوں جو مجھے
نبات قریب ہے۔
بیت ثانی میں فتی سے مراد حضور انور ہیں
جو رؤف و رحیم ہیں رحیم رحیم
و بالجوہرین رؤف رحیم
تشریح و تفسیر
اسرار محبت کا کاشف ممکن نہیں کہ
عیاں عاشق و معشوق و عشق و رزقیت
کراما کا تبیین راہم توہدیت
نہایت مجھے اپنے محبوب حقیقی سے جو ارتباط
ہے اس کو کوئی جان نہیں سکتا۔
حضور پر نور کا ارشاد ہے۔
لی مع اللہ وقت لا یسعی فیہ
ملک مقرب و لا نبی مرسل
میر اللہ کے ساتھ
ایا وقت
جس میں نہ تم نہ میں نہ وہ
تشریح و تفسیر
درء عقولکم۔ یعنی اپنے کی ایک ہی بات
تکوین ہماری عقول سے ماوراء ہوں۔
تشریح و تفسیر
کلی شام نے کہا ہے
میں نے جہاں کو لازم تو صبح و شام
کوزم گشت نہ ہویم ہم آچہ ریح ثانی
دور آن مذاکرہ کفری
سنہ تاب و صل و دارم نہ طاقت جہاں
نزدیک این جنم
نہ تاب و صل و دارم نہ طاقت جہاں
نزدیک این جنم
نہ تاب و صل و دارم نہ طاقت جہاں
نزدیک این جنم

ولۃ

فَاءُ الْفَقِيرِ فَنَاءٌ فِي ذَاتِهِ	۱	وَفَرَاغُهُ مِنْ نَعْتِهِ وَصِفَائِهِ
فائے فقیر سے فنا فی اللہ مراد ہے		اور اپنے اسما و صفات خالی آغالی ہو جاتا ہے
وَالْقَافُ قُوَّةٌ قَلْبُهُ لَجِيْبُهُ	۲	وَقِيَامُهُ لِلَّهِ فِي مَرْضَاتِهِ
اور قاف فقیر سے مراد اسکی قوت قلب ہے		اور رضائے الہی پر اسکا قیام ہے
وَالْيَاءُ يَرْجُو رَبَّهُ وَخَافَهُ	۳	وَيَقُومُ بِالتَّقْوَىٰ بِمَقَامِ تَقَاتِهِ
اور یا فقیر سے مراد اسکا رحمت الہی کا امیدوار ہونا اور اس ڈرنا		اور تقویٰ پر جیسا جائے اس طرح قیام ہے
وَالرَّاءُ رِقَّةٌ قَلْبُهُ وَصَفَاءُ	۴	وَرَجُوعُهُ لِلَّهِ عَنْ شَهْوَاتِهِ
اور رائے فقیر سے رقت اور صفائی قلب ہے		اور اپنی خواہشات سے رجوع الی اللہ ہو رہا ہے

(بجۃ الاسرار)

ولۃ

إِنْ أَبْطَأَتْ غَارَةُ الْأَرْحَامِ وَابْتَعَدَتْ	۱	عَنْ فَاسَرْعُ شَيْءٌ غَارَةُ اللَّهِ
اگر اہل قربت مدد میں دیر کریں اور کلدہ کٹی اختیار کریں		تو خدا کا شکر ہماری عاجلانہ امداد کیلئے کافی ہے

یہ آغاز عشق کی بات ہے پھر رقت و فقر
عاشق میں جلوہ دار کی صفات پر بیان ہو جاتی
ہے۔ صوفیان کے نزدیک غی و حال و تقویٰ میں
حالت سکون۔ حالت صحو۔ حالت سکرانہ میں
حالت ہے جو مقام غیاں حاصل ہو تو ہے
جبکہ صوفی غلبہ مشاہدات سے مست و بی خود
ہو جاتا ہے عام مجزیوں کی یہی حالت ہو تو ہے
اس کے بعد سالک مقام بقا میں آتا ہے کہ کتب
اور حالت میں آ جاتا ہے۔

حالات
بجلی۔ دیری۔ غارت۔ حاجت لشکر
گروہ۔ ابتعدت۔ دیر کرے۔ مجھے دیری
اختیار کرے۔

۱	يَا غَارَةَ اللَّهِ حَتَّى السَّيْرِ مُسْرَعَةً	۲	فِي حِلِّ عَقْدِ تَبَايَا غَارَةَ اللَّهِ
اے جسدِ اللہ	جلد از جلد	ہماری مشکوں کو رفع کرنے کیلئے پہنچو	
۳	ضَيْقُ أَحَاطِيبِنَا فِي كُلِّ نَاحِيَةٍ	۳	وَأَظْلَمُ جُلُلًا وَلِحْمَدُ اللَّهِ
ہر طرف سے مصیبت نے ہمیں گھیر لیا ہے		اور تنگ و تاریک کر دیا ہے ہر حال خدا کا شکر ہے	
۴	لَمْ يُتَحَيَّ كَشَفَ ضَوْثَمَ حَادِثَةٍ	۴	فِي كُلِّ نَائِبَةٍ إِلَّا مِنْ اللَّهِ
مصیبت اور حادثہ کے ازالہ کی کسی سے توقع نہیں		کی تاریکی میں سایہ بھی جدارِ تباہ ہے انسان کے	
۵	فَتَوَّابُهُ فِي مِلَمَّاتِ الْمُرُورِ	۵	تَجْعَلُ يَقِيْنَكَ يَوْمًا غَيْرُ مَا اللَّهُ
پس تم اہم انگیز امور میں اللہ پر بھروسہ کرو		اور بحجز اللہ کے کسی پر کسی دن بھی اعتماد نہ کرو	
۶	إِنَّ الشَّيْءَ إِذَا ضَاغَتْ أَتْفُجَتْ	۶	لَا تَقْنَطَنَّ إِذَا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ
یقیناً جب شے شدید ہو جاتی ہے تو آسان ہو جاتی ہے		لہذا ہرگز اللہ کی رحمت سے یالوس نہ ہونا	
۷	كَمْ مِنْ لَطَائِفٍ وَأَوْلاهَا الْإِلَهِ وَكَمْ	۷	أَشْيَاءُ لَا تَحْصِي مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ
اللہ تعالیٰ نے کتنی مہربانیاں عطا فرمائی ہیں		اور کتنی نعمتیں سرفرازی ہیں جنکا شمار نہیں ہو سکتا	
۸	لَهُ عَلَيْنَا جَزِيلُ الْفَضْلِ مُنْشَرًّا	۸	فِي كُلِّ جَارِحَةٍ فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ
ہمارے حال پر اس کا احسان عظیم ہے		ہر اذیت و جارحیت میں اللہ کا فضل ہوتا ہے	

حکمل لغات
ضیق - تنگی - دشواری - احاطہ - گھیر لیا
نواح - سمت
تشریح - ۱۔ ہر طرف سے
تنگ و تاریک کر دیا ہے ہر حال خدا کا شکر ہے
ہر طرف سے مصیبت نے ہمیں گھیر لیا ہے

تشریح - ۲۔ کسی پر کسی دن بھی اعتماد نہ کرو
یہ تاریکی میں سایہ بھی جدارِ تباہ ہے انسان کے
حکمل لغات
تشدید - سخت - تشدد - اند میں سختیاں
تشدید - سبب - قوت - کھل جانا
مصلحت - مصلحت - قنوط - بالکل

تشریح - ۳۔ ہر طرف سے
در دے جوڑے ہواں تو دل جا لے رہے
مشکلیں اسی میں کہ مجھ پر آسان ہو جائے
تم جو جاؤ تو میرے درد کا دریاں ہو جائے
ورنہ شکل ہے کہ شکل مری آسان ہو جائے

تشریح - ۴۔ اللہ تعالیٰ کے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے

تشریح - ۵۔ اللہ تعالیٰ کے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے

تشریح - ۶۔ اللہ تعالیٰ کے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے

تشریح - ۷۔ اللہ تعالیٰ کے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے
اللہ تعالیٰ کی رحمت - تازہ ہے

حقائق
حق۔ جلال والی۔ پریم نہ۔ پتہ دہشت والا بنار
ہو بدن کو جھلایا ہے۔ استغفار۔ دھت کا پھر کرنا

ترجیم
ہو دعا قبل غایت اور ضیوع کیا تھی جانی
دہ درجہ تک پہنچ جاتی ہے ورنہ درجہ
نقص عارضیہ۔ ارشاد باری ہے اَمَّا
محبوب النفس اذا دعا کو قبول اور بلا ہمت کو

کون سے جو دعا غلط کرے اسے غلط
لے کر اسے یاد رکھو قبولیت کا امیدوار بن کر
مقدم ہوتے کہ اللہ تعالیٰ سے اسکی ہمت کا امیدوار بن کر
غیور دل سے خوش و ضیوع اور عاجز و عاجزی سے

فَافْتَحْ سَرِيْعًا بَقَلْبِي مَحْرَقٍ وَجَلٍ ۹	مُسْتَعِظًا خَائِفًا مِّنْ سَطْوَةِ اللَّهِ
پس سوز و گداز اور قلب پر ہاتھ گڑ گڑا کر مانگو	اس کی رحمت کا امیدوار بن کر اسکی سطوت ڈرتے ہوئے
وَقُلْ اِذَا ضَاغَتِ الْاَحْوَالُ مُبْتَهِلًا ۱۰	بَرَفِ صَوْتِ الْاِيَاغَارَةِ اللَّهِ
اور جب کچھ کوئی پریشانی تکالہ کرے تو الحاح و زاری	آواز بلند خدا کے شکر کو آواز دو
فَلْيُخْثَقِ الَّذِي قَدْ ضَاقَ فِي عَجَلٍ ۱۱	وَتَقْسِي كُرْبَتِي يَا غَارَةَ اللَّهِ
اس مصیبت کو رخ فرما جو میرا گلا گھونٹ رہی ہے	اور میری بے چینی کو اے شکر خداوندی دور فرما
مَا لِي مَلَذُوْلًا ذُو الْوُزْبِ ۱۲	وَلَا عِمَادًا وَلَا حِرْزُ سَوَى اللَّهِ
میرے کوئی پناہ دہندہ اور کوئی بچاؤ دہندہ جس میں پناہ	اور نہ بجز اللہ کے کوئی سہارا اور نگہبان ہے
أَرْجُوهُ سُبْحَانَهُ أَنْ لَا يُخَيِّبَنِي ۱۳	ظَنًّا فَحَسْبِيَ مَا أَرْجُوهُ فِي اللَّهِ
اللہ سبحانہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں مجھے محروم نہ کرے	اسکے متعلق میری گمان اور توقعات کے بارے میں
يَا نَفْسُ قُولِي اِذَا ضَاغَتِ الْاَحْوَالُ ۱۴	يَا غَارَةَ اللَّهِ حَتَّىٰ يَا غَارَةَ اللَّهِ
اے نفس جب مصیبت تجھے تنگ کرے تو پکارا اللہ	اے اللہ کے خاص بند و اعمار اے میری مدد کر
كَمْ وَحْتِي وَكَمْ هَذَا التَّوَانُ وَكَمْ ۱۵	كَمْ اِيَّاهَا النَّفْسُ عِرَاضًا عَنِ اللَّهِ
یہ سہل انگاری اور یہ تامل کب تک	اے نفس اللہ سے یہ روگردانی تاکہ

بلندی۔ صوت۔ آواز۔ اللہ کا شکر اور توجہ
کیا ہے۔ ابدال۔ اوتار۔ افواش۔ اقطاب و سب
عسا کہ الہی میں۔ حدیث میں ہے کہ جب کوئی راستہ
پھول جائے یا کسی میدان و صحرائے کوئی جانور وغیرہ
کھوجے تو وہ پناہ عباد اللہ اے عیسیٰ خلیفہ
یعنی اے اللہ کے بند و میری مدد کر

حقائق
انفکات۔ چھٹا۔ اشارہ جو زمین
سے چھڑانے کو اردو میں فک کہیں کہیں
خفاق۔ لگا کھنا۔ مرق خفاق وہ بیمار ہے
جس میں لگا کھنا ہوا معلوم ہوتا ہے
نفسی۔ رہا کر دے۔ کھول دے

حقائق
ملاذ۔ پناہ دہندہ
جس سے پناہ مانگوں۔ فریاد کردن
عماد۔ ستون و وسیلہ

حقائق
رجاء۔ امید۔ توقع۔ آرزو
خینیت۔ نام ادبی راوی
مردی

ترجیم
متذکرہ خدا کا مقصود بیان یہ ہے کہ
بجز اللہ کے پناہ دہندہ اور امیدوں کو
خارجین طلب کرنا چاہیے اور یہ امیدیں غلط ہیں
ادعوئی استجاب کم تر ہے مانگوں
میں تمہاری دعا قبول کرے گا۔ اس کا ارشاد ہے
اَنَا عَمْدٌ خَلَقْتُ عَبْدِي لِي جِي يَنْفَعُنِي
کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا قبول کی ہے
میں نے اور بار بار دعا مانگی ہے

حقائق
توانی۔ کاپی بستی۔ اعراض
ریزدانی۔ سترا بی انکار

اعمال نجات
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔

خلق خلق خلق
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔

خلق خلق خلق
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔

خلق خلق خلق
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔

خلق خلق خلق
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔

خلق خلق خلق
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔

خلق خلق خلق
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔
مذکورہ بالا بیان حالات ہے جو ہر گز نہ ہو سکتی۔ سورہ کہف
انہی مسنون میں آیا ہے۔ زندگی ہے زندگی شہر زندگی۔

آلَا عَلَى عَمْرٍ مِّنِي مَضَىٰ قُرْطًا ۱۶	سُبَهْلًا لَمْ يَكُنْ فِي طَاعَةِ اللَّهِ
حیف اس زندگی پر جو بیکار گزر گئی	اور طاعت الہی میں نہ رہی
أَلَوْ مِّنْ نَّفْسٍ وَ قَلْبٍ رَّبَّارِجَعًا ۱۷	عَنِ الْمَعَامِي تَتَوْفَّقُ مِنْ اللَّهِ
میں اپنے نفس اور قلب کی طاعت کرتا ہوں بہت ممکن ہے	کہ یہ دونوں بتوفیق نیز دی گئے ہوں باز آئیں
فَرَبَّابِكَا خَوْفِ الذُّنُوبِ ۱۸	قَدْ سَلَفًا مِنْ خَطِيَّاتِ إِلَى اللَّهِ
یہ اپنے گنہ گاروں کے خوف سے اور اب تک	جو درجنوں اللہ کی خلاف ورزی ہوئی روپڑے
فَلَمْ تَزَلْ طُولَ مَا عَمَّتْ مُتَكَلِّمًا ۱۹	فَمَا يَنْوُبُكَ مِنْ أَمْرِ عَلَى اللَّهِ
پس تو اپنے عرصہ حیات میں بھروسہ	ہر بات میں جو تجھے تکلیف دے مہر پہنچا اللہ پر رکھ
الصَّبْرُ دِرْجٌ حَصِينٌ مِّنْ تَدْرَعَهُ ۲۰	يَكْفُ الْمَكَارِهِ وَالْأَسْوَءَ مِنَ اللَّهِ
صبر ایک ایسا محافظ زرہ ہے جو اسکو پہن لیتا ہے	وہ اسکو مکر و ہوا اور برائیوں سے بغض الہی محفوظ ہو کیلئے کافی ثابت
مَا اسْتَعْمَلَ الصَّبْرُ نَاسًا فَعَضِلَ بِهِ ۲۱	رَأْيًا وَلَا حَآءَ بَوْشٍ مِنَ اللَّهِ
جب تک انسان صبر سے کام لیتا رہے اور اصابہ	رائے پر کار بند نہ ہو تو انت واللہ اسکو کوئی خوف نہ ہو اس کے منکر نہ ہوگا
الصَّبْرُ فِي جُمْلَةِ الْأَشْيَاءِ مُجْتَمِعٌ ۲۲	وَصَاحِبُ الصَّبْرِ مَحْمُودٌ مِنَ اللَّهِ
صبر تمام امور میں منقسم ہے	اور صبر کرنے والا بھی اللہ کے نزدیک قابلِ تائید ہے

ان اللہ مع الصابرين
ان اللہ مع الصابرين
ان اللہ مع الصابرين
ان اللہ مع الصابرين

لاتائی نفعۃ تاتی فریبتم	۲۳	تاتیک بعد یاس رحمة الله
مایوس نہ ہو کہ اکثر رحمت الہی کا جھوٹکا		مایوسی کے بعد ترے پاس ضرور آئے گا
الحمد لله حمداً دائماً ابداً	۲۴	والحمد لله ثم الحمد لله
تمام دائمی اور ابدی حمد پروردگار کے لئے		حمد بعد حمد کرات و مرات
الحمد لله رب العالمین علی	۲۵	ماکان یلھمنی الحمد لله
دونوں جہاں کے لئے حمد و ثنا		جس نے مجھے حمد و ثنا کرنے کی توفیق دی
ثم الصلوة بحمود السلام علی	۲۶	محمد المصطفیٰ من خیر اللہ
پھر درود اور سلام محمود		محمد مصطفیٰ پر جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں
والآل والصحب ثم التابعین فہم	۲۷	فی سنة المجتبیٰ ذی سنة الله
اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر تابعین پر کہ وہ		سنت احمد مجتبیٰ اور سنت الہی میں مشغول ہیں
ما حثت المركب موتہا کاظمة	۲۸	تبغی جوار البی الہادی الی اللہ
جب تک کافہ کی جانب سے بعثت تمام ہوا آتے رہیں		نبی اکرم کے جوار رحمت کی تلاش میں جو اللہ کی جانب سے ہدایت فرمائی گئے ہوں
المجموعۃ الفریدیہ ۳۰۹ - ۳۱۰		

ترجمہ
کچھ مصرعوں میں ایک شعر کا ترجمہ ہے
اسے بندہ نا صبور نے تراجم کیا
کچھ دیر سے جو کچھ لکھا ہے

حلت لغات - بیان - گھر - میں نے عجائبات
 دار - میان - گھر - میں نے عجائبات
 اسما - اسماء - اسماء - میں نے عجائبات
 بنیادی و وقت کے میں عجائبات
 صبح ہوئی - صبح ہوئی - صبح ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی

حلت لغات - بیان - گھر - میں نے عجائبات
 دار - میان - گھر - میں نے عجائبات
 اسما - اسماء - اسماء - میں نے عجائبات
 بنیادی و وقت کے میں عجائبات
 صبح ہوئی - صبح ہوئی - صبح ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

يَا دَارِ اسْمَاءٍ بَأْتَتْ عَنْكَ اسْمَاءُ	۱	وَاصْبِرْ بَعْدَ ذَلِكَ الْاسْرَافُ
اے دے ان عظمت رفتہ تحقیق سے اہم و جود کا ظہور ہوا		اور اس پر ایمان آفت (اس دور) کے بعد اے گھر کے چیل میدان بھی
بَأْتَتْ فَلَا الْبَاقِي مَهْزُوزٌ شِمَالُهُ	۲	كَلَّا وَلَا الرُّوحَةُ الْغَرَامُ عَنَّا
اے محبوب کی آیت و صورت شامی شامی کا نہ دیت با شہید ہوئی		اے رہا گیا اور دیکھتے ہو چین و رختوں کا نہیں بل کہ اس کی مدح نہ ہوئی

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

يَا رَبِّ اخْفِئْنِي بِبَيْلٍ مَطَالِي	۱	مِنْ فَيْضِ جُودِكَ أَرْحَمَ الرَّحْمَاءِ
خداوند اظہر و از عمارت بہ احوال مطالی ہزار رحمت		ز رفیع بخشش انعام احبہ الرحم الرحاد و سہا
وَاطْهَرْنِي جُودًا فِي الْوُجُودِ مَسْلُطًا	۲	عِلْمًا وَحِكْمًا مِنْ عَظِيمِ عَطَاءِ
میں ظاہر ہوں بخشش و اگر کم بہ تو پستی راہ و جود از انعام		سلط کن بمن از علم و حکمت بہ عظیم است اس عطا یا بہت
وَالْبَسْنِي أَوْصَافَ الْكَمَالِ تَقْدِيمًا	۳	لِمَنْ سَرَّكَ الْمُخْزُونُ يَا مَوْلَايَ
اے از کمال تم پوشان بہ اوصاف تقدس پاک پا کاں		ز سر عیب و اسرار حقیقت - تو آمو لا معلق قدرت

حلت لغات - بیان - گھر - میں نے عجائبات
 دار - میان - گھر - میں نے عجائبات
 اسما - اسماء - اسماء - میں نے عجائبات
 بنیادی و وقت کے میں عجائبات
 صبح ہوئی - صبح ہوئی - صبح ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی

حلت لغات - بیان - گھر - میں نے عجائبات
 دار - میان - گھر - میں نے عجائبات
 اسما - اسماء - اسماء - میں نے عجائبات
 بنیادی و وقت کے میں عجائبات
 صبح ہوئی - صبح ہوئی - صبح ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی
 اس نے صبح ظاہر ہوئی - صبح ظاہر ہوئی

تشریح :- محبوب ذات ایسا کسکتا ہے۔
 کیونکہ مثال پریش کر سکتا ہے۔
 اور غم و حال و دیکھ من
 میں نہ تمسک من
 لکھتا ہے۔

نغمہ ای کو کسکتا ہے۔
 تشریح :- دو ضلک۔ چون۔ قریب لگانا۔ نقص نکالنا۔ ریختہ دی جاتی ہے۔ مھوڑوڑ۔
 دو ضلک۔ چون۔ قریب لگانا۔ نقص نکالنا۔ ریختہ دی جاتی ہے۔ مھوڑوڑ۔

۴	وَكَشَفْنِي أَنْوَارَ الْحَقَائِقِ جُمْلَةً	الاکو ان حتی لا اری بغطائی
کشا بر من بانوار حقائق - تمامی راز و اسرار حقائق	نما جلد حقیقتات اکوان - نہ بینم تا حجاب خود یہ امکان	
۵	وَاكْهَلْ بِاثْمِدِ الشُّهُودِ بِصِيرَتِي	فَجَمَالَ وَجْهَكَ مُنِيتِي وَمُنَائِي
نرنگا شہود آرب عزت - بکن روشن مرا چشم بصیرت	جہاں رنگ و صورت آرزویم - کمال از آرزو و جستجویم	
۶	وَاشْخَصْنِي أَنْوَارَ الْعُلُومِ اِرْيُ بَهَا	مَرْقُومَةَ الْأَشْيَاءِ فِي الْاِنَائِي
زا انوار علوم کم کمین - کہ تا بینم از و احوال روشن	تمامی بنگرم مرقوم و مقدم - ز اشیا و جہاںش در آن معلوم	
۷	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَحْيِ مُهْجَتِي	بَانَوَارِ ذَاتِكَ يَا سَمِيعَ دُعَائِي
بکن آ حق قیوم از صیات - دلم رازندہ از فیض کرامت	بخور پاک ذات از قرب قریب - توئی شنوا و عالم راز رحمت	
۸	يَا ذَا الْجَلَالِ وَذَا الْجَمَالِ وَذَا الْعُلَى	يَا كَامِلَ الْأَوْصَافِ وَالْأَسْمَاءِ
کریم ذو الجلال و ذو الجمال - قدیر و کار ساز ذو الجلال	و کامل باوصف کمالات - و اکمل بہر اسمائے کمالات	
۹	وَصَلِّ عَلَى الْمُحْتَارِ خَيْرِ عِبَادِكَ	الْمَبْعُوثِ بِالْفِرْقَانِ فِي الدُّنْيَا
اور تیرے بہترین بندہ (احمد) مختار پر درود بھیج	جو دنیا میں فرقان (حق و باطل) کو جدا کرنے والی کتاب، لیکھائے	

نوٹ: آخری شعر کا حق جہاں کا منظوم ترجمہ نہ مل سکا۔

لا یحکم الخت الکھایان حقلہ غلبہ
 غلبہ اس کی بدعت میں لایا گیا کہ کون اور
 غلبہ اس کے اس شامکار قدرت کی مدد و شہاد
 غلبہ کا ثبات کیلئے یہ کہہ کہ چھوڑ دی کہ
 غالب شمس غلبہ یہ کہہ کہ چھوڑ دی کہ
 غلبہ ذات پاک مرتبہ دال غلبہ است
 جو گندگی جانتے غلبہ است
 انسانی کو مرنے کی تر بھی کہنے کے لئے یہ بات ہے اس پر
 کون عیب اور نقص کا وجہ ٹکانے کی بات ہے اس پر
 کہتا ہے اس کے ماسن کا تو یہ غالب ہے کہ
 بقول امام ابوہریرہ
 منقولہ عن شریک فی محاسنہ
 عفت جانی نے اس حقیقت کا اظہار اسلام کیلئے
 نہ حسن غلبہ داد نہ سدا و سخن پایاں
 لہر و شبنم مستقی دریا پیمناں باقی
 حل لغات
 ظفر - رخ - کامیابی - نیک حاصل کرنا
 جود - مہربانی - سخاوت بخشش
 حل لغات
 تسلط - غلبہ - مسلط ہو جانا - غلبہ پانا
 عظیم - سب سے بڑا - بزرگ
 حل لغات
 مخزن - جہاں سے
 چھٹی چوٹی دولت

منہاء - مقصود - آرزو - تمنائے
 محل لغات - تعین - اختصاصی - پیر - نسیں - کو
 رقم - کرنا - کہنا - مرقومہ - کہی - ہوئی
 آن - وقت - آئنا - اللیل - والنهار
 محل لغات - مہجہ - قلبی - میر - ازل

۷۳
 علی لغات
 مسنی - پلایا سساقی - پلایا ذوال
 کاس - پلایا - خضر - مسنی -

علی لغات
 مسنی - پلایا - خضر - مسنی -

علی لغات
 مسنی - پلایا - خضر - مسنی -

وَلَمَّا قَصِيْدًا خَمْرِيَّةً

تذکرہ اکرام میں مولانا شاہ عبدالقی فرنگی محلی نے لکھا ہے کہ یہ قصیدہ عالم وجود کیف کی ایک صدا ہے جس سے دل راحت سکون کرتا ہے "فتوح الغیب" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس قصیدے کے بعض اشعار پڑھتے تو آخر میں ارشاد فرماتے "اذا فحوا و هذا من فضل دجی - مولانا سید بہاوالدین جیلانی ثم المدنی نے "غنیۃ الطالبین" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو سالکان طریقت معمولاً اس قصیدہ کو بعد از ذکر پڑھتے ہیں ان کے روحانی مراتب میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہے۔ خوف و ہراس کے موقع پر اس قصیدے کو پڑھنے سے سکون دل کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور خوف و ہراس کے بادل بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

ترجمہ قصیدہ خمریہ
 از ابوالاعلیٰ سید احمد حسین (عبد
 شمس) ذوالریاض احمد حصہ دوم
 رشتہ جام عشق سے جو دوست کو دیا
 شعلہ دل فرزندے نور سے دل کو بھر دیا
 قنادہ حسن عشق آ آج عالم میں بھی آ
 بادہ کون کا قصبہ کبیر جام میں بھی آ
 سدا جہان سیکھتے آؤ صلا عالم ہے
 حسن کے سیکھنے میں آج عشق کا اہتمام
 شیشہ کی برکھن لگی خوب جو بلائے جاو
 عالم وجود کیف میں ساقی کے لاک لاکے جاو
 اسے میر سیکھو اٹھو میر کو نہ زمیندار
 ساقی پلایا ہے لاجام یہ جام بار بار

سَقَا لِي الْحَبُّ كَمَا سَايتِ الْوِصَالُ	۱	فَقُلْتُ لِحَمْرِي تُخَوِّي تَعَالُ
داد جاناں ز کفم جام وصال کفتم آساقی میں کن اقبال		دار عشق جام وصل کبریا پس کفتم باو دام را سیم آ
سَعَتْ وَمَشَتْ لِحَمْرِي فِي كَوْنِ	۲	فَهَيْتُ بِسُكْرِي بَيْنَ الْمَوَالِ
پس بیا پیش من جام وصال پس ز خور کفتم بیاں		شد رواں در جام با شیم بیاں - والہ مشکم شدم از مرہاں
وَهَيِّمُوا اشْرُكُوا أَنْتُمْ جُنُودِي	۳	فَسَا قِي الْقَوْمَ بِالْوِافِي مَلَكِي
در کشید از شوق اے زندان طل - از خاں من بخشید این		پس بہر من بخشے نگیں خمد از لکشم تم جو شریک ساقی غمناک فیض خدا

تقویٰ بہ تمیز - تقویٰ بہ پائیدار دنیا

مجلس عالی تعلیم و تربیت
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه
تاریخ ۱۳۰۲/۱۰/۱۵

تم بھی بلند رتبہ پر ترقی کر سکتے ہو
میرا ساتھ مل کر اور تمہارا بھی دلروں میں
اور غرض خواہ میں

میرزا غلام قاسم صاحب قزوینی را در کتاب میں
کون میرزا شریک ہے عالم غفر و جہ میں
میرزا غلام قاسم صاحب قزوینی

میرا مقام
آج کی سی یادوں میں اپنے تمام کام
لاقی بنے زنجیرات کو جی کے تمام کام

لائی ہے۔

[illegible]

میں نے ان کو دیکھا تھا کہ وہ ایک اور جگہ پر تھے۔
میں نے ان کو دیکھا تھا کہ وہ ایک اور جگہ پر تھے۔

حکماء اور عین پر علم ہر ازلان پر

فَقُلْتُ لَسَايَ الْأَقْطَابُ مُؤَا	۴	بِحَالِي وَأَدْخِلُوا أَنْتُمْ رِجَالِي
پس گفتیم قطب آفتاب را - در شمار ستارگان آید ای رجال		گفتم ای قطبها بپوشان من جلد در آید مردان من
شَوِبْتُمْ فَضْلِي مِنْ بَعْدِ سَكْرِي	۵	وَلَا نِلْتُمْ عَلَوِي وَاتِّصَالِي
دیده از میان من خورده اید به شمار آشته ام باشد حال		شما هم بهر شمار رسوم می چشید - رخت تا قرب و علوم کشید
مَقَامُكُمْ الْعُلَى الْجَمْعَاءُ وَلَكِنْ	۶	مَقَامِي فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالٍ
گرچه بس عالی است جایگاه شما - در مقام من بود و صفی نهاد		جایگاه من بالا و بجا می بود - فوق تمام از روز اول تا ابد



أَنَا فِي حَضْرَةِ التَّقَرُّيبِ وَحْدَى ،	يُصَوِّفُنِي وَحَسْبِي ذُو الْجَلَالِ
من یکنه در خجاسته تقریبم - بر مدارج مبرورین ذوالجلال	یکه در تقریب خدا که منم - حال کافی آن حبیب واحد

عالم دین

کتابی درجہ اولیٰ - علم لغات
علم لغات - علم کلام - علم کلام
علم کلام - علم کلام - علم کلام

۲۱	وَوَقْتُ قَبْلِ قَلْبِي قَدْ صَفَلَى	بلاد اللہ ملکی تحت حکمی
	وقت من شد صاف پیش از جان من	ملک حق ملک تیر فرمان من
۲۳	كَخِرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ اتِّصَالِ	نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا
	دانه خردل سان بحکم اتصال	در هنگام جلد ملک زوال الجلال
۲۴	عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرُ الْكَحَالِ	وَكُلٌّ لِي لَهْ قَدَمٌ وَإِنِّي
	بر قدم پائے نبی بدر الکحل	بر دلی را یک قدم تاوند و ما
۲۵	وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَوَالِي الْمَوَالِي	دُرُسْتُ الْعِلْمَ حَتَّى صَوَّقْتُهَا
	کرد مولائے موالی اسعدم	درس کردم علم تا قطبے شدم
۲۶	وَفِي ظُلُمِ اللَّيْلِ إِلَى كَالْضَّلَالِ	رَجَالِي فِي هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ
	در شب تیره حیر گویر نور بار	در تموز روز جیشم روزه دار
۲۷	وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ	أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْذَعِمِيُّ
	پائے من بر گردن جمله کرام	از حسن ند من در مخدع مقام
۲۸	وَأَعْلَاهِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ	أَنَا الْجَبَلِيُّ مُحَمَّدُ الدِّينِ إِسْمِي
	رایسم بپیکر پائے کوه بی	سوام جیلاں دنام محی دین

کوئی بول کہ عجب یہ عمر سا کہو اور دہریس
یہ بول کر آسمان سے بولے گا کوئی خطا میں
دھونڈ کر اویسا دین بہشت ام اتقاد
میری طرح جہاں میں کوئی بچے دکھا تو دے
کہتا ہوں صبح و شام میں اپنے بی کی پیروی
سارے جہاں کے اولیاء و گریہ میں میری پیروی
میں ہوں شہید جو ہر جہد ملک خصال کی
میں ہوں مشکل بے مثال قادر بے مثال کی
نہج ہے دین کی زندگی کہتے ہیں ہی میں بچے
خاتم کائنات کا حق نے کیا ہمیں بچے

عبدالغفار
عبدالحامید - جلد - دارا

سقامیہ - پلانا - ساقیہ - پلانے والا
سقی - پلانا - پید - باق - جمع ایدی
سقاوی - جمع غانیہ ایسی صورت جو اپنے شیرے
پر کسی رعب اور اپنے حق و حال میں یور و آراش سے
پلانا زور (غیاث اللغات)

حل لغات
عند من یکنی - یکنی - یکنی - یکنی
عند من یکنی - یکنی - یکنی - یکنی

حل لغات
عند من یکنی - یکنی - یکنی - یکنی
عند من یکنی - یکنی - یکنی - یکنی

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورِ اسْمِي	۲۹	وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ
نام مشہور است عبدالقادر		عین بر فضل آن جد اکرم
وَلَهُ		
سَقَانِي الْحُبُّ لَمَّا أَنْ سَقَانِي	۱	كُوْنُ الْوَصْلُ مِنْ أَيْدِي الْغَوْنِ
میرے عشق نے جب پلانا تھا مجھے پلا دیا		جا مہائے وصل میر نمازین محبوب کے ہاتھوں سے
شَرِبْتُ الْكَاسَ مِنْ وَقْتِي بَعْزِمِ	۲	فَقُوتُ إِلَى حَبِيبِ الْقَلْبِ دَانِ
میں نے القدر بلا جبک پسیدہ نہ پیا گیب		اور میرے روز محبوب سے قریب ہو گیس
وَقَرَّبَنِي وَأَسْقَانِي مُدَامًا	۳	وَنَادَانِي فَهِمْتُ مِنَ الْمَعَانِي
اور مجھے (میر محبوب) نزدیک کر لیا اور مجھے پلائی		اور اس تقریب ہم نشینی نے مجھے سرگشتہ کر دیا
وَأَشْرَفَنِي التَّطَبُّبَ فِي حَيَاتِي	۴	كَذَا تَشْرِيفُ هَيْبَةِ كَسَانِي
اور مجھے اپنی زندگی میں علمت طبیبیت ممتاز کر دیا		اسی طرح اس نے اپنے لباس تربت و جلال سر فرز کیا
وَأَعْلَاهِي تَحَقُّقُ فِي الْبَرَايَا	۵	عَلَى دَوْسِ الْمَسَاحِ فِي أَمَانِي
اور میرے مسلم مخلوق میں		اولیائے سروں پر جو میرے لان میں ہیں متعلق ہو گیا

عبدالغفار
عبدالحامید - جلد - دارا
عند من یکنی - یکنی - یکنی - یکنی
عند من یکنی - یکنی - یکنی - یکنی

عبدالغفار
عبدالحامید - جلد - دارا
عند من یکنی - یکنی - یکنی - یکنی
عند من یکنی - یکنی - یکنی - یکنی

وَكَمْ لِي فِي الْبَرِّيَّةِ مِنْ مَرِيدٍ ٦	وَسِرِّي شَاعَ وَالسَّاقِي دَعَانِي
اور روئے زمین میں میرے اراختہ پھیل گئے	اور میرا سر اڑکی اشاعت ہو گئی اور گھیرے ساقی نے دھو دی
بَلَدُ اللَّهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي ٧	وَوَفَّقِي قَدْ عَلَيَّ وَصْفُ الزَّمَانِ
اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرے زیر حکم ہیں	اور میرا وقت بترنگی بہتر اور میرا زمانہ صفِ درویش ہے
إِنَّا تَاجُ الْوُجُودِ عَلَوْتُ هَجْدًا ٨	يَحْفَظُ الْعِلْمَ وَالسَّبْعَ الْمَثَانِي
میں سرتاجِ وجود ہوں میں نے سر بلندی	علمِ دین اور (سب سے شریف) علمِ قرآن سے حاصل کی
أَسُودُ الْبَرَمَنِ قَدْ أَهْيَبُوا ٩	بَسْرِي يَحْتَمِي قَاصٍ وَدَانِي
مشرانِ جہاں مجھ سے لرزہ برانداز ہوتے ہیں	قریب دور پہنچا سب سے خوفِ سورت اور دور پہنچا ہے
وَعُصَّتْ فِي مَجَارِ الْمَلِكِ حَقِّي ١٠	رَأَيْتُ الدُّرِّي أَيْدِ السَّدَانِي
میں نے ملک و حکومت کے سمندر میں غصہ نکال دیا	اور ان کی تہ میں جو موتی طے وہ میرا تھیں آنکھوں سے
إِنَّا عَبْدٌ لِقَادِرٍ طَابَ وَقْفِي ١١	فَمِنْ مَثَلِي وَهَجْوِي دَعَانِي
میں قادرِ مطلق کا بندہ ہوں میرا وقت پاکیزہ ہے	میرا کون مثل ہے مجھ پر مجھ سے اس نام سے پکارا ہے

آپ کے حالات آپ کی تمام اخلاقی اور فاضلانی باتوں سے
 دلچسپی کے ساتھ اور حق اللہ میں مقبول
 تلافی کے لئے ہوشیار رہیں اور اپنے
 اور اہل بیت و زندگی سب کے اخلاق
 کی دلیل اور اس کی زندگی کا ثبوت تھا۔
 آپ نے اپنی محبوب دل آفرین شخصیت اور
 سے نئی زندگی بخشی وہ نہ صرف اس سلسلہ
 کے ایک نامور اور ایک منجرب و مسلک
 و تربیت کا بانی ہیں بلکہ اسی فن کی نئی تہذیب
 آپ کی زندگی میں نکالیں۔
 طریقہ سے فائدہ اٹھا کر ایمان کی علامت اس
 آئینہ اور اسلامی زندگی اور اخلاقی زندگی
 سے آراستہ ہوئے اور آپ کے بعد آپ کے منجرب
 خاندان اور عقلت ان سلسلہ کے تمام
 اسلامیہ میں دعوت الہیہ اور تہذیب ایمان
 کی سلسلہ جاری رکھا جس سے فائدہ اٹھانے
 والوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
 جان نہیں کر سکتا۔ میں جن موت اور
 کے ذریعہ جانہ اور سامان میں اور دوسری
 طرف آفریقہ کے افسانہ لاکھوں آدمیوں
 کی تکمیل ایمان اور دیکھوں میں مسلمانوں کے
 قبول کا فیضان و خیرات تھی وہ
 و بقاء حق میں اسلام
 خیر الخیر

علی نقات
 اسد شریج اسود - طبیعت - فونتو
 حتم - سنورا (نیات الحقات)
 علی نقات
 غوص - غوطہ کلام - غواص - غوطہ کلام
 دوس - مرقی

وَلَهُ

دَعَانِي لِلْمَلَامِ وَمَا جَفَانِي	۱	وَإِذْنَانِي فِيمَتٍ مِنَ التَّدَانِي
مجھے دروغ سے دی اور اس بار میں مجھ کا انصاف ہی نہیں کی		اور مجھے اپنے قریب کیا تو اس قریب کا باعث میں گڑبڑ ہو گیا
وَقَرَّبَنِي وَلَسَقَانِي شَرَابًا	۲	وَوَغِثَنِي فِغْبَتٍ عَنِ الْغِيَانِ
مجھے قریب کر کے شراب پلا دی		اور میں ایسا بخود ہوا کہ عوام کی نظروں سے اوجھل ہو گیا
وَأَسْكُرَنِي وَأَصْحَانِي جَهَارًا	۳	وَوَثُوبَ وَقَارٍ حَقَّا كَسَانِي
مجھے مہوش کر دیا اور پھر خود بھی مہوش میں لایا		اور مجھے خلعت و ستار پہنا دی
وَسَرَّتْ إِلَى الْمَعَالَى بِاجْتِهَادٍ	۴	لِدَرْسِ الْعِلْمِ وَالسَّبْعِ الْمَثَانِي
میں نے اپنی جدوجہد سے تمام بلند درجہ کی سیر کر لی		درس و تدریس علم ہر سب سے مثالی کی وجہ یہ مقام حاصل ہوا
وَقَرَّبَنِي حَبِيبُ الْقَلْبِ مِنْهُ	۵	وَإِذْنَانِي إِلَيْهِ وَمَا جَفَانِي
مجھے جان جان نے خود سے نزدیک کر لیا		اور اپنی جانب کھینچ لیا اور کوئی جفا نہ کی
مُلُوكُ الْأَرْضِ هَابُوا نِي جَمِيعًا	۶	وَقَدْ عَرَفُوا عَلَوِي فِي مَكَانِي
سلاطین جہاں مجھ سے لرزہ بر اندام ہوتے ہیں		کیونکہ انہوں نے میرے علو مرتبت کو جان لیا ہے

حل لغات
دعوت - پلا - طلب کرنا - مدام - شراب
غیا - غلبہ - نا انصافی - دغلی - قریب ہونا
اوذنائی - مجھے قریب کر لیا

وَمَنْ يَشْكُرْ عَلَيَّ فَقَدْ جَهِلَنِي	۷	وَمَنْ يَرْعَى الزَّمَامَ فَقَدْ رَعَانِي
جس نے میرا نکار کیا تو اس نے مجھے نہ پہچانا		اور جس نے میری شان کا لحاظ کیا تو گویا اس نے میری حق ادا کیا
فَيَا أَهْلَ الْهَوَىٰ هَلْ مِنْ نَصِيبٍ	۸	بِحَبَّاتٍ وَخَيْرَاتٍ حِسَانٍ
یہ اے گردہ عشاق کیا تمہارا کوئی حصہ ہے		جنتوں اور خوب رو و نیک بنیوں میں
أَنَا الْمَشْهُورُ بَيْنَ النَّاسِ اسْمِي	۹	وَسِرِّي شَاعَ فِي النَّاسِ وَجَانِ
میرا نام تمام خلق میں مشہور و معروف ہے		اور میرے مہارے اس و جن میں پھیل چکے ہیں
بِبَعْدِ نَشَاتٍ وَرَاقٍ وَقَتِي	۱۰	أَنَا الْجِيلِيُّ مَحْبُوبِي عَطَانِي
میرا مولد بناؤ میرا وقت آئینہ کی مانند صاف و شفاف ہے		میں جیلانی ہوں اور میرے محبوب نے مجھے سرفراز کیا
وَعَبْدُ قَادِرٍ مَشْهُورٍ اسْمِي	۱۱	وَجَدِّي صَاحِبِ الْمَبْتَعِ الثَّانِي
عبد القادر میرا مشہور نام ہے		میرے جد امجد صاحب بیع ثانی ہیں
وَالْكَرْمُ شَافِعٌ فِي كُلِّ عَامِي	۱۲	إِذَا وَجَبَ الْقَصَاصُ بِكُلِّ جَانِ
ہر خطا کا دے حق یہ بڑا شافع ہوں		جبکہ ہر ذی روح منراے قصاص کا مستوجب ہو جائے
وَأَعْظَمُ مَنْ رَفَى لِلْعَشْرِ كَلِيلًا	۱۳	وَشَهِدَ حَقْرَةَ الْمِلَى عِيَانِي
اور وہ تہارت نیرنگ جو ایک تیس غرق اعلیٰ کی سمت بلند ہو		اور حضرت مولیٰ ثانی کو ہیشم سر و بجا

تشریح
 حضور و خیریت مابین سے اپنی علوم و تربیت
 اور قریب حق کا اظہار کر کے یہ دعا وضع
 فرمادیا ہے کہ جو آپ کی قدر و منزلت کا
 حافظہ کرے گا اور آپ کے مسلک طریقت
 کی پیروی کرے گا وہی کامران اولان
 نعمتوں کا مستحق ہوگی جن کا بیان سورہ
 رجن میں آئیلے۔
 پچھلے سے
 یا ادب یا نصیب۔ بے ادب بے نصیب

دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز

وَأَخْتَمُ بِالصَّلَاةِ عَلَى التَّهَامِي ۱۲ قصیدی قبل أَنْ يَبْلُغَ لِسَانِي

اور میں ختم کرتا ہوں بنی ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درود کے میرے قصیدے کو قبل اس کے کہ میری زبان خشک ہوئے

ولہ

فَقَرَى الْيَوْمَ عَنِ الْكَلْبِ اغْنَنِی ۱ وَذِكْرُكُمْ عَنْ جَمْعِ النَّاسِ لِسَانِي

میری اس احتیاج کو پورے والے مجھے دونوں جہاں کے بیاناز اور آپ کی یاد دہانی کے لئے میرے دل سے بھلا دیا

وَمَنْ عَرَفْتُ هَوَاكُمُ وَاعْتَرَفْتُ ۲ اَنْكَرْتُ مَنْ كَانَ مِنْ عُرْفِي وَعُرْفِي

اور جب تمہارے عشق سے آشنا ہوا اور اسکا اقرار کیا سب جانے پہچانے میں نے علیحدگی اختیار کر لی

اِنْ جَاءَ حَذْفُ نَمِ غَيْثِي ۳ اَوْ عَزَّ خَطْبُ نَمِ عَزَّ سَلَامِي

اگر قحط و خشکالی آئے تو آپ میرے لئے باران رحمت یا کوئی عارضہ ٹوٹ پڑے تو آپ میرے لئے ہمیشہ قوت ہیں

وَاَنْ يَكُنْ اَحَدُ فِي النَّاسِ مُنْصَرَفًا ۴ اِلَى سِوَاكُمْ فَمَا لِي غَيْرُكُمْ ثَانِي

اور اگر کوئی لوگوں میں سے روگردانی کرے تو میرے لئے آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں

دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز

دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز

دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز

دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز

دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز
 دلالت - ہوتا ہے۔ ہمد - جب سے۔ عشق و محبت - عشق شناسانی۔ معرفت - شناسانی۔ تشریح - اور دونوں جہاں کے بیاناز

وَلَاكِهِ

۱	وَصَلْتُ إِلَى الْعَرْشِ الْمَجِيدِ خَجَوْتِي	۱	فَنَادَنِي رَبِّي حَقِيقًا وَنَادَانِي
رسیدم سوئے عرش پاک علیا۔ مقام حضرت مخصوص خود را		مقام قرب خود را دان کریم۔ بعد تم خواند خود کہ در ایدم	
۲	وَتَوَجَّعَنِي تَاجُ الْوِصَالِ نَبْطَرَةً	۲	وَمِنْ خِلْعِ الشَّرَافِ الْقُرْبَ الْكَسَانِي
نہادہ بر سر تاج وصال۔ بیک نظر کہم خلاق قدرت		مرا پوشاند خلاقتم ز رحمت۔ بزرگ پاک خلقہائے قربت	
۳	نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللَّهِ وَاللَّوْحِ نَظَرَةً	۳	فَلَا حَتَّ لِي الْإِفْلَاقُ وَاللَّهُ آعْطَانِي
دیدم سوئے عرش لوح بوتر۔ بیک نظر آنچه دیدن بود بیکسر		شدہ روشن مرا این جلا افلاک۔ عطا کرد این ز رحمت ایزد پاک	
۴	فَلَوْ أَنَّنِي الْقَيْتُ سَوَّى بِدَجَلَةٍ	۴	لِفَارَتْ وَحَيْضَ الْمَاءِ مِنْ بَرٍّ وَبَحْرِي
چو می انداختم اسرار خود را۔ بسوئے قعر بایں جلد دریا		غمر می رفت اشتر آب دریا۔ بجست با سرم را از سر و پا	
۵	وَلَوْ الْقَيْتُ سَوَّى بِمَبِيتٍ	۵	لَقَامَ بِأَذِنِ اللَّهِ حَيًّا وَنَادَانِي
وہ از خود چو می انداختم۔ بسوئے مرہما افسردہ دلہا		ہی برخاست آن از حکم قادر۔ شدہ زندہ مرا می خواند اکثر	
۶	وَلَوْ أَنَّنِي الْقَيْتُ سَوَّى عَلَى لَظَى	۶	لَاخْمَدَتِ التَّيْرَانِ مِنْ عَظِيمِ سُلْطَانِي
اگر میں اپنے را بکھوشدہ پر ڈالوں		تو آگ میرے غلبہ عظمت سے بچ جائے	

وَلَوْ أَنِّي الْقَيْتُ سَوًى رَاكِبٍ ۚ	۷	لَصَارَ بَصِيرًا مِّنْ وُّجُودِي عَرَفًا
اور اگر میں ناسینا پر ایسا راز ڈالوں		تو وہ میری عطا اور عرفان سے خود آئینا ہو جائے
وَلَوْ الْقَيْتُ سِرِّي بِمُقْعَدٍ ۝	۸	لَقَامُ فَشِيًّا قَاصِيَا كَانَ وَدَانِي
اور اگر میں اپنا راز ایسا ہیچ پر ڈالوں		تو وہ کھلم کھلا ہو کر چلنے لگے خواہ وہ دور ہو یا نزدیک
وَقَفْتُ عَلَى الْجَبِيلِ حَتَّى تَرَحُّنَهُ ۙ	۹	وَفَسَّرْتُ تَوْرَاهَ وَأَسْطَرَّ عِبْرَانِي
تھم میں واقف امر الجیل پر شرح صدق از اجمال و تفصیل		ہر توراہ را خواندم بہ معنی - یہ اسلم ہائے میرانی زبانی
كُنَّا السَّبْعَةَ الْاَلُوْحَ جَمَاعَةً مَّتَّهَا ۝	۱۰	وَبَيَّنَّتْ آيَاتِ الزَّبُورِ وَالْقُرْآنِ
مہندہ چھپیں از سبقت الواح - تمامی مخطوط بالحقائق افتاح		بیان کردم زبور و زمرہ و عہدہ انوار - و کردم بعد از ان تفسیر قرآن
وَفَلَيْتُ رَمَزًا كَانَ عَيْسَىٰ حَيْلَهُ ۝	۱۱	بَلْ كَانَ حُجًى لِّلْمَوْتِ وَالرَّسْمِ سَيَّالِي
مرا کفایت ان رمز بنمودہ کہ علی عیسیٰ زان رمز با وجود		بہ آں میگویم زلفہ مرگمان را - بہ آں رمز سیرانی زبانی
وَعَصُوتُ بَحَارِ الْعَالَمِ قَبْلَ ثَنَائِي ۝	۱۲	اِحْيِ وَرَفِيقِي كَانَ مُوسَىٰ بَنَ عَمْرِي
مزد و رفیقم بہ یکملات ایجاد - بدینا با علم از قبل ایجاد		رفیقم بود آدمی مروتی مہم - رفیق و مونس و یار و برادر
فَمَنْ فِي رِجَالِ اللَّهِ تَالُكَ كَانَتِي ۝	۱۳	وَحَدَّثِي رَسُولَ اللَّهِ فِي الْأَصْحَابِ بَلَانِي
کہ خواہم بود از مردان علیا - تواند او رسد بر درجہ ما		دو دو ہم رسول پاک حدیثت - بہ علم و تربیت کردہ ہوا در محبت

نوٹ: تذکرہ صدر حق اشعار کا حضرت جانی
کا ترجمہ نہیں ملا لہذا اردو میں کوئی کیا ہے۔

نوٹ: ایک غریب خلقت کے بلکہ
خلقت آئی ہے اعداد و ہر سے مصرعے میں
الہوت کے بجائے الہیت جو دیکھنے میں آیا

آفرینم که منتهای سعادت و ابدی است
چهارمین فصل از کتاب

هُوَ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارُ مِنَ آلِ هَاشِمٍ	۱۴	بَنِي كَرِيمٍ مِنْ خَلَاصَةِ عَدْنَانٍ
وَالِدِ ابْنِ أَبِي تَالِبٍ	۱۵	أَبُو هَارِثٍ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو
أَنَا الْكَوْكَبُ الدَّرِّيُّ أَنَا شَمْسُ خُرَيْبِهَا	۱۶	أَنَا الْفَرْدُ قَدْ أَبَسْتُ فِي الْحَبِّ يَتِيمَانِي
أَنَا قُطْبُ أَقْطَابِ الْوُجُودِ حَقِيقَةٌ	۱۷	أَنَا بَارِزُهُمُ وَالْكَلُّ يُدْعِي بِغِلْمَانِي
سَلُونِي عَنِ الْيَسْرَى إِلَى زُرَّةِ الرَّضَا	۱۸	سَلُونِي عَنِ الْقَاصِ سَلُونِي عَنِ الْإِنَانِ
سَلُونِي عَنِ الْعُلَمَاءِ سَلُونِي عَنِ الثَّرَى	۱۹	وَعَنْ حَتِّ الْعَتِّ وَالْأَنْسِ وَالْجَانِ
فَكَمْ لِي عَذْوِلِي فِي مُجَنِّبِكُمْ	۲۰	مَا كَانَ مَكَانَ فِي الْحَبِّ يَلْحَانِي

[illegible]

۱۱	ادبائی الوصل فی حانۃ جملوا	۱۱	حتی غدت لم یجائب ادنائی
نہاد سے کہہ دیتا ہوں وصل سے میرا شاد کام ہوا	یہاں تک کہ میں نے تمہارا جواب دینے کے درمیان میں صبح کی		
۱۲	شربت کامین کا سامن مجتکم	۱۲	وکاس صوفی علی مصو و ادنائی
میں نے دور ایسے نوش کے ایک آپکا پاس مجت	اور دوسرا شراب خاص کا جو میٹھا اور میں گدش کر رہا ہے		
۱۳	قدیمۃ مزجت روحی بہا و دمی	۱۳	وہی التی کو تزل روحی و یحالی
ازد میری روح اور دوسرا خون اس شراب آمیختہ کو دیکھیں	۱۴ اسے اب یہ ہمیشہ میری عین دوسرا دوشادمانی کا موجب ہے		
۱۴	و تعشق الروح من حین اثربھا	۱۴	و یسل السكر منی حین یفتانی
میں مجت کے اثر سے میری روح کو عشق ہے	۱۵ اور جو وقت ہے روحی ہوتا ہے تو سکر بھگتا دھاک میں ہوتا ہے		
۱۵	حدیث ما من قدیم العهد فی اذنی	۱۵	فخلنی من حدیث الحادث الفلنی
میرے کانوں میں روز اولیٰ سے اسکا ذکر ہے	۱۶ پس مجھے دیکھ کر تغیر نہیں اور فانی گفتگو سے معاف رکھو		
۱۶	انا اللدیم الذی تم السرور لہ	۱۶	من کان یعشق رب الخان یھولی
میں اس کا ہم نشین ہوں جو جس کا سرور کا ابدی و ہمیشہ ہے	۱۷ میں جو اس سیکھ کے ساقی و عاشق کا دم بھرنا ہوں سارا روز ہے		
۱۷	انھم من فرج ابفر دلائنا سبئی	۱۷	الافتی سولہ فی السرنا جانی
میں فرد فرج باجوگ میں کسی سے معنوب نہیں	۱۸ بلکہ اس نوجوان کے جلا جلا ہر حد سے گزشتی کیا کرتا ہے		

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔
 ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔
 ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔
 ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔
 ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔
 ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔
 ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔

تقریباً سترکیلا
۱۔ صلوات
۲۔ صلوات
۳۔ صلوات
۴۔ صلوات
۵۔ صلوات
۶۔ صلوات
۷۔ صلوات
۸۔ صلوات
۹۔ صلوات
۱۰۔ صلوات
۱۱۔ صلوات
۱۲۔ صلوات
۱۳۔ صلوات
۱۴۔ صلوات
۱۵۔ صلوات
۱۶۔ صلوات
۱۷۔ صلوات
۱۸۔ صلوات
۱۹۔ صلوات
۲۰۔ صلوات
۲۱۔ صلوات
۲۲۔ صلوات
۲۳۔ صلوات
۲۴۔ صلوات
۲۵۔ صلوات
۲۶۔ صلوات
۲۷۔ صلوات
۲۸۔ صلوات
۲۹۔ صلوات
۳۰۔ صلوات
۳۱۔ صلوات
۳۲۔ صلوات
۳۳۔ صلوات
۳۴۔ صلوات
۳۵۔ صلوات
۳۶۔ صلوات
۳۷۔ صلوات
۳۸۔ صلوات
۳۹۔ صلوات
۴۰۔ صلوات
۴۱۔ صلوات
۴۲۔ صلوات
۴۳۔ صلوات
۴۴۔ صلوات
۴۵۔ صلوات
۴۶۔ صلوات
۴۷۔ صلوات
۴۸۔ صلوات
۴۹۔ صلوات
۵۰۔ صلوات
۵۱۔ صلوات
۵۲۔ صلوات
۵۳۔ صلوات
۵۴۔ صلوات
۵۵۔ صلوات
۵۶۔ صلوات
۵۷۔ صلوات
۵۸۔ صلوات
۵۹۔ صلوات
۶۰۔ صلوات
۶۱۔ صلوات
۶۲۔ صلوات
۶۳۔ صلوات
۶۴۔ صلوات
۶۵۔ صلوات
۶۶۔ صلوات
۶۷۔ صلوات
۶۸۔ صلوات
۶۹۔ صلوات
۷۰۔ صلوات
۷۱۔ صلوات
۷۲۔ صلوات
۷۳۔ صلوات
۷۴۔ صلوات
۷۵۔ صلوات
۷۶۔ صلوات
۷۷۔ صلوات
۷۸۔ صلوات
۷۹۔ صلوات
۸۰۔ صلوات
۸۱۔ صلوات
۸۲۔ صلوات
۸۳۔ صلوات
۸۴۔ صلوات
۸۵۔ صلوات
۸۶۔ صلوات
۸۷۔ صلوات
۸۸۔ صلوات
۸۹۔ صلوات
۹۰۔ صلوات
۹۱۔ صلوات
۹۲۔ صلوات
۹۳۔ صلوات
۹۴۔ صلوات
۹۵۔ صلوات
۹۶۔ صلوات
۹۷۔ صلوات
۹۸۔ صلوات
۹۹۔ صلوات
۱۰۰۔ صلوات

کہ یہ سنو
 ترجمہ
 حضرت علیؓ کہ اللہ مجھ سے اپنے حاضر اسے
 حضرت حسن مجتبیٰؓ سے خطاب فرما کر آیا تھا۔
 یا ولدی! فیک فیک سلیک داعی
 یا ولدی! ولید! شعی غار جہنم
 و دوامک! اکساب! یا ولدی! اے میرے
 انت ام فیک عالم تیرے لئے کافی
 صغیر و فیک نور کرے تو وہی تیرے لئے کافی
 پہلے تو خود میں درید بھی ہے۔ لکھا ہے۔
 ہے تجھ میں درید بھی ہے۔ لکھا ہے۔
 ہی ہوئے غار جن میں تو نام تو ظاہر
 میرے ہیں تو ظاہر
 جم صغیر ہے

[illegible]

وَأَسْرَارِي قِرَأتٌ مُلَبِّمَاتٍ ۝	۴	مُسْتَرَكَّةٌ بِأَرْوَاحِ الْمَعَانِي
اور میرا سر کی قرأت ایسی بھیجیے کسی مبہم عبارت کا پڑھنا		جو لطائف اسرار سے پوشیدہ ہے
فَمَنْ فِيهِمَ الْإِشَارَةُ فَلْيُضْمِّهَا ۝	۵	وَالْأَسُوفَ يَقْتُلُ بِالسِّنَانِ
جس نے یہ اشارت سمجھ لے تو اس کو ان امراض کی صفات کافی چاہئے		اور نہ وہ دشمنی کے ماتر سے قتل کروایا جائے گا
كَلَّاجَ الْمَجْبَةِ إِذْ تَبَدَّتْ ۝	۶	لَهُ شَمْسُ الْحَقِيقَةِ بِالتَّدَانِ
جس طرح مقصود حلاج کا حال ہوا جب		ان پر آفتاب حقیقت جلوہ گر ہو گیا
فَقَالَ أَنَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِي لَا ۝	۷	يُغَيِّرُ ذَاتَهُ مَرَّ الزَّمَانِ
اور وہ پکار اٹھے میں ہی وہ حق ہوں		جسکی ذات وقت و زمانہ سے متغیر نہ ہوگی
<p>اخوذ از ہجۃ الاسرار ص ۱۲۱</p> <h2>وَلَهُ</h2>		
أَصْبَحْتُ الْطِفُّ مِنْ مَرِّ النَّسِيمِ ۝	۱	عَلَى الرِّيَاضِ وَكَادَ الْوَهْمُ يُوْهِمُنِي
میں نسیم صبح کا ہی کی رفتار سے زیادہ لطیف ہو گیا		جو لگتا ہے کہ میری قیاسی فکر سے کہ میری وجودی مہم ہو جاتا
مِنْ كُلِّ مَعْنَى لَطِيفٍ اجْتَلَى قَدْحًا ۝	۲	وَكُلُّ نَاطِقَةٍ فِي الْكُونِ تَطْرُبُنِي
ہر رمز لطیف سے میرا پیالہ بسر نیز ہے		اور دنیا کی ہر گویائی مجھے وجد میں لاتی ہے

تشریح و
حقیقت و حفاظت - سنانہ -

تشریح و توضیح
علما کے نگاہ میں احوال و اقوال پر غور و فکر
موسس ہیں۔ انہوں نے اپنا الحق کیا تو علماء
ظالمین نے قوت سے دے کر ان کو سبوتاژ کرتے ہوئے
غائب کر دیں۔ یہی جو چھائی گئی تو انہوں نے اسکو
دعا باشت ناما القیوم جواب دیا کہ
چرا نہ بگو اور از نیک بستے
حضرت ابو یوسفؒ فرمایا کہ اگر کسی کو
اسلام لگتا ہے تو ان کا ایمان کو دونوں
پیر کی گردن زدنی جائز ہے

تشریح و
نفس قدسیہ کی لطافت کو فہم سہری کی
لطافت سے کیا نسبت۔ ان کا لباس
مشرقی کی عین کثافت جو عین کثافت
وہ اپنے وجود کو

[illegible]

اَلَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اَنْ لِّيَا لِيَا ۚ تَمْرٌ بَلْ نَفْعٌ فَتَكْسِبُ عَنْ عَمْرٍا

کے انسان کیلئے یہ نقصان دہ کیا بات تھیں کہ راس

سَأَشْرِيْهَا فِي كُلِّ وِرْوَيْعَةٍ ۖ وَأَظْهَرُ لِلْعَشَّاقِ دِيْنِي وَمَدَاهِي

اور عشاق پر اپنا مسکدمشرب ظاہر کروں گا	میں ہر دسویں میں سے محبت نوش کروں گا
--	--------------------------------------

وَاضْرِبْ فَوْقَ السَّمَاءِ بِالذِّفِّ	٢	لِكَمَا سَآهَلَ فِي الزَّوَايَاتِ مَحْبَتِي
--	---	---

اور بلند و بالا مقام سے میانگ دھل	ساغر محبت چھلکاؤں کا کسی گوشے یا کونہ پر بھی بچے بیٹھتا
-----------------------------------	---

وَجُودَكَ أَفْنَى بِالْحَقِيقَةِ مُوجِبًا ۖ وَأَنْتَ مُرَادِي فِي الْأَنَامِ وَمَقْصُودِي

یہ وجود نہ فی الحقیقت میرے وجود کو فنا کر دیا	اور تو ہی تمام خلق میں میرا مطلب و مقصود ہے
---	---

بیت کی رائیں
 مدد کی میں سرور کیا نہایت
 والسلام حالت غارت گاہات
 رہتے تھے یہاں تک کہ بانیوں میں تو تمام تہا تہا
 نے عرض کیا حضور آپ کی شان میں تو سورہ فتح کی
 یہ آیت نازل ہوئی ہے اذ اذ فتنناک من
 جہنمنا لیخلفنک الذین ظنوا انک
 ذنبک وما تاتینہن - یہاں میں شکر گزار بندہ نہ بنوں
 کیوں اٹھائے ہیں۔ تم کو ایسا اعلان ہوئی
 عبد الشکور۔ کہ میں شکر گزار ہوں
 اس قدر رحمت اللہ تعالیٰ کی جو بھی راہ ہو
 ارشاد ہوا قسم اللیل ان قلیل
 اذ نقص منک علیک اودھت یا اس سے کم
 کچھ حصہ قیام کرو یا آدمی رات یا اس سے کم
 کچھ زائد۔ ایک دفعہ آیت وان تعد بھم
 فانھم عبادک والرحیم۔ بار بار تلاوت فرماتے
 اذت الغفور ربہ اور اس طرح رات گزار سکتی
 اور روتے رہے اور اس حال سے اولیاء رضی اللہ عنہ
 حضور کے وارث ہر ایک کے قدم قدم سے اس
 نے بھی جو اپنے ہر ایک میں اس طرح گزار سکتے
 سخت کی پیروی میں رہ کر نماز پڑھ سکتے
 تمام رات بھر۔ یہ کہ نماز پڑھنے میں بیخبر ہو جائے
 بار محسوس ہو یا تو یوں پڑھ جائے کہ
 بار کو بیکر کہ کھڑے رہے جو وقت پڑھا تو
 اس کو بیکر کہ کھڑے رہے جو وقت پڑھا تو
 گدڑ سے گدڑ بیکر کہ کھڑے رہے جو وقت پڑھا تو
 اسی وضع سے نماز پڑھا دینی۔ ہر حال سے
 جنگے رہے ہیں سو انکو یہاں کو جو
 وہ ایسا رہا جو
 وہ ایسا رہا جو

حقوق - اوم - حقوق المسطح - على لغات
الحاسب - پیدای جمع - کلمات - زاویه - باقی اوقات
باقی اوقات

۲۔ اگر درختان بس در نظر آید
مردے درختان کوئی عالم مشہور نہیں جس سے یہ عالم نظر نہ آئے ہوں
۳۔ مجھ میں تم سے سب سے کم ہوں
۴۔ مجھ کو کوئی عالم مشہور نہیں جس سے یہ عالم نظر نہ آئے ہوں

۵۔ انا قاضی فی حیاتہ
۶۔ انا قاضی فی حیاتہ
۷۔ انا قاضی فی حیاتہ
۸۔ انا قاضی فی حیاتہ
۹۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۰۔ انا قاضی فی حیاتہ

۱۱۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۲۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۳۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۴۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۵۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۶۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۷۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۸۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۹۔ انا قاضی فی حیاتہ
۲۰۔ انا قاضی فی حیاتہ

۲	تَجَلَّیْتَ لِي فِي كُلِّ مَعْنَى يُلُوحِي	۲	وَلَمْ شَهْدِ الرَّوْمَعْنَاقَ مَشْهُودِي
۳	جَلَسْتُ لِسْفِنِ الْعَشِقِ فِي مَحْرُجِكُمْ	۳	فَتَحَتْ بِهَا حَقِّي اسْتَوَيْتُ عَلَى الْجُودِي
۴	تَعَرَّضُ مُوسَى لِقَلْبِ النَّارِ يَتَبَغِي	۴	هُدًى قَبَسَ لَمَّا آتَى طُورَ هَانُودِي
۵	رَكِبْتُ بَرَقَ الْوَجْدِ فِي عَالَمِ السَّرِي	۵	فَمَا زَالَ يَمْشِي بِي إِلَى عَرْشِ تَوْحِيدِي
۶	فَنَادَانِي سِرًّا فَنُودِيْتُ جَهْرَةً	۶	تَجَلَّى لِي الْمَجُوبُ رَبِّي وَمَعْبُودِي
۷	أَنَا قَبْجَامِي الْوَقْتُ عَبْدُ الْقَادِرِ	۷	فَهَذَا مَوْلَدِي فِي الْإِنَاءِ وَمَقْصُودِي
۸	سَادَتِي سَادَتِي بِحَقِّي عَلَيْكُمْ	۸	أَنْتِي عِنْدَكُمْ عَزِيزٌ وَغَالِي

۹۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۰۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۱۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۲۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۳۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۴۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۵۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۶۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۷۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۸۔ انا قاضی فی حیاتہ
۱۹۔ انا قاضی فی حیاتہ
۲۰۔ انا قاضی فی حیاتہ

۲۱۔ انا قاضی فی حیاتہ
۲۲۔ انا قاضی فی حیاتہ
۲۳۔ انا قاضی فی حیاتہ
۲۴۔ انا قاضی فی حیاتہ
۲۵۔ انا قاضی فی حیاتہ
۲۶۔ انا قاضی فی حیاتہ
۲۷۔ انا قاضی فی حیاتہ
۲۸۔ انا قاضی فی حیاتہ
۲۹۔ انا قاضی فی حیاتہ
۳۰۔ انا قاضی فی حیاتہ

۳۱۔ انا قاضی فی حیاتہ
۳۲۔ انا قاضی فی حیاتہ
۳۳۔ انا قاضی فی حیاتہ
۳۴۔ انا قاضی فی حیاتہ
۳۵۔ انا قاضی فی حیاتہ
۳۶۔ انا قاضی فی حیاتہ
۳۷۔ انا قاضی فی حیاتہ
۳۸۔ انا قاضی فی حیاتہ
۳۹۔ انا قاضی فی حیاتہ
۴۰۔ انا قاضی فی حیاتہ

۴	وَسِرْتُ فِي مَوَكِبٍ التَّصْرِيفِ فِي مَلَكٍ	۴	مِنْ فَوْقُ شَيْحِ اِشَارَاتِي وَتَرْقِيْبِي
اور میں نے مہاجانِ تفرق کے جلوس میں ملا و اعلیٰ کی سیر کی		جبکہ شرح نہ اشارہ و کنایہ سے ممکن ہے نہ لفظ و معنی سے	
۵	وَالْاَوْلِيَاءُ سُعَاتِي كُلُّهُمْ خَدَمِي	۵	مِنْ تَحْتِ حُكْمِي جَمِيعًا حَوْلَ مَرْكُوبِي
اور تمام اولیاء میرے پیشکار اور میرے خادم ہیں		سب میرے زیرِ حکم ہیں سب میری سوارچی اور گرد رہتے ہیں	
۶	اِذَا تُكَلِّمْتُ مَنْ عَزَمِي عَلٰی جَبَلٍ	۶	اَضْحٰی هَبَاءٌ نَّشَارًا مِنْ تَرَاقِيْبِي
جب میں پہساڑ پر اپنے عزم و حوصلہ کی بات کرتا ہوں		تو وہ میری کڑک سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے	
۷	اللّٰهُ قَرِيبِيْ مِنْ فَوْقِ مَنْزِلَتِيْ	۷	وَقَالَ لِيْ طِبُّ بَاوَقَاتِيْ وَتَقَرُّبِيْ
اللہ تعالیٰ مجھے بلند و بالا دولتِ قرب سے سرفراز کیا ہے		اور مجھے خوش و قویٰ اور قریب پران پرست کیلئے ارشاد فرما رہا ہے	
۸	وَعَبْدٌ قَادِرٌ اَسْمٰی وَنَلْتُ مَنْزِلَتِيْ	۸	وَعَبْدِي الْمِصْطَفٰی رُوْحِيْ وَمُحِبُّوْنِيْ
اور میرا نام عبد قادر ہے اور میں نے بڑا مرتبہ پایا ہے		میرے جواہر محمدؐ، مصطفیٰؐ ہیں جو میری روح اور میرے محبوب ہیں	
<p>ولہ من دقایقہ (ماخوذ از قلم نسخہ)</p> <p>غنیۃ الطالبین میں مرقوم ہے کہ جو شخص یہ اشعار ہر روز چھ بار اور ایک روایت کے مطابق سات بار پڑھے گا تو وہ بے شمار عجاوب دیکھے گا۔ مگر حدیثیت، اخلاص، رابطہ اور قوجہ قلب شرط ہے۔</p>			
۱	قَلْبِيْ قَطْبِيْ وَقَالِيْ لُبَانِيْ	۱	سَوِيْ خَضْرٰی وَعَيْنُهُ عِرْفَانِيْ
میرا دل میرا قلب ہے اور میرا قالب میرا خیاباں		میرا راز میرا خضرِ راہ ہے اور اسکا چشم میرا عرفان ہے	

مل لغات
موجب
یہاں ملا و اعلیٰ مراد ہے۔
یہاں کے جلوس۔ ملا و اعلیٰ کے لفظی معنی
یہاں کے جلوس۔ ملا و اعلیٰ کے لفظی معنی

تشریح ۱۔
وصال و عشق الہی کی کیفیت کا اظہار ناممکن
و حال ہے بقول جگر سراد آبادی سے
لفظ و معنی میں نہیں درست و صورت میں نہیں
عشق کسی چیز ہے جو خوف و حکایت میں نہیں
تشریح ۲۔

اور داتا گنج بخش شہناں آبادی کے دہلی میں
چونکہ سواران ایک طرفہ نہیں لگایاں لکھتے

مل لغات
توجیب۔ نزدیکی۔ منزل۔ آمد کی جگہ
۱۲۔ ہجرت۔ طیب۔ ٹھیک ہو جا۔ خوش ہو جا

[illegible]

حضرت سید وجد القادری
الموسوی مآثر
فہرست لھا اھلا بکھل فضیلی
ملاحظہ فرما کر اسکو قابل ترجیح قرار دیا۔
مولا نا سیدنا ظفر حسن گیلانی نے کیا خوب خبر فرمائی ہے
مقام محمود ہے والے کیا جو اگر زمین والوں نے ہی
اور اسکی ستائش کا گیت گایا جائے گا کہ وہ محض
قادر علی اللہ علیہ وسلم تو اس کی کوئی اور گایا
جادو باجہ اور رایت گایا جائے گا کہ وہ محض
قادر علی اللہ علیہ وسلم تو اس کی کوئی اور گایا
جادو باجہ اور رایت گایا جائے گا کہ وہ محض
قادر علی اللہ علیہ وسلم تو اس کی کوئی اور گایا

۱۲	وَسَامِعَتِ مَا شَوَقَ السَّمَاوَاتِ كُلَّهَا	۱۲	کذا العرش والكرسى فى قبضتى
	اور میں آسمانوں کے اوپر سب دیکھ لیا		چنانچہ اس طرح عرش و کرسی کو بھی طے کر لیا
۱۳	وَكُلَّ بِلَادِ اللَّهِ مُلْكِي حَقِيقَةٍ	۱۳	وَاقْطَابُهَا مِنْ تَحْتِ حُكْمِي وَطَاقَتِي
	اور دیکھا جائے تو فی الحقیقت اللہ کے تمام شہر سیر ملک ہیں		اور اس کے اقطاب میرے زیر حکم و اتباع ہیں
۱۴	وَذَكَرَى جَلَّ الْأَبْصَارُ بَعْدَ غَشَايَا	۱۴	وَإِحْيَى فَوَادِ الصَّبِّ بَعْدَ الْقَطِيعَةِ
	اور سیر ذکر نے نگاہوں کو ان پر پردہ پڑنے کے بعد روشن کر دیا		اور عاشقوں کے دل ٹوٹ جانے کے بعد انکو زندگی بخشی
۱۵	حَفِظْتُ جَمِيعَ الْعِلْمِ صَوْتُ طَرَاذِعِ	۱۵	عَلَى خَلْعَةِ أَشْرَافِ فِي حُسْنِ خِلَاوَتِي
	میں نے تمام علوم حفظ کر لئے یہاں تک کہ علاقہ دروازہ کار ہو گیا		اور مجھے میری پسندیدہ خلعتوں میں غلبت بزرگ سے نوازا گیا
۱۶	قَطَعْتُ جَمِيعَ الْحَبِّ لِلْحُبِّ قَاصِدًا	۱۶	وَمَا زِلْتُ أَرْقَى سَائِرًا فِي مُحَبَّتِي
	میں نے رنگرز عشق کو قطع کر لیا اور ہمارے حجابات چاک کر دیئے		اور اس رہ عشق و محبت میں ہمیشہ بڑھتا اور چلتا ہی گیا
۱۷	تَجَلَّى لِي السَّاقِي وَقَالَ إِلَيَّ قَسَمُ	۱۷	فَهَذَا شَرَابُ الْوَصْلِ فِي خَانِ جَمْرَتِي
	ساقی نے میرے لئے تجلی کی اور کہا کہ اے اللہ اور میری طرف آ		کہ تیرے لئے میکہ سے میں نے وصال رکھی ہے
۱۸	تَقْدِمُ وَلَا تَخْشَمُ كَشْفًا جَاهِبًا	۱۸	تَمَلُّنِي هَيْئًا بِالشَّرَابِ وَرُؤْيِي
	آگے بڑھ خوف نہ کر ہم نے پردے اٹھا دیئے ہیں		لہذا خوشگوار شراب اور میری رویت کو بکھاتے راقب ہو

صوبہ ہماچل
کشمیر
پٹنہ جیل خانہ
دوران کوئی خزانہ کی گنجائش
صلیحات
حاصلت
پولی۔ صورت
موزیکار۔ شرافت
علاقہ۔ لب لباب
علاقہ۔ لب لباب
علاقہ۔ لب لباب

قریباً ۱۰۰ بیت اول
تشریح و بیان است کہ ایک خدا ہے است
ایک ملک است کہ یک نوع دیگر و ہر ہر قصیدہ کی
زمرہ کی بیت میں نوع دیگر کہ جب میں حقیقت
بیت کا مفہوم ادراک کیا ہے کہ جب میں حقیقت
ظاہر ہے تب تک کہ انما القلوب بخلاف و غفلت
علا
مشاورہ پروردہ۔ قرآن میں ہے و علی العباد
نزلت الغلت۔ دل۔ قلب
علا

۱۹۔ اعلیٰ لغات
قدوم۔ آگیا اور اعلیٰ لغات
درخت۔ فصل۔ اعلیٰ لغات
ہینا۔ خوشنوا۔ قرآن میں ہینا اور مینا آیا ہے۔

۲۰۔ اعلیٰ لغات
شہادت۔ وفود کی کلمات۔ نفیس
پاکیزہ۔ لطف۔ قرآن میں نفیس اور پاکیزہ

۲۱۔ اعلیٰ لغات
صم۔ خاموش۔ ساکت۔ راسیات۔ بلند
لکنت۔ یقیناً بار بار ہو جائے گا۔

نوٹ: ہجرت الہم اریں واقعہ ارض
اللہ منقول ہے میں نے نیوفاٹ رباہ سے
واقعات ارض اللہ نقل کی ہے۔

۲۲۔ اعلیٰ لغات
راحتہ۔ ہتھیلی۔ کف دست۔ گورہ۔ گند
گولہ۔ چھانچہ۔ گورہ زمین عام طور پر گولہ جاتا ہے
ایک طرح سے اس گورہ کے اطم افست دفع
چکر لگاتا اس سے ٹھنڈک دور میں اب مقام
حیرت نہیں ہے۔

۲۳۔ تشریح
وجودی قبل ہوئے بعد ہوئے یا ہونے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں ہر آقا و امرا

۲۴۔ اعلیٰ لغات
توسل۔ وسیلہ۔ ہول۔ پریشانی
شدت۔ سختی۔ شکنجہ۔ اغنیات۔ تیری غلو
کونوں کا۔ کھڑا۔ جھول۔

جہاں ساری امینیں سب سہارا ٹوٹ جاتے ہیں
وہاں بس کام آتا ہے سہارا ٹوٹا غم کا محمود
مرد کا وقت ہے مدت دوبارہ ہے پریشانی
تو آخر می دنی الدنیا وقت مدافنی
(حضرت کاکا)

وَقَرَّبَنِي السَّاقِي إِلَيْهِ وَقَالَ لِي ۱۹	تَلَذَّ زَيْهَذَا الْكَأْسِ وَادْنُ بَحْضَرَتِي
اور ساقی نے جام محبت مجھ سے قریب کر دیا اور کہا	اس جام سے لطف تذوق ہو اور میرا قریب حاصل کر
شَطَحْتُ بِهَا شَرْقًا وَغَرْبًا وَقَبْلَةً ۲۰	وَبَرًّا وَبِجَمٍّ مِّنْ نَّفَائِسٍ خَمَرَتِي
میں شرق و غرب اور کب	اور خنکی و تری میں شراب طہور کا لطف کے اثر سے نور بلند کرنے لگا
وَشَاحَدْتُ مُعْنَى لَوْبًا كَشَفُ سَوْءٍ ۲۱	لَصُمُّ الْجِبَالِ الرَّسِيَّاتِ لَدَكَّتْ
اور میں نے علم باطن کے وہ امر ارد کیجئے کہ اگر انکو ظاہر کیا جائے	تو بلند سے بلند برسات بھی پاش پاش ہو جائے
وَمَطْلَعِ الشَّمْسِ الْإِفْقِ ثُمَّ مَعِيبُهُمَا ۲۲	وَاقْطَارِ أَرْضِ اللَّهِ فِي حَالِ خُطُوَتِي
آفتاب کے طلوع پھر غروب ہونے کی جگہ	اور اللہ کی زمین کے کن ریمے لئے ایک قدم کی مسافت ہے
أَقْلَبُهَا فِي رَاحَتِي لَكُورَةٍ ۲۳	أَطُوفُ بِهَا سَبْعًا عَلَى قَدْرِ لَمْعَةٍ
میں اپنے کف دست میں اس کو ایک گورہ دگیندا کی مانند	اور ایک لمحہ میں اس کے سات چکر لگاتا ہوں
أَنَا قُطْبُ اقْطَابِ الْوُجُودِ حَقِيقَةً ۲۴	عَلَى سَائِرِ اقْطَابِ عِزِّي وَحُمَتِي
میں حقیقت میں قطب الاقطاب ہوں عالم وجود کا	تمام اقطاب پر میری عزت و حرمت لازم ہے
تَوَسَّلْ بِنَا فِي كُلِّ هَوٍ وَشِدَّةٍ ۲۵	أُعِثُّكَ فِي الْأَشْيَاءِ طَرًّا بِهَمَّتِي
ہر پریشانی و مشکل میں ہم سے توسل کر	میں اس بار میں بر ملا اپنی بہت سے تیری مدد کروں گا

۲۷	اَنَا مُرِيدِي حَافِظُ مَا يَخَافُهُ	واحرصه من كل شيء وفتنة
	میں ہر اس چیز سے جو اس کو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حفظ ہو	اور میں ہر برائی و فتنہ میں اس کی نگرانی کروں گا
۲۸	مُرِيدِي اِذَا مَا كَانَ شَوْقًا وَمَغْرِبًا	اغثه اذا ناراني من كل بلدة
	میرا مرید مشرق میں ہو یا مغرب میں	کسی شہر سے وہ مجھے پکارے تو میں اس کی فریاد کو پہنچوں گا
۲۹	فِيَا مُشْدًا لِلنَّظْمِ فَلَهُ وَلَا تَخَفْ	فَانْكَ حُرُوسٌ بِعَيْنِ الْعَنَاءِ
	پس آرا میں نظم کے پڑھنے والے پڑھتا جا اور خوف نہ کر	کیونکہ تو در میری چشم عنایت کی پناہ میں ہے
۳۰	فَكُنْ قَادِرًا عَلَى الْوَقْتِ لِلَّهِ مُخْلِصًا	تَعِيشُ سَعِيدًا صَادِقًا بِمُحِبَّتِي
	تو اپنے وقت کا اللہ کیلئے خالص دل قادری ہو جا	میری محبت سے تو صدق و صفا کی زندگی بسر کر لگا
۳۱	وَنُشْنِي صَلَاةَ اللَّهِ ثُمَّ سَلَامُهُ	عَلَى الْخَيْرِ خَلَقَ اللَّهُ جَدِّي نُسْبَتِي
	ادھر صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں	اللہ کے بہترین مخلوق پر جو میرے دادا میں جن میں مشہور ہیں
۳۲	وَجَدْتِي رَسُولَ اللَّهِ اَعْقَى مُحَمَّدًا	اَنَا عَبْدُ قَادِرٍ دَامَ غَزِيٌّ وَرَفِيعٌ
	اور میرے دادا رسول اللہ (سیدنا) محمد صلعم ہیں	میں عبد القادر رسول اللہ اس عزت و رفعت کو ہمیشہ رکھے

نوٹ :-
یہ شعر بیت الاسرار سے منقول ہے۔ یہی شعر دارانی
میں آخری شعر عربی میں ہے۔

۱۔ صفا۔ صاف ہوا۔ طاب۔ پاک ہوا
۲۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۳۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۴۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۵۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۶۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۷۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۸۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۹۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۱۰۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی

ولہ

وَمَا صَافِلْبِي وَطَابَتْ سَمْرَتِي	۱	وَمِنِّي دَنَا صَوِي لَفَحَ بَصِيرَتِي
اور میرا دل منقرہ ہو گیا اور میری نیت ستمی ہو گئی		اور میری فحش بصرت کے لئے مجھے تیرا نزدیک ہو گئی
شَهِدْتُ بِأَنَّ اللَّهَ وَالْإِلَٰهَ إِلَٰهِي	۲	وَقَدَّمَنِي بِالتَّصْرِيفِ فِي كُلِّ حَالَتِي
گواہی براۓیکہ سبحان۔ بود و الی ولایت من با		تیرے اہم امور درو سبقت۔ یہ جملہ سابقاں در کل حالت
سَقَانِي رَبِّي مِنْ كُوسٍ شَرَابِهِ	۳	وَأَسْكُرُنِي حَقَّاهُتُ بَسْكَرَتِي
مرا نوشاند علام ز رحمت۔ پر از منے کھائے جوش قربت		تمام کدست از نشہ خاص۔ یہ خواہش خود تم متی ز اخلاص
وَمَلَكَنِي كُلَّ الْجَنَانِ وَمَا حَوَى	۴	وَكُلَّ مُلُوكِ الْعَالَمِينَ رِعِيَّتِي
مرا مالک بر ہر اک جان ساخت۔ یواۓ قد تم اندر دبر افت		منم بر جملہ عالم شاد حاکم۔ رعیت ہاۓ شاہان عالم
وَشَادُسُ مُلْكِي سَارَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا	۵	وَضُوتُ لِأَهْلِ الْكُونِ غُوثًا وَرَحْمَةً
نقیب ملک من تا شرق دیر ز شرق و غرب در حکم یہ تیغیر		شدم بر اہل عالم غوث رحمت۔ قدالم ساخت مخصوصم بقدرت
وَجَالَتْ خِيُولِي فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا	۶	وَزَفَّتْ لِي الْكَاسُ مِنْ كُلِّ وَجْهَتِي
اور میرے گھوڑوں نے تمام اقطاع ارض میں پھلا گئیں		اور میرے لئے ہر طرف ساغر چھلائے گئے

۱۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۲۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۳۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۴۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۵۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۶۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۷۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۸۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۹۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۱۰۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی

۱۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۲۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۳۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۴۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۵۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۶۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۷۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۸۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۹۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۱۰۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی

۱۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۲۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۳۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۴۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۵۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۶۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۷۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۸۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۹۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۱۰۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی

۱۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۲۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۳۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۴۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۵۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۶۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۷۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۸۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۹۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۱۰۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی

۱۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۲۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۳۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۴۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۵۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۶۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۷۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۸۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۹۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۱۰۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی

۱۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۲۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۳۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۴۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۵۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۶۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۷۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۸۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۹۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی
۱۰۔ صفا۔ صاف ہونا۔ بصادت۔ چشم بیک کی سیائی

نوٹ : ان دو اشعار حضرت جامی نے ترجیح دی ہیں کیونکہ ان کو جو نسخہ ملا ان میں یہ اشعار نہ تھے۔
توضیح :- ایک نسخہ میں فاقہ ب بدولتی اور جو میر نے وفات بنظر آج ہے۔

نوٹ : ان دو اشعار حضرت جامی نے ترجیح دی ہیں کیونکہ ان کو جو نسخہ ملا ان میں یہ اشعار نہ تھے۔
توضیح :- ایک نسخہ میں فاقہ ب بدولتی اور جو میر نے وفات بنظر آج ہے۔

وَدَقَّتْ لِيَ الْوَايَاتُ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ	وَأَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ يَعْلَمُ سَطَوَاتِي
زمین و آسمان میں میرے جھنڈے	اور آسمان و زمین والے میری سطوت جان گئے
رَفَعْتُ عَلَىٰ مَنْ يَدْعِي الْحُبَّ فِي الْوَلِيِّ	فَقَرَبَنِي الْمَوْلَىٰ فَاقْرَبُ بَدَوْلَتِي
بلندم من پر مہمائے اولیٰ بہر کو ساز و انداز حب دعویٰ	مطایم کر دیوولی قرب قربت۔ بیا از قرب من برگزیدہ
وَمَنْ كَانَ قَبْلِي يَدْعِي فَيَكُمُ الْهَوَىٰ	يُطَاوِلُنِي إِنْ كَانَ يَقْوَىٰ لِسَطَوَاتِي
اور جو میر پہلے گذر چکا ہے وہ تمہارے درمیان عشق کا مدعی ہے	تو وہ میرے مقابل آئے اگر وہ اپنی سطوت میں بھر طاقتور ہے
شَرِبْتُ بِكَ سَاتِ الْغَرَامِ سَلَفَةً	بِهَآءِ الْعَشْتِ قَلْبِي وَجِسْمِي وَهَجَبِي
میں نے جامہائے عشق سے منے خوشگوار نوش کی ہے	جس سے دل جسم اور جان تینوں بیخود ہو گئے
وَفِي خَانِنَا فَادْخُلْ تَرَى الْكَأْسَ	وَمَا شَرَبَ الْعَشَّاقُ إِلَّا بَقِيَّتِي
میرے سیکے میں داخل ہو جلیجے وہاں جامِ نادر و چلتا ہو نظر	(لیکن حقیقت یہ ہے کہ تو) دوسرے عاشق میری پس خود نہ شرب
وَمَوْتُ أَنَا السَّاقِي لِمَنْ كَانَ حَاضِرًا	أَدِيرُ عَلَيْهِمْ كَسَةً بَعْدَ كَسَةٍ
اور میر حاضر کے لئے میں ساقی ہو گیا	اور ان کو جام پر جام پلاتا گیا
وَقَضْتُ بِبَابِ اللَّهِ وَحْدِي حَلًّا	وَنُودِيْتُ يَا جِيلَانِي أَدْخُلْ بَحْطِي
میں تنہا بابِ ایزدی پر اس کے توحید کے گن گاتا ہوا ٹھہر گیا	اور مجھے ندادی گئی کہ اے جیلانی میر بارگاہ میں حاضر ہو جا

نوٹ : ایک نسخہ میں کان قبلی کی جگہ یوں لکھا ہے کہ کیا ہے تیرا
دو خدا ملک ذکر کے ساتھ ہے اور تیرا
یوں والا ہے تیرا ذکر ہے اور تیرا
یوں والا ہے تیرا ذکر ہے اور تیرا

نوٹ : ایک نسخہ میں کان قبلی کی جگہ یوں لکھا ہے کہ کیا ہے تیرا
دو خدا ملک ذکر کے ساتھ ہے اور تیرا
یوں والا ہے تیرا ذکر ہے اور تیرا
یوں والا ہے تیرا ذکر ہے اور تیرا

نوٹ : ایک نسخہ میں کان قبلی کی جگہ یوں لکھا ہے کہ کیا ہے تیرا
دو خدا ملک ذکر کے ساتھ ہے اور تیرا
یوں والا ہے تیرا ذکر ہے اور تیرا
یوں والا ہے تیرا ذکر ہے اور تیرا

نوٹ : ایک نسخہ میں کان قبلی کی جگہ یوں لکھا ہے کہ کیا ہے تیرا
دو خدا ملک ذکر کے ساتھ ہے اور تیرا
یوں والا ہے تیرا ذکر ہے اور تیرا
یوں والا ہے تیرا ذکر ہے اور تیرا

نوٹ : ایک نسخہ میں کان قبلی کی جگہ یوں لکھا ہے کہ کیا ہے تیرا
دو خدا ملک ذکر کے ساتھ ہے اور تیرا
یوں والا ہے تیرا ذکر ہے اور تیرا
یوں والا ہے تیرا ذکر ہے اور تیرا

نوٹ: حضرت جامی کے نسخہ میں اس قسم کا جملہ نہیں ہے۔

۱۴	اَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا بَنُو مُحَمَّدٍ	۱۳	وَفِي قَابِ قَوْسَيْنِ لَجْتُمَاعُ اُخْبَتِي
	میں عالم بالا میں بنو محمد کے ہمراہ تھا		اور اس وقت میں جبکہ قاصدین یعنی شب اسرہا میں مجھ کو لایا تھا
۱۵	اَنَا كُنْتُ فِي الْعُلْيَا بَنُو مُحَمَّدٍ	۱۵	بِمَكْنُونٍ عَلَّمَ اللَّهُ قَبْلَ النَّبَوَةِ
	نعم جو وہ یہ علویا کے قدرت بنو اسوی ہمراہ رحمت		بمکثونات علم اللہ قدرت قبل القبل از قبل نبوت
۱۶	اَنَا قَادِرٌ عَلَى الْوَقْتِ قَطْبًا مُنْجِلًا	۱۶	يَطُوفُ لِي الْاَفْلَاكُ فِي حِينِ حَضْرَتِي
	نعم قادر بوقت و قطب منجی کہ دایم وقت مابین ترین		طوافی با کفہ افلاک میری بہ گز و حضرت ہمراہ وقت کا
۱۷	مَلَكَتُ بِلَادَ اللَّهِ شَرْقًا وَمَغْرِبًا	۱۷	وَأَنْ شَفْتُ أَفْنِيتُ الْاَنَامِ بِالْخَطِّ
	بلاد خود بہ حکم دار مونی از شرق و غربہ اقصی و علیا		اگر خواہم کہم نابود عالم بیک نظم ہمہ احقر و اعظم
۱۸	وَانْظُرْ مَا فِي الْوَحِّ مِنْ كُلِّ آيَةٍ	۱۸	وَمَا قَدْ رَأَيْتُ مِنْ شُهُودٍ بِقُلَّتِي
	اور میں ہر آیت لوح محفوظ (ہی) میں دیکھ لیا ہوں		اور عالم شہود کی ساری چیزوں کے اچھے گوشہ چشم سے نظارہ کرتا ہوں
۱۹	نَظَرْتُ إِلَى الدُّنْيَا جَمِيعًا وَجَدْتُهَا	۱۹	كُنْزٌ دَلِيلٌ فِي وَسْطِ كَفِّي وَرَاحَتِي
	تفکر کردم بسوی جملہ دنیا تا می یافتم بہ جملہ اجزا		چون تمام خرد دلہ دیدم دست من بہت بہرہا خود اور ایانہ بہت
۲۰	وَلَا جَامَعَ الْاَوَّلَى فِي خُطْبَتِي	۲۰	وَلَا مَسْجِدُ الْاَوَّلَى فِيهِ رُكْعَتِي
	نہایت مسجد ہر منبر لا کہ گم باشد در دانش خطبہ ما		نہایت مسجد در ہر صحنہ جا کہ گم وادے ہو در رکعت

تمت

قاتل الله له جوارحه كما هو تكب في الله
 اس كما هو جاكس - ثم ب فوافي كما هو تكب
 سمعه الذي يسمع لي وكنت كنت
 الذي يمشي وكنت كنت كنت
 بي لا وكنت كنت وكنت كنت
 ثم ب فوافي كما هو تكب في الله
 اس كما هو جاكس - ثم ب فوافي كما هو تكب
 سمعه الذي يسمع لي وكنت كنت
 الذي يمشي وكنت كنت كنت
 بي لا وكنت كنت وكنت كنت
 ثم ب فوافي كما هو تكب في الله
 اس كما هو جاكس - ثم ب فوافي كما هو تكب
 سمعه الذي يسمع لي وكنت كنت
 الذي يمشي وكنت كنت كنت
 بي لا وكنت كنت وكنت كنت

[illegible]

۳۵	اَنَا الذَّكَرُ الْمَذْكُورُ ذَكَرَ الذَّكَرِ	۳۵	اَنَا الشَّاكِرُ الْمَشْكُورُ شَكَرًا بِنِعْمَةٍ
میں ذکر بھی ہوں مذکور بھی اور ذکر کے لئے ذکر بھی		میں شاکر بھی ہوں مشکور بھی نعمت والہی کا شکر گزار	
۳۶	اَنَا الْعَاشِقُ الْمَعشُوقُ فِي كُلِّ مَضَى	۳۶	اَنَا السَّامِعُ الْمَسْمُوعُ فِي كُلِّ نِعْمَةٍ
میں عاشق بھی ہوں اور معشوق بھی ہر ضمیر قلب میں		میں سامع بھی ہوں اور ہر نعمہ میں مسموع بھی	
۳۷	اَنَا الْوَلِيْدُ الْفَرْدُ الْكَبِيرُ بِذَاتِهِ	۳۷	اَنَا الْوَاصِفُ الْمَوْصُوفُ عِلْمُ الطَّرِيقَةِ
میں واحد اور بذات خود فرد اعظم ہوں		میں واصف ہوں بھی اور علم طریقت کے موصوف ہوں	
۳۸	وَمَا قُلْتُ هَذَا الْقَوْلَ فُخْرًا وَانْمَا	۳۸	اَتَى إِلَى الْإِذْنِ حَتَّى تَعْرِفُوْنَ حَقِيقَتِي
بگفتم انچہ از اسرار خودیہ۔ بود فخر دادم این قول مارا		زہر اس صدادادم بہر گوش۔ کہ یا بیدار حقیقت من ہوش	
۳۹	وَمَا قُلْتُ حَتَّى قِيلَ لِي قُلْ وَلَا تَهَفْ	۳۹	فَإِنِّي فِي مَقَامِ الْوِلَايَةِ
نہ گفتم یہیچ از من تا کہ سہان۔ بگفت اگر مشاور غیر ترسا		بکہم آئکہ مخوفی بقدرت۔ و فی اللہ تو فی مد جلالت	
۴۰	فَاعْطَانِي الْهَوَىٰ أَجَلَ وَلَايَةٍ	۴۰	وَلَمْ يُعْطَهَا غَيْرِي لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ
مرو کرد عطایا منی ولایت۔ جلیل و اعظم و بالانہایت		نہ دادہ تا قیامت بہر غیرم۔ از ان عطفت کہ دادہ شد بہر ام	
۴۱	مُرِيدِي لَكَ الْبَشَرُ تَكُونُ عَلَى الْوَفَا	۴۱	اِذَا كُنْتَ فِي هَمٍّ فَتَجِبُوا بِهَمِّي
میر مرید تجھے بشرت ہو تو راہ صدق و صفایہ رہ		جب تو مبتلا غم و اندوہ ہو جا تو میری ہمت دیکھ کر اس بلا ہمت	

تشریح :-
 ۱۔ میں انعام مقام فنا فی اللہ سے پہلے ہوں
 ۲۔ مولانا درمیشینی شریعت میں ختم ہوتے ہیں
 ۳۔ وہ دایہ شد ان الحق از در حقے
 ۴۔ چرا نہ بود روا از نیک سخن
 ۵۔ مہذب جب نانی بود ہو جا کہ تو حالت شکر میں
 ۶۔ اس مقام و جلالت کا ایسے غیب سے کام لے
 ۷۔ اظہار ہو جا کہ
 ۸۔ تشریح :-
 ۹۔ معذور عالم ولایت حضرت شیخ اکبر کے الفاظ ہیں
 ۱۰۔ جس کی ولایت ہو تو اس کو اب اس سے الگ ہو جا
 ۱۱۔ فنا تو یہی ہے کہ جس نے علی ہدای سے نیاز
 ۱۲۔ کیا گلستاں کو نہیں غفلت باری سے نیاز
 ۱۳۔ کہ گشت یہ سب نہیں جہاد تیرا
 ۱۴۔ کوئے شہت و جہاد و عرق و اجیر
 ۱۵۔ نزع حقیقت و جہاد و عرق و اجیر
 ۱۶۔ کوئے سلجے میں فیض نہ آیا تیرا

معارف اسلامیہ ٹرسٹ کی دیگر مطبوعات

۱۔ مشکوٰۃ النبوۃ - تصنیف ”حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسویٰ“

یہ کتاب من مذکورہ میں ذخیرۃ العلم (انسائیکلو پیڈیا) کی حیثیت رکھتی ہے جس میں (۶۵۳) اکابرین اہمیت کے وقائع زندگی و ارشادات درج ہیں۔ یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی تھی فارسی سے اردو میں اس کا آٹھ جلدوں میں ترجمہ کر کے زیور طبع سے اس کو آراستہ کیا گیا ہے۔ ہدیہ حسب ذیل ہے۔

جلد سوم ۱۵ روپے	جلد دوم ۲۰ روپے	جلد اول ۲۰ روپے
جلد ششم ۲۵ روپے	جلد پنجم ۲۰ روپے	جلد چہارم ۲۳ روپے
	جلد ششم ۳۰ روپے	جلد ہفتم ۲۲ روپے

۳۔ ظہور نور (نیا میلادنامہ) - تالیف مولانا سید مناظر حسن گیلانی ہدیہ ۱۰ روپے

۳۔ فضائل مصطفیٰ - تالیف مولانا ابوالفضل سید محمود قمار دہلوی ہجریہ ۱۲ روپے

۴ روپے

۵. کلام غارت - مع تذکرہ اجداد و حمید العصر مولانا حمید القادری المومئی

ادراں کے اجداد کی مختصر سوانح حیات اور کلام

۶۔ اسلام کا عالمگیر پیغام (انگریزی میں) تالیف مولانا ابوالفضل سید محمود قادری ہدیہ ۱۴ روپے

۱۰۔ فردوس - مولانا ابوالفضل سید محمود قادری کلانتیہ فتنیہ کلام (اردو فارسی) ہدیہ ۱۰ روپے

۸۔ علم غیب - تالیف مولانا ابوالفضل سید محمود قادری

۹۔ مسدسات اشرف - مفتی میر اشرف علی خلیف اکبر حضرت شائق کے مسعیتی مسدسات

۱۰۔ فیصلہ حقیقت مسلمہ ہو کہ عرس مرغیہ فاحشہ جماعت ثانیہ امکان کذب ہے

۱۸ روپیہ

۱۱- استعانت : کتاب دست اورد ایام از آقا بزرگوار
تألیف مولانا ابوالفضل سید محمود قادری

۱۲۔ ریشحات قدسہ کلام نصاحت التیام محبوسجانی غوث صہانی

سیدنا حمید القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

مترجم و شارح: مولانا ابوالفضل سید محمود قادری

۱۰ (ملنے کے پتے) —

۱۔ اردو اکیڈمی اندھرا پردیش اے سی گارڈس حیدرآباد	۶۔ کسٹرنٹس بک ڈپو چارمینار - حیدرآباد
۲۔ اردو ہال حمایت نگر "	۷۔ حامی بک ڈپو چارکمان "
۳۔ بک سٹریٹ غابد روڈ "	۸۔ مینار بک ڈپو چارمینار و چارکمان "
۴۔ الکتاب پبلشرز گن فونڈری "	۹۔ حیدر انڈسٹریس چارکمان "
۵۔ حبیب انڈیکو۔ کٹل ہنڈی رامپلی اسٹیشن روڈ "	